مَن يُرِدِ اللّٰهُ أَن يَهدِيَهُ يَشرَح صَدرَهُ لِلإِسلَامِ

الحمد للہ درین آوان مبارک زمان سعادت توامان اسرار غیبیہ و لطائف غریبہ

مسمّٰی

الطاف رحمانی

ترجمہ اردو

مکتوبات امام ربانی

مجدد الف ثانی

سنہ ۱۳۱۴ھ

ترجمہ از خاکسار محمد حسین ابن فضیلت پناہ صوفی باصفا قدوۃ الراسخین خیر منش
حضرت مولانا مولوی حکیم شیخ قادر بخش صاحب ساکن احمد آباد ضلع جہلم
حال بہ فرمائش جناب مولوی امام الدین صاحب تاجر کتب راولپنڈی
بسعی جناب حاجی الدین صاحب نقشبندی مجددی
ساکن راولپنڈی

قیمت فی جلد

بلا اجازت مترجم کوئی نہ چھاپے

تعداد جلد (۷۰۰)

فہرست کتب نایاب کتب خانہ دوکان مولوی امام الدین تاجر کتب راولپنڈی

کتب حضرات نقشبندیہ۔

مکتوبات امام ربانی قدس اللہ سرہ

معمولات مظہریہ۔

مقامات مظہریہ۔

دیوان مرزا جانجانان صاحب۔

مبدأ و معاد مصنفہ حضرت امام ربانی رح

اربع انہار۔

مطلوب الطالبین۔

رسالہ ستہ ضروریہ خواجہ عبید اللہ صاحب

رسائل خمسہ از شاہ ولی اللہ صاحب۔

تاویل الاحادیث۔

سطعات از شاہ ولی اللہ صاحب۔

شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل۔

انفاس رحیمیہ شاہ عبد الرحیم صاحب

ارشاد رحیمیہ ایضاً۔

کمالات عزیزیہ معہ علالات شاہ عبد العزیز صاحب

صراط مستقیم۔

ارشاد فی سلاسل الاولیاء

کلمات طیبات۔

سلسلہ نقشبندیہ۔

الفضاف از شاہ ولی اللہ صاحب

کتب حضرات چشتیہ۔

مناقب محبوبین ملفوظات حضرت مہاراں والہ حضرت صاحب تونسوی الاکہ اس کتاب میں ہیں

مرآۃ العاشقین ملفوظات حضرت خواجہ شمس الحق والدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

گلزار فریدی

نافع السالکین ملفوظات حضرت خواجہ تونسوی رح

سیر الاولیاء

مکتوبات حضرت یحییٰ منیری۔

لطائف قدوسی۔

سیر الاقطاب

راحۃ القلوب حضرت خواجہ نظام الدین اولیا

رفیق الارواح ملفوظات حضرت خواجہ عثمان ہارونی

نظام القلوب۔

ریاض العارفین ملفوظات حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ۔

انیس العاشقین۔

دلیل العارفین ملفوظات حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ۔

مرقع کلیمی از حضرت خواجہ شیخ کلیم اللہ صاحب جہان آبادی۔

مرقع کلیمی مع اردو ترجمہ

تصفیۃ القلوب معہ ترجمہ اردو از تصنیف حاجی امداد اللہ صاحب چشتی۔

روضۃ الاقطاب ملفوظات حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء

فوائد الفواد ملفوظات حضرت محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین صاحب اولیاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَضْعَافُ مَا حَمِدَہٗ جَمِیْعُ خَلْقِهٖ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی

تمام تعریفین واسطے اللہ کے جو پروردگار ہے جہانونکا کئی دگنے اسکے جو تعریف کی اُسکی تمام خلقت اُسکی نے جیساکہ دوست رکھتا ہے

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَرْسَلَهٗ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ کُلَّمَا ذَکَرَہُ

رب ہمارا اور پسند کرتا ہے اور خدا کی رحمت اور سلام نازل ہو اُس شخص پر جسکو خدا نے جہانونکے لئے رحمت کرکے بھیجا ہے اور جسقدر کہ

الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ کَمَا یَنْبَغِیْ لَهٗ وَیَحْرٰی

یاد کیا اُس کو یاد کرنے والون نے اور جس قدر کہ غفلت کی اُس کے ذکر سے غفلت کرنے والون نے

وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ الْبَرَرَةِ النُّقٰی التُّقٰی ٭

جیساکہ مناسب اور لایق ہے اور اوپر آل اُسکی اور اصحابون اُسکے کے جو پاک لوگ برگزیدہ و پرہیزگار تھے ٭

امابعد نمودہ مے آید کہ این دفتر اوّل است از مکتوبات قدسی آیات حضرت غوث المحققین

اسپر پیچھے حمد اور صلوۃ کے ظاہر کیا جاتا ہے کہ یہ پہلا دفتر ہے پاکی کی نشانیان والے خطوط حضرت فریادرس محققین

قطب العارفین برہان الولایۃ المحمدیۃ حجۃ الشریعۃ المصطفویۃ شیخ الاسلام والمسلمین شیخنا و

عارفون کے قطب ولایت محمدی کے برہان دلیل شریعت مصطفوی کی روشن دلیل اسلام اور مسلمانون کے شیخ ہمارے اور

امامنا الشیخ الاحمد الفاروقی النقشبندی سلّمہ اللہ سبحانہ و ابقاہٗ این احقر قلیل البضاعت

امام ہمارے شیخ احمد فاروقی نقشبندی خداوند پاک اُنکو سلامت اور باقی رکھے اِس ناچیز تھوڑی پونجی والے

کمترین خاک نشینان آن مقدس درگاہ یار محمد الجدید البدخشی الطالقانی جمع نمودہ و در تحریر

اس پاک درگاہ کے سب غلاموں سے کمترنیہ یار محمد الجدید بدخشانی طالقانی نے اکٹھے کر کے لکھے -

آوردہ رجا آنکہ نفعے از آن بطالبان حق جلّ وعلیٰ برسد - وَالْمَسْئُوْلُ مِنَ اللہِ سُبْحَانَہٗ

امید یہ ہے کہ بڑا فایدہ اِس سے خداوند تعالے کے طالبون کو پہونچے گا اور خداوند پاک سے عصمت

اَلْعِصْمَۃَ وَالتَّوْفِیْقَ +

یعنے خطا سے بچنے اور توفیق کا سوال ہے +

مکتوب اوّل درمیان احوالے کہ مناسبت باسم الظَّاھِرُ دارند و ظہور قسم خاص از

خط پہلا بیچ بیان اُن حالوں کے جو اسم الظاہر کے ساتھ مناسبت رکھتے ہین اور ایک خاص قسم

توحید و بیان عروجات کہ بر فوق محدد واقع شدہ است و انکشاف درجات بہشت

توحید کا ظاہر ہونا اور بیان اُن بلندیوں کا جو محدد کے اُوپر واقع ہوئی ہین اور بہشت کے مراتب کا معلوم ہونا

و ظہور مراتب بعضے از اہل اللہ بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند وَھُوَ الشَّیْخُ الْکَامِلُ

اور بعضے خدا کے لوگون کے درجے ظاہر ہونا یہ مکتوب اپنے پیر مرشد بزرگ کو لکھا ہے اور وہ شیخ کامل

اَلْمُکَمِّلُ الْوَاصِلُ اِلٰی دَرَجَاتِ الْوَلَایَۃِ الْھَادِیْ اِلٰی طَرِیْقِ اِنْدِرَاجِ النِّھَایَۃِ فِی

مکمل ہے ولایت کے درجون پر پہنچنے والا راہ دکھانے والا طرف رستے درج کرنے والی نہایت کے بیچ ابتدا

الْبِدَایَۃِ مُؤَیِّدُ الدِّیْنِ الرَّضِیِّ شَیْخُنَا وَاِمَامُنَا الشَّیْخُ مُحَمَّدُ الْبَاقِیْ النَّقْشَبَنْدِیْ

کے مدد کرنے والا پسندیدہ دین کی ہمارے شیخ اور ہمارے امام شیخ محمد باقی نقشبندی

عـہ یعنے دوسرے طریقے والوں کے نہایت سے یہ طریقہ ابتدا میں بیچ کرنیوالا ہے مطلب یہ کہ جو انکی آخر ہے جا کر حاصل ہوا ہے وہ ان کو ابتدا ہی میں حاصل ہو جاتا ہے

الاحراری قدس اللہ سرہ الاقدس وبلغہ اللہ سبحانہ الی اقصی ما یتمناہ ؛

الاحراری خداوند تعالی انکے بھید پاک کو مقدس کرے اور پہنچاوے انکو خداوند پاک نہایت انس جو چیز کی وہ آرزو رکھتے ہین ۔

عرضداشت کمترین بندگان احمد بندۂ عرض مے رساند حسب الامر شریف

عرضی سب غلامون سے ناچیز احمد (اس بات کو) عرض کی بابت پہنچاتا ہے موافق حکم بزرگ کے

گستاخی مے نماید احوال پریشان را معروض میدارد که در اثنا سے راہ آنقدر تجلی اسم

جرأت کرتا ہے اپنا پریشان احوال ظاہر کرتا ہے کہ سفر کے درمیان اُسقدر خداوند کے اسم الظاہر کا چمکار اور روشن

الظاہر تجلی گشت که در جمیع اشیا بہ تجلی خاص علیحدہ علیحدہ ظاہر گشت علی الخصوص

ہوا کہ تمام چیزون مین ایک خاص قسم چمک سے تجلی ظاہر ہوئی خاص کر

در کسوت نساء بلکہ در اجزا ایشان جدا جدا و آنقدر منقاد این طائفہ گشتم که چہ عرض نمایم

عورتون کے لباس مین بلکہ جدا جدا اُن کے اجزا مین اور مین اُس گروہ کا اسقدر مطیع ہوا کہ کیا عرض کرون

و در این انقیاد مضطر بودم ظہوری که درین کسوت بودہ در ہیچ جا نبودہ خصوصیات لطائف

اور اس مطیع ہونے مین مین بیقرار تھا جو ظہور اس لباس مین ہوا کسی جا مین کبھی نہوا لطائف کے خصوصیات

و محسنات عجائب که درین لباس مے نمودہ از ہیچ مظہرے ظاہر نمے شدہ پیش

اور خوبصورت عجائبات جو اس لباس مین ظاہر ہوے کسی مظہر سے ظاہر نہ ہوے اُن کے آگے

ایشان تمام گداختہ آب شدہ مے رفتم و ہمچنین در ہر طعامے و شرابے و کسوتے جدا

مین تمام گلکر پانی کی طرح بہہ رہا تھا اور ایسا ہی ہر ایک کھانے اور پینے والی چیز اور ہر ایک

جدا متجلی شدہ لطافتے و حسنے که در طعام لذیذ پر تکلف بود در ما ورا آن نبود و در آب

لباس مین جدا جدا چمکنے لگا جو پاکیزگی اور خوبصورتی لذت والے عمدہ پکے ہوے کھانے مین تھی اسکے غیر مین نتھی اور میٹھے پانی

شیرین تا آب غیر شیرین ہمین تفاوت بود بلکہ در ہر لذیذ و شیرین یک خصوصیت

مین کڑوے پانی سے یہی فرق تھا بلکہ ہر ایک لذت والی میٹھی چیز مین ایک کمال

کمال علی تفاوت الدرجات جدا جدا بود خصوصیات این تجلی را بتحریر بعرض نمیتواند

خصوصیت درجون کے فرق کے لحاظ سے علٰحدہ علٰحدہ تھی اس تجلی اور چمک کی خاص کیفیتون کو مین لکھنے

رسانید اگر در ملازمت علیّہ مے بود شاید معروض میداشت اما در اثنا ے این تجلیات

مین عرض نہین کر سکتا اگر حضور کی خدمت مین حاضر ہوتا تو شاید زبانی عرض کر سکتا لیکن ان نورانی چمکارون کے ظہور کے

آرزوے رفیق اعلے داشتم و باینہا ہما امکن ملتفت نمیشدم امّا مغلوب بودم چارہ

وقت مین بلند رفیق یعنی خدا وند پاک کی آرزو رکھتا تھا اور ان ظاہری چمکارون پر جہانتک ہوسکا دھیان نکرتا تھا لیکن مغلوب

نداشتم درین اثنا معلوم شد کہ این تجلی بآن نسبت تنزیہی جنگ ندارد و باطن ہمچنان

اور لاچار تھا اسی درمیان مین معلوم ہوا کہ یہ چمک اُس پاک نسبت کے ساتھ مخالفت نہین رکھتی اور باطن بھی ویسا ہی اُس

گرفتار آن نسبت است بظاہر اصلا ملتفت نیست و ظاہر را کہ از نسبت خالی و معطل

نسبت سے ملا ہوا ہے ظاہر کا ہرگز کچھ دھیان نہین اور ظاہر کو جو کہ نسبت سے خالی اور بیکار تھا (اہل تقدیر نے)

بود باین تجلی مشرف ساختہ اند و الحق ہمچنان یافتم کہ باطن اصلا بزریغ بصر مبتلا نیست

اس چمک سے مشرف کیا ہے اور سچ مچ مین نے ایسا ہی پایا کہ باطن ہرگز ساتھ کھوٹ ظاہر کے گرفتار نہین -

و از جمیع معلومات و ظہورات معرض است و ظاہر کہ متوجہ کثرت و اثنینیّت بود باین تجلیات

اور تمام معلوم چیزون اور ظاہر چیزون سے منہ پھیرے ہوا ہے اور ظاہر جو متوجہ بہتات اور دوئی کے تھا ان چمکارون کے

متعد گشتہ است بعد از چندگاہ این تجلیات رو بخفا آوردند و ہمان نسبت حیرت

ساتھ لائق ہو گیا ہے کچھ مدت کے بعد یہ چھپا ہے غائب ہو گئے اور وہی نسبت حیرت

وآن اشخاص رانیز در آن محال دید علی تفاوت درجاتھم مکاناً و مکانۃً وشوقاً و

اور اُن لوگون کو بھی اس موقع پر دیکھا اوپر فرق درجون اُن کے کے از روے مکان اور درجے اور شوق اور

ذوقاً **مرتبہ دوم** بار عروج واقع شد مقامات مشائخ عظام وایمۂ اہل بیت وخلفاء

ذوق کے دوسری دفعہ پھر بلندی حاصل ہوئی بزرگ مشائخ کے مقامات اور اماان اہل بیت اور حضرت کے

راشدین ومقام خاصہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبارک وبعد ازین

مبارک خلیفون کے اور خاص مقام جناب رسول اللہ کا خداوندکی رحمت اُنپر اور اُن کی آل پر اور سلام زیادہ اسکے پیچھے

مقامات سائر انبیاء ورسل علی التفاوت ومقامات ملائکہ ملا اعلی فوق محدد

اُن نزول ہوئی اور ابساہی مقامات باقی نبیون اور رسولون کے درجہ بدرجہ اور بلند جہان کے فرشتون کے مقامات محدد پر

مشہود گشت وفوق محدد آن مقدار عروج واقع شد کہ از مرکز خاک تا محدد یا اندکے

دیکھے گئے اور محدد پر پہنچنا اسقدر حاصل ہوا کہ مرکز خاک سے محدد تک یا کچھ کم اس سے اور حضرت

کمتر ازین وتا مقام حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ تعالی سرہ الاقدس منتہی شد

خواجہ نقشبند کے مقام تک خداوند تعالے اُن کے پاک بھید کو مقدس کرے پہنچا

وفوق آن مقام چندے از مشائخ بودند بلکہ درہمان مقام با فوقیت قلیلہ مثل شیخ

اور اُس مقام سے اوپر کچھ بزرگ تھے بلکہ اُسی مقام مین قدرے بلندی سے مثل شیخ

معروف کرخی وشیخ ابوسعید خراز وباقی مشائخ بعضے در تہ آن مقام مقامات

معروف کرخی اور شیخ ابوسعید خراز اور باقی بزرگ بعضے تو اس مقام سے نیچے رہتے

داشتند وبعضے درہمان مقام بودند اما در تحت مثل شیخ علاؤالدولہ ونجم الدین

تھے اور بعضے وہین مقام رکھتے تھے ایپر جو نیچے تھے مثل شیخ علاؤالدولہ اور نجم الدین

کبرے و فوق آن مقام ائمۂ اہل بیت بودند و فوق آن خلفاے راشدین

کبرے اور اوپر اُن کے مقام اماماں اہل بیت کے تھے اور اوپر اُن کے حضرت صلعم کے مبارک خلیفون کے

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین و مقامات سائر انبیا علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ

مقام تھے خدا اُن سب پر راضی ہو اور مقامات باقی نبیون کے ہمارے نبی او اُنپر رحمتین اور سلام نازل

والسلام یک طرف علیحدہ از مقام آن سرور بود و ہمچنین مقامات ملائکہ

ہون ایک طرف علیحدہ حضرت کے مقام سے تھے اور ایسے مقامات بلند فرشتون کے

عالین صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیٰ نبینا و علیہم اجمعین در طرف دیگر جدا از آن مقام

خدا کی رحمتین اور سلام ہمارے نبی پر اور اُن تمام پر نازل ہون دوسری طرف اس مقام سے علیحدہ

بود اما مقام آن سرور را از جمیع مقامات فوقیت بسروری بود واللہ سبحانہٗ

تھے لیکن حضرت سرور انبیا کا مقام تمام مقامات سے بلندی اور سرواری رکھتا تھا اور خداوند پاک

اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاُمُوْرِ کُلِّهَا و ہرگاہ مے خواہیم بعنایت اللہ سبحانہٗ عروج واقع میشود

تمام کامون کی حقیقتین بہتر جاننے والا ہے اور جب ہم چاہتے ہین خداوند پاک کے فضل سے بلندی حاصل ہو جاتی ہے

و در بعضے اوقات بےخواست ہم واقع مے شود و چیزے دیگر دیدہ مے شود و بر

اور بعض وقتون بن چاہنے کے سوا بھی عروج واقع ہو جاتا ہے اور نئی چیزین نظر آتی ہین او بعض بلندیون

بعضے عروجات آثار ہم مترتب مے شود و اکثر چیزہا فراموش مے شود و ہرچند میخواہم

کے نشان بھی ثابت رہتے ہین اور اکثر چیزین بھول جاتی ہین اور بڑی کوشش سے

کہ بعضے حالات را بنویسم کہ در وقت عرضداشت کردن بیاد آید میسر نمے شود

چاہتا ہون کہ بعض حالات کو لکھ لون تاکہ عرض کرنے کے وقت یاد رہین یہ بات حاصل نہین ہو سکتی

زیرا کہ در نظر محقر مے درآید جائے آن دارد کہ از آن استغفار کردہ شود چہ جائے

کیونکہ پھر وہ نظر میں حقیر لگتے ہیں اس لائق ہو جاتے ہیں کہ اُن سے توبہ کی جائے بھلا کہاں یہ بات

آنکہ بنویسد در اثنائے املائے عریضہ ہم بعضے چیزہا بیاد بود تا آخر وفا نکرد کہ نوشتہ

کہ لکھوں اس خط لکھنے کے وقت بھی بعض چیزیں یاد تھیں آخر تک یاد نہ رہیں کہ لکھی جاتیں

شود زیادہ گستاخی نمود۔ حال مُلا قاسم علی بہتر است غلبہ استہلاک و استغراق است

زیادہ دلیری نہ کی۔ اور مُلا قاسم علی کا حال بہت اچھا ہے اُسپر فنا اور استغراق کا غلبہ ہے

و از جمیع مقامات جذبہ بفوق قدم نہادہ و صفات را کہ اول از اصل مے دید حالا

اور تمام جذبہ کے مقامات سے اوپر قدم رکھا ہے اور صفتوں کو جو پہلے اصل سمجھتا تھا اب اُن

وجود آن صفات را از خود جدا مے بیند و خود را خالی محض مے یابد و احوال

صفتوں کے وجود کو اپنے آپ سے جدا دیکھتا ہے اور اپنے آپکو صرف خالی پاتا ہے اور دوسرے

یاران دیگر ہم روز بروز در ترقی است - و در عرضداشت دیگر انشاء اللہ العزیز

یاروں کے حالات بھی دن بدن اچھے ہوتے جاتے ہیں - دوسری عرضی میں اگر خداوند تعالے

بتفصیل عرضداشت خواہد کرد ٭

نے چاہا تو واضح آپکے عرض کروں گا +

مکتوب دوم در بیان حصول ترقیات و مباہات بعنایت

دوسرا خط بلندیوں اور فخر حاصل ہونے کے بیان میں پروردگار بزرگ کی عنایتوں

خداوندی جل سلطانہ بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ قدس سرہ

سے اپنے پیشوا عالی شان کی خدمت میں لکھا ہے اُنکا بھید مقدس ہو

عرضداشت کمترین بندگان احمد بندہ وہ عرض مے رساند امر باستخارہ متصل ماہ مبارک

عرضی غلامون سے کم درجہ کا غلام احمد عرض کی بلندی پر پہنچا تا ہے استخارہ کرنے کا حکم مبارک مہینے

رمضان مولانا شاہ محمد رسانید آنقدر فرجہ نہ دید کہ تا ماہ رمضان خود را بعتبہ بوسی

رمضان کے متصل شاہ محمد صاحب نے پہنچایا اسقدر فرصت نہ دیکھی کہ مہینے رمضان تک مین چوکھٹ چومنے کا

مشرف تواند ساخت بضرورت برضی آن خود را تسلی داد از عنایات خداوندی

شرف حاصل کرسکون لاچار رمضان کے گذرنے پر یہ کام ملتوی کرکے اپنے آپکو تسلی دی اور خداوند بزرگ اور بلند

جل و علا کہ ببرکت توجہات علیا حضرت ایشان علی التواتر و التوالی فائض و وارد اند چہ عرض نماید ؎

کی عنایتون سے حضور کی بڑی مہربانیون کی برکت سے پے درپے اور لگاتار برسنے والی اور پہنچنے والی ہین کیا عرض کرے نظم

من آن خاکم کہ ابر نو بہاری	کند از لطف بر من قطرہ باری
مین وہ مٹی ہون کہ نئی بہار کا بادل	مہربانی سے مجھ پر بارش برساتا ہے
اگر بر روید از تن صد زبانم	چو سبزہ شکر لطفش کے توانم
اگرچہ میرے سے وجود سے سو زبان پیدا ہو	تو سبزہ (کھیت) کی طرح اسکا شکر کب ادا کرسکتا ہون

ہرچند اظہار این قسم احوال موہم جرأت و گستاخی است و مشعر افتخار و مباہات است ؎

ہرچند اس قسم کے حالات کا ظاہر کرنا دلیری اور بے ادبی ہے اور فخر و ناز پر دلالت کرتا ہے۔

ولے چون شہ مرا برداشت از خاک	سزد گر بگذرانم سر ز افلاک

مگر جب بادشاہ نے مجھے خاک سے اٹھا کر نوازش کی تو مجھے چاہیئے کہ آسمان سے سر گذار دن یعنی اگر اتنا فخر کرون تو بیجا نہو گا

ابتداے عالم صحو و بقا از اواخر ماہ ربیع الآخر است و تا حال بہ بقاے خاص ہر یک

ہوشیاری اور بقا کا زمانہ ربیع الآخر کے اخیر سے شروع ہے اوبتک ہر ایک مدت مین خاص بقا کی

است و عقاید یکه در ذات و صفات سبحانه بیان فرموده اند و مخالفت ظاهر آن از تقیه

ہیں اور وہ عقیدے جو پیرون نے خداوند کی ذات و صفات میں بیان فرمائے ہیں اور ظاہر شریعت کی مخالفت مستی

سکر است الحال معارف که باین کمینه فائض اند اکثر تفصیل معارف شرعیه است

کا ایک حصہ ہے اب وہ معرفتیں کہ اس خاکسار پر پہنچی جاتی ہیں اکثر شرعی معرفتوں کی تفصیل اور کھلا بیان

و بیان آنها و علم استدلال کشفی و ضروری میگردد و مجمل مفصل میگردد ع گر بگویم

میشود را

انکا ہے اور علم سنت سے یا دلایل اور حق الیقین ہوجاتا ہے اور مختصر بیان کھلا ہو جاتا ہے اگر بیان کرون

شرح این بی حد شود ترسم مبادا انجر گستاخی شود ؛

تو اس کا شرح بے شمار ہو جاتا ہے میں ڈرتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ بیان بے ادبی تک پہنچ جاوے ؛

مکتوب سوم در بیان محبوس شدن یاران بمقام مخصوص و

تیسرا مکتوب بیچ بیان قید ہونے دوستوں کے ایک سلوک کے مقام خاص

گذشتن بعضے از آن و رسیدن بمقامات تجلی ذاتی بنزد پیر

میں اور بعض دوستوں کا وہاں سے گذر کر تجلی کے درجوں میں پہنچنا یہ مکتوب بھی اپنے پیر

بزرگوار خود نوشته اند عرضداشت آنکه یاران که اینجا اند همچنین

بزرگوار کو لکھا ہے عرض یہ ہے کہ جو یار اس جگہ پر ہیں اور ایسے

یاران انجائی هر کدام بمقامے محبوس اند طریق برآوردن آنها از آن مقامات متعسر

ہی وہان کے دوست ہر ایک مقام سلوک میں قید ہے ان کے نکالنے کا طریقہ ان مقامات سے مشکل

است آنقدر قدرت که مناسب آن مقام است و خود نیز از حق سبحانه ببرکت

ہے اتنی طاقت ہوئی مقام کے مناسب ہے میں اپنے آپ میں نہیں دیکھتا خداوند پاک ساتھ برکت

توجہات علیہ حضرت ایشان ترقی بخشد یک کس از خویشان این کمینہ از آن مقام

عنایات بزرگ حضور کے بلندی نصیب کرے مجھ خاکسار کے رشتہ دارون سے ایک آدمی اس

گذشت و بمقدمۂ تجلیات ذاتی رسید حالش بسیار خوب است قدم بر قدم

مقام سے گذرا اور تجلیات ذاتی کے ابتدا مین پہنچ گیا حال اُسکا بہت اچھا ہے خاکسار کے قدم پر

حقیر دارد و درباره دیگران هم امیدوار است۔ دیگر بعضے از یاران آنجا بطریق

قدم رکھتا ہے اور دوسرون کے حق مین بھی مجھے امید ہے (کہ انکا حال بہتر ہو جائیگا) دوسرا بعضے دوست

مقربین مناسبت ندارند موافق حال آنہا طریق ابرار است فی الجملہ یقینے کہ حاصل

وہان کے قریبیوں کی طرح مناسبت نہین رکھتے حال اُنکے سے موافق آپ لوگون کا طریقہ ہے الغرض جو یقین کہ

کردہ اند ہم غنیمت است ع ہر کسے را بہر کارے ساختند۔ تفصیل اسامی

انہون نے حاصل کیا ہے وہی غنیمت ہے۔ تقدیر والون نے ہر کسیکو ایک خاص کام کے لئے بنایا ہے۔ اُن کے نامون کی تفصیل

آنہا جرأت نمودہ کہ از ایشان مخفی نخواہد بود زیادہ گستاخی نمود و در روز تحریر عریضہ

لکھنے کی دلیری نہ کی کہ آپ سے مخفی نہوگا زیادہ دلیری نہ کی اور اس عرضی کے لکھنے کے دن

داشت میر سید شاہ حسین در مشغولی خود چنان دیدند کہ گویا بدروازہ کلان رسیدہ

میر سید شاہ حسین نے اپنی توجہ اور کشف مین ایسا دیکھا ہے کہ گویا ایک بڑے دروازہ پر پہنچا ہے

است مے گویند کہ دروازۂ حیرت است درون او کہ نظر مے کنم حضرت ایشان را

غیب سے کہتے ہین کہ یہ دروازہ حیرت کا ہے اُسکے اندر جو مین نے دیکھا تو حضور اور راقم الحروف دونان

و ترا مے بینم و حیرت کہ سعی مے کنم کہ خود را در و اندازم پاے من یاری نمے کند *

نظر پڑے اور یہ مین کوشش کرتا ہون کہ اُس کے اندر چلا جاؤن میرے پاؤن چل نہین سکتے *

مکتوب چہارم دربیان فضایل شہر عظیم القدر شہر رمضان و بیان

چوتھا مکتوب عالی قدر والے مہینے رمضان کی فضیلتون کے بیان مین اور

حقیقت محمدی علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام نیز بہ پیر بزرگوار

بیان حقیقت محمدی اُن پر اور اُن کی آل پر درود اور سلام نازل ہون یہ بھی اپنے بزرگ مرشد کی

خود نوشتہ اند عرضداشت احقر الخدمہ آنکہ مدتے است کہ از راہ مفاوضہ

خدمت مین لکھا ہے۔ سب خادمون سے ناچیز خادم کی عرض یہ ہے کہ مدت ہوی عنایت نامہ

شریفہ از احوال خدمہ آن اطلاعے ندارد نگران مے باشد قدوم ماہ مبارک

شریفہ کے وسیلے سے اُس دربار کے خادمون کی کچھ اطلاع نہین انتظار لگی رہتی ہے۔ مبارک مہینے رمضان

رمضان مبارک باشد این ماہ را با قرآن مجید کہ حاوی جمیع کمالات ذاتی و شیونی

کا آنا مبارک ہو یہ مہینہ قرآن شریف کے ساتھ جو گھیرنے والا تمام کمالات ذاتی اور شیونی

است و داخل دائرہ اصل است کہ ہیچ ظلیتی بدو راہ نیافتہ است و قابلیت

کا ہے اور اصل کے گھیرے مین داخل ہے کہ کوئی سایہ اُسکی طرف راہ نہین پاتا اور پہلی قابلیت اُس کا

اولی ظل اوست مناسب تام است و بآن مناسبت نزول آن درین ماہ

سایہ ہے پوری مناسبت رکھتا ہے اور اُسی مناسبت کے ساتھ قرآن شریف کا اترنا اس مہینے

واقع شدہ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ مصداق این سخن است

مین واقع ہوا (مہینہ رمضان کا جس مین قرآن شریف اتارا گیا) اس بات کا مصداق ہے

و بہ آن مناسبت این ماہ نیز جامع جمیع خیرات و برکات است ہر برکتے و خیرے

اور ساتھ اس مناسبت کے یہ مہینہ بھی تمام بھلائیون اور برکتون کا جمع کرنیوالا ہے، جو بھلائی اور برکت

کہ در تمام سال ہر کہ میرسد از ہر راہ کہ میرسد قطرہ ایست از دریاے فیض نہایت

سارے برس مین جس کسیکو پہنچتی ہے جس راہ سے آتی ہے اس بڑے قدر والے مہینے کی برکتون کے سبب

برکات این شہر عظیم القدر جمعیت این ماہ سبب جمعیت تمام سال است و تفرقہ

نہایت دریا سے ایک قطرہ ہے اس مہینے کی جمعیت تمام سال کی جمعیت کا سبب ہے اور اس مہینے کا

این ماہ سبب تفرقہ تمام سال فطوبیٰ لمن مضی علیہ ہٰذا الشہر المبارک و

تفرقہ سارے برس کے تفرقہ کا باعث ہے پس خوشخبری ہے واسطے اُس شخص کے جسپر یہ برکت والا مہینہ گذرا

رضی عنہ و ویل لمن سخط علیہ فمنع من البرکات وحرم من الخیرات ایضاً

اور اُس سے راضی گیا اور ہلاکی ہے واسطے اُس شخص کے جسپے وہ ناراض گیا پس برکتون سے ہٹایا گیا اور بھلائیون سے بھی محروم

سنت ختم قرآن درین ماہ بواسطہ آن تواند بود کہ تا جمیع کمالات اصلی و برکات

کیا گیا ختم قرآن کی سنت اس مہینے مین ہونیکا یہی سبب ہوسکتا ہے کہ تا سب کمالات اصلی اور ظلی برکتین حاصل

ظلی میسر شود فمن جمع بینہما یُرجیٰ ان لا یحرم من برکاتہ ولا یمنع من خیراتہ برکاتے

ہوجائین پس جس نے ان دونون کو اکٹھا حاصل کیا امید کی جاتی ہے کہ اسکی برکتون سے محروم نرہیگا اور اسکی بھلائیون سے

کہ با ایام این شہر وابستہ اند دیگر اند و خیراتیکہ بہ لیالی آن متعلق اند دیگر از جہت

ہٹایا نجائیگا جو برکتین کہ اس شہر کے دنون سے متعلق ہین وہ علٰحدہ ہین اور جو بھلائیان کہ اسکی راتون سے متعلق ہین وہ علٰحدہ

این سر تواند بود کہ حکم باولویت تعجیل افطار و تاخیر تسحیر بودہ باشد تا امتیاز تمام

ہین اور اسی بھید کے سبب سے ہوسکتا ہے کہ روزہ توڑنے مین جلدی کرنے اور سحری کھانے مین دیر کرنیکی اولویت کا حکم ہوا ہوتا

بین اجزاء او قتین حاصل آید قابلیت اولیٰ کہ بالا مذکور شد حقیقت محمدی عبارت

کہ دونون وقتون کی جزون مین پورا امتیاز حاصل ہو قابلیت اولیٰ جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے اور حقیقت محمدی ہی

از آنست علی مظهرها الصلوٰة والتسلیمات نه قابلیت ذات است مراتصاف

اُسی سے مراد ہے اسکی ذات پر کی اُنکا کی رحمتین سلام نازل ہون: قابلیت ذات کی ہے سے موصوف ہونے

بجمیع صفات را کما هی بعضی بلکه قابلیت ذات است عز سلطانه مراعتبار علم راکه

ساتھ صفات کو سا کہ بعض علم دیا ہے بلکہ قابلیت ذات کی علم کے اعتبار سے (جسکی بادشاہی غالب ہی) جو تمام

متعلق شود بجمیع کمالات ذاتی و شیونی که حاصل حقیقت قرآن مجید است و

کمالات ذاتی اور شیونی جو قرآن بزرگ کی حقیقت کو حاصل ہین اُن کے ساتھ متعلق ہو اور

قابلیت اتصاف که مناسب خانها صفات است و برزخ است میان

اتصاف کی قابلیت جو صفات کے خانون کے مناسب ہے درمیان ذات پروردگار اور اسکی صفتون کے

ذات جل شانه و صفات او و حقایق انبیا دیگر است علی نبینا و علیهم الصلواة

برزخ ہے اور دوسرے نبیون کے حقایق علحدہ ہین ہمارے نبی پر اور اُنپر خدا کی رحمتین اور

والتسلیمات والتحیات همین قابلیت بملاحظه اعتبارات که مندرج اند در وی

سلام اور برکتین نازل ہون یہی قابلیت بملاحظہ اعتبارات کے جو اس مین مندرج ہین حقیقتین

حقایق متعدده گشته قابلیتے که حقیقت محمدی است علیه الصلوٰة والتحیة

ہوگئی ہے جو قابلیت کہ حقیقت محمدی ہے اسپر خدا کی رحمت اور برکت نازل ہو

اگرچه ظلیت دارد اما رنگ صفات باو ممتزج نگشته است و هیچ حایلے

اگرچہ ظلیت رکھتی ہے لیکن رنگ صفات کا اُس کے ساتھ نہین ملا اور وہ کوئی پردہ درمیان

درمیان نیامده و حقایق جماعت محمدی المشرب قابلیات ذات است عز شانه

نہین آیا اور محمدی المشرب لوگون کی حقیقتین قابلیات ذات ہین جس کا شان غالب ہے)

مر اعتبار علم را کہ متعلق شود بہ بعض آن کلمات وآن قابلیت محمدیہ برزخ است میان

خاص اعتبار علم کے رو سے جو متعلق ہے ساتھ بعض اُن کمالات کے اور وہ قابلیت محمدیہ درمیانی برزخ ہے

ذات جل سلطانہ ومیان این قابلیات متعددہ وحکم آن بعض بواسطہ آنست کہ

پروردگار کی ذات اور اُن قابلیتوں متعددہ کے درمیان اور اُن بعض کا حکم اس وسیلہ سے ہے کہ

اورا در خانہ صفات قدم گاہ ہست وبس ونہایت عروج آن خانہ تا بآن قابلیت

اُسکو صفات کے خانہ میں آمدورفت ہے اور بس اور نہایت چڑھنا اس خانہ کا اُس قابلیت تک

است لاجرم آنرا بآن سرور نسبت کردہ علیہ الصلوۃ والسلام والتحیۃ وچون این

ہے اسی واسطے اسکو رسول اکرم سے نسبت کرتے ہیں اُسپر صلوٰۃ اور سلام اور خدا کی رحمتیں نازل ہوں اور جبکہ

قابلیت اتصاف ہرگز مرتفع نمی شود آن بعض رانیز حکم کردہ باآنکہ حقیقت

قابلیت اتصاف کی ہرگز اٹھ نہیں سکتی اُس بعض کو بھی اسی کا حکم ہوگیا باوجود اسکے کہ حقیقت محمدی

محمدی ہمیشہ حایل است والا قابلیت محمدیہ را علی مظہرہا الصلوٰۃ والتحیۃ کہ بجز

ہمیشہ حایل ہے ورنہ قابلیت محمدیہ کو اُس کے جاسے ظہور پر خدا کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں جو

اعتبار است در ذات جلشانہ ارتفاع از نظر ممکن است بلکہ واقع است وقابلیت

محض اعتبار ہے پروردگار کی ذات میں اُسکا اُٹھ جانا نظر سے ممکن ہے بلکہ واقع ہے اور اتصاف کی

اتصاف اگرچہ نیز اعتبار است اما بواسطہ برزخیت رنگ صفات گرفتہ کہ در

قابلیت اگرچہ بھی اعتبار ہے لیکن اُس نے برزخیت کے وسیلہ سے صفات کا رنگ پکڑا ہے جو

خارج موجود اند بوجود زائد وارتفاع او از امکان برآمدہ لاجرم حکم مے کنند

خارج میں موجود ہیں وجود زائد کے ساتھ اور اُٹھ جانا اُسکا امکان سے باہر ہے اُسی واسطے اس پر حکم کرتے

بوجود آن حایل وانمیا امثال این علوم کہ منشار آن جامعیت اصالت وظلیت

ہمیشہ ہونیکا حکم ثابت ہوا ان علمون کی مثالین جنکا منشار اصل اور سایہ کے اکٹھا ہونے کا ہے بہت

است بسیار وارد مے شوند اکثر آنہا در پرچہا سے کاغذ نوشتہ نمے شود مقام

وارد ہوتی ہین اکثر اُن کے کاغذ کے پرچون مین (یعنی خطون مین) نا لکھی جاتی ہین قطبیت

قطبیت منشاء دقایق علوم مقام ظلی است و مرتبہ فردیت واسطہ ورود معارف

کا مقام منشاء دقایق علوم مقام ظلی کا ہے اور فردیت کا مرتبہ معرفتون کے اُترنے کا وسیلہ ہے

دائرہ اصل امتیاز میان ظل و اصل بے اجتماع این دو دولت میسر نیست لہذا بعضے

اصل امتیاز کا دائرہ درمیان سایہ اور اصل کے سوائے اکٹھا ہونے ان دو دولتون کے حاصل نہین سکتا

از مشائخ قابلیت اولی را کہ تعین اول مے گویند زائد بر ذات نمے دانند و تجلی

اسلئے بعضے مشائخ قابلیت اولی کو کہ تعین اول کہتے ہین ذات پر زائد نہین جانتے اور اس قابلیت

ذاتی شہود آن قابلیت را مے انگارند وَالْحَقُّ مَا حَقَّقْتُ وَالْاَمْرُ مَا اَوْضَحْتُ وَاللّٰهُ

کے شہود کو تجلی ذاتی گمان کرتے ہین اور حق وہ ہے جو مین نے ثابت کیا اور امر وہی ہے جو

سُبْحَانَهٗ يُحِقُّ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ رسالہ کہ بتسوید آن مامور شدہ بود با تمام

مین نے واضح کردیا اور اللہ پاک حق کو ثابت کرتا ہے اور وہی رستہ دکھاتا ہے۔ جس رسالہ کے لکھنے کا حکم ہوا تھا اُس کے تمام

آن موفق نمے شود وہمان مسودہا افتادہ اند تا حکمت الٰہی جل سلطانہ درین توقف

کرنے پر توفیق نہین ملی وہی مسودے پڑے ہین دیکھئے کہ خداوند تعالیٰ جلشانہ کی اس دیر مین کیا

چہ بودہ باشد۔ زیادہ گستاخی از ادب دور است ؞

حکمت ہے۔ زیادہ دلیری ادب سے دور ہے ؞

مکتوب پنجم در سفارش خواجہ برہان الدین کہ یکے از مخلصان بود

پانچوان مکتوب خواجہ برہان الدین کی سفارش مین جو ایک دوستون مین سے تھا ہیت

وبا بیان بعضے احوال او نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند

بیان کرنے بعضے احوال اُسکے یہ بھی مرشد بزرگ کی خدمت مین لکھا ہے

عرضداشت احقر الخدمہ آنکہ رسالہ در بیان طریقت حضرات خواجگان قدس اللہ

عرضی کمترین خادم کی یہ ہے کہ جو رسالہ بیان طریقت حضرت خواجگان خداوند اُن کے بھیدون کو

تعالی اسرارہم نوشتہ ارسال داشتہ است بنظر مبارک خواہد دریافت ہنوز مسودہ

مقدس کرے لکھکر خدمت مین بھیجا ہے نظر مبارک مین گذرے گا ابھی تو صرف

است خواجہ برہان بسرعت راہی شدند فرجہ بیاض آن نشد محتمل کہ بعضے علوم دیگر

مسودہ ہے خواجہ برہان جلدی سے روانہ خدمت ہوے اِسلئے بھیجا اور نقل کرنے کی فرصت نہوی ہوسکتا ہے کہ

ہم بآن ملحق شوند روزے رسالہ سلسلۃ الاحرار بنظر درآمد درآن اثنا بخاطر فاتر

بعضے علوم اور بھی اسکے ساتھ شامل ہوسکین ایکروز رسالہ سلسلۃ الاحرار مجھے نظر پڑا اُس وقت میرے دل مین گذرا

رسید کہ بایشان عرضداشت بکنم تا خود چیزے درباب بعضے علوم آن

کہ حضور سے عرض کرون تا آپ بھی کچھ اُس رسالہ کے بعضے علمون کے بارہ مین

رسالہ نویسند یا بفقیر امر کنند تا چیزے درآن باب نویسد این خاطر خیلے

لکھیں یا اِس عاجز کو حکم کرین تا کچھ اِس بارہ مین لکھے یہ ارادہ بہت پکا

قوی گشت متصل آن بعضے از علوم آن مسودہ فائز گشتند وفی الجملہ معذرت

ہوگیا اُسی بہت مین اُس مسودہ کے بعض علمون سے مجھپر پلٹے گئے اور جو بعضے علوم رہ گئے

بعضے علوم آن رسالہ در ضمن آن متین گشت اگر ہمین مسودہ را تکملہ آن رسالہ سازند

انکا عذر اسی رسالہ کے اندر لکھدیا ہے اگر اسی مسودہ کو اس رسالہ کا تکملہ کرین تو ہو سکتا

گنجایش دارد و اگر بعضے علوم مناسبہ را از آن انتخاب نمودہ بآن رسالہ ملحق

ہے اور اگر بعضے علوم مناسب کو اس رسالہ سے چُن کر اُس دوسرے رسالہ کے

سازند ہم وجہے دارد و زیادت جرأت از ادب دور است خواجہ برہان درین

پیچھے لگا دیوین تو بھی مناسب ہے اور زیادہ دلیری ادب سے دور ہے خواجہ برہان صاحب نے ان

مدت کار خوب کردند و از سیر سوم کہ مناسب مقام جذبہ است نیز نصیبے یافتند

دنون مین خوب کام کیا ہے تیسرے سیر سے جو مناسب مقام جذبہ کے ہے بھی حصہ حاصل کیا ہے

خاطر بواسطہ مہم مدد معاش صوبہ مالوہ مشوش وقت مے شد در ملازمت رسیدہ اند

اُن کا ارادہ صوبہ مالوہ کا مدد معاش کی مہم کے لئے اُن کے وقت کو پریشان کرتا تھا اب

ہر چہ امر خواہند فرمود مبارک خواہد بود +

خدمت مین پہنچے ہین جو کچھ آپ حکم فرماوینگے مبارک ہوگا +

مکتوب ششم در بیان حصول جذبہ و سلوک و تربیت یافتن بہر دو

چھٹا مکتوب حصول جذبہ و سلوک کے بیان مین اور دونون صفتون سے تربیت پانا

صفت جمال و جلال و بیان فنا و بقا و ما یتعلق بذلک و

جو جمال اور جلال ہین اور بیان فنا اور بقا کا اور جو کچھ اُس سے متعلق ہے اور

بیان فوقیت نسبت نقشبندیہ نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔

نسبت نقشبندیہ کی فوقیت کا بیان یہ بھی اپنے مرشد بزرگوار کو لکھا ہے۔

عرضداشت کمترین بندگان احمد آنکہ مرشد علی الاطلاق جلشانہ ببرکت توجہ

عرضی کمترین غلاموں سے ایسد کی یہ ہے کہ رہنما ہے برحق پروردگار بزرگ شان والے نے

عالی بہر دو طریق جذبہ وسلوک تربیت فرمودہ بہر دو صفت جلال وجمال مربی

ساتھ برکت توجہ وعنایت جناب کے دونوں طریقوں جذبہ اور سلوک کے ساتھ ترتیب فرما کر دونوں صفتوں جلال اور جمال

ساخت حالا جمال عین جلال است وجلال عین جمال در بعضے حواشی رسالہ

کے ساتھ پرورش کی اب جمال عین جلال ہے اور جلال ہوبہو جمال بعض حواشی رسالہ

قدسیہ این عبارت را از مفہوم صریح خود منحرف ساختہ بر مفہوم موہوم خود حمل

قدسیہ میں اس عبارت کو اپنے ظاہر معنوں سے پھیر کر اپنے وہمی معنوں پر قیاس کیا ہے

کردہ است وعبارت محمول بر ظاہر خود است قابل انحراف وتاویل نیست

اور عبارت اپنے ظاہر پر معنی دیتی ہے پھیرنے اور تاویل کرنے کے لایق نہیں

وعلامت این تربیت متحقق شدن است بمحبت ذاتی پیش از تحقق آن امکان ندارد

اور اس تربیت کی نشانی محبت ذاتی کے ساتھ ثابت ہونا ہے اُسکے ثابت ہونے سے آگے ہو نہیں سکتا

ومحبت ذاتیہ علامت فناست وفنا عبارت از نسیان ماسوی است پس تا

اور ذاتی محبت فنا کی نشانی ہے اور فنا مراد نسیان ماسوٰی سے ہے (یعنی سوا ذات پروردگار کے

زمانیکہ علوم تمام از ساحت سینہ رفتہ نشود وبجہل مطلق متحقق نشود از فنا بہرہ

سب کا بھول جانا) پس جبتک تمام علوم سینہ کے میدان سے صاف نہو جاوین اور خالص جہل ثابت نہو جائے فنا سے

ندارد واین حیرت وجہل دائمی است امکان زوال ندارد نہ آنست کہ گاہے

نصیب نہین پاتا اور یہ حیرت اور جہل دائمی ہے دور ہو نہیں سکتا ایسا نہیں کہ کبھی حاصل

حاصل شود وگاہے زائل گردد وغایۃ ثانی الباب پیش از بقا جہالت محض است

ہے کبھی دور ہو جاتا ہے اور نہایت اس باب کا یہ ہے کہ ہم کہ رہے ہین بقا کے آگے

وبعد از بقا جہالت وعلم باہم جمع آمدہ ودر عین نادانی شعور است ودر عین حیرت

محض جہل ہے اور بقا کے پیچھے جہل اور دانائی دونون جمع ہوتے ہین نادانی مین دانائی ہوتا ہے اور عین حیرت

بحضور کہ این موطن حق الیقین است کہ علم وعین حجاب یکدیگر نیستند وعلم

مین حضور بھی ہوتا ہے کہ یہ حق الیقین کا موقع ہے کہ علم اور آنکھ ایک دوسرے کے پردہ نہین ہین اور جو

کہ پیش از چنین جہالت حاصل شدہ از حیز اعتبار خارج است باوجود آن اگر علم

علم اس جہالت سے آگے حاصل ہوتا ہے اعتبار کے دائرہ سے باہر ہے باوجود اس کے اگر علم ہے

است در خود است واگر شہود است ہم در خود واگر معرفت است یا حیرت ہم

اپنے آپ مین ہے اور اگر شہود ہے وہ بھی آپ مین ہے اور اگر معرفت ہے یا حیرت وہ بھی آپ

در خود است تا زمانے کہ نظر در بیرون است حاصل است اگرچہ در خود ہم نظر داشتہ

مین ہی ہے جب تک کہ نظر باہر مین سے حاصل ہے اگرچہ نظر اپنے آپ مین بھی رکھتا ہو باہر سے

باشد نظر از بیرون بالکل منقطع مے باید کہ شود حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ

نظر بالکل قطع ہونی چاہئے حضرت خواجہ بزرگ اُن کا بھید مقدس ہو

میفرمایند کہ اہل اللہ بعد از فنا وبقا ہرچہ مے بینند در خود مے بینند وہرچہ مے

فرماتے ہین کہ اولیاء اللہ فنا اور بقا کے پیچھے جو کچھ دیکھتے ہین اپنے آپ مین دیکھتے ہین اور جو کچھ

شناسند در خود مے شناسند وحیرت ایشان در وجود خود است ازینجا ہم

پہچانتے ہین اپنے آپ مین پہچانتے ہین اور حیرت اُن کی اپنے ہی وجود مین ہوتی ہے یہان سے بھی

حصر سجا مفہوم مے شود کہ شہود و معرفت وحیرت در نفس است و بس در بیرون

سمجھا جاتا ہے کہ شہود اور معرفت اور حیرت صرف نفس میں ہوتی ہے ان میں سے کوئی

ہیچکدام اینہا نیست تا زمانیکہ یکے ازین ثلثہ در بیرون است اگرچہ در خود ہم دارد

بھی باہر نہیں جاتا جب تک ان تینوں سے ایک باہر نہیں ہے اگرچہ اپنے آپ میں بھی

واز فنا بہرہ ندارد فکیف البقا نہایت مرتبہ در فنا و بقا نیست واین فنا

رکھتا ہو فنا سے کچھ حصہ نہیں رکھتا پس بقا کیسے حاصل ہوگا نہایت مرتبہ فنا اور بقا میں یہ ہے اور یہ فنا

مطلق است و مطلق فنا عام است و بقا باندازہ فنا است لہذا بعضے

مطلق ہے اور مطلق فنا عام ہے اور بقا فنا کے اندازہ پر ہوتی ہے اسلئے بعضے

اہل اللہ بعد از تحقق بہ فنا و بقا در بیرون نیز شہود دارند اما نسبت آن عزیزان

اولیاء اللہ فنا اور بقا کو حاصل کرکے باہر میں بھی شہود رکھتے ہیں لیکن نسبت اُن خدا کے پیاروں

فوق ہمہ نسبتہا است ۵

کی تمام نسبتوں سے بلند ہے۔

نہ ہر کہ آئینہ دارد سکندری داند　　نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

جو کوئی شیشہ رکھے سکندر نہیں بن جاتا　　اور جو کوئی سر کو مونڈ واڈالے قلندری نہیں جانتا

ہرگاہ از اکابر این سلسلہ بعد از قرون بسیار یکے یا دوے را باین نسبت

جبکہ اس سلسلہ (نقشبندیہ) کے عالیشان بزرگوں کو کئی قرنوں کے بعد ایک یا دو کو ساتھ اس نسبت کے

مشرف سازند از سلاسل دیگر چہ گوید این نسبت حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی

مشرف کرتے ہیں تو دوسرے سلسلوں کا کیا ذکر ہے یہ نسبت حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی

است قدس سرہ ومتمم ومکمل آنحضرت خواجہ خواجہاست اعنی خواجہ بہاؤالدین

کی ہے انکا بنیاد مقدس ہوا اور پورا اور کامل کرنے والے اسکے حضرت خواجہ خواجگان یعنی خواجہ بہاؤالدین

المعروف بنقشبند قدس سرہما واز خلفاے ایشان حضرت خواجہ علاؤالدین ماین

مشہور نقشبند قدس سرہما اور اُن کے خلیفوں سے حضرت خواجہ علاؤالدین اس دولت سے مشرف

دولت مشرف شدہ بودند ہ این کار دولت است کنون تاکرا دہند

ہوے تھے۔ یہ دولت کا کام ہے دیکھئے اب کس کو دیتے ہین۔

عجب کاریست اولاً ہر بلا ومصیبت کہ واقع مے شد باعث سرور وفرحت مے

عجیب قدرت سے کہ پہلے جو بلا اور مصیبت کہ آتی تھی خوشی اور فرحت کا سبب ہوتی

شد و هل من مزید مے گفت وہرچہ از امتعہ دنیویہ کم مے شد خوش مے آید

تھی اور کیا کچھ اور بھی ہے" کہتا تھا اور جو کچھ دنیا کے اسبابوں سے کم ہوتا تھا اچھا لگتا تھا

واین قسم را آرزو مے کرد حالا کہ بعالم اسباب فرود آرند و نظر بر عجز وافتقار خود

اور اِس قسم کی باتوں پر خواہش ہوتی تھی اب کہ جہان اسباب مین لاے ہین اور اپنی عاجزی اور خاکساری پر نظر

افتاد اگر اندکے ضررے لاحق مے شود در اول وہلہ نوعے از حزن رو مے دہد

پڑی تو اب اگر تھوڑی سی تکلیف بھی پیش آئے پہلی ہی دفعہ ایک قسم غم کا ظاہر ہوتا ہے

ہرچند بسرعت زایل مے شود وہیچ نمے ماند وہمچنین اگر دعا مے کرد از براے دفع

اگرچہ وہ غم جلدی دور ہو جاتا اور کچھ نہین رہتا اور ایسا ہی آگے اگر مصیبت اور آفت کے دور

بلا ومصیبت مقصود از و نہ رفع آن بود بلکہ امتثال امر دعوتی بود حالا مقصود از دعا

ہونے کے لئے دعا کرتا تھا تو اس سے مقصود اسکا دور ہونا نہوتا تھا بلکہ دعا کے حکم کی بجا آوری مدنظر ہوتی تھی

رفع بلیه و مصائب است و خوف و حزنیکه زایل شده بودند باز رجوع کردند و معلوم

اب دعا سے مقصود آفتون اور مصیبتون کا دور ہونا ہے ۔ جو خوف غم دور ہوا تھا پھر رجوع کیا اور معلوم

شد که آن از سکر بود در صحو هر چه عوام الناس راهست این راهست از عجز و افتقار

ہوا کہ وہ سب کچھ نشے سے تھا ہوشیاری مین جو کچھ عام لوگون کا حال ہے وہی میرا حال ہے ۔ عاجزی محتاجی خوف

و خوف و حزن و غم و شادی ۔ و در ابتدا اگرچه مقصود از دعا رفع بلا نبود ولی را

اور غم اور ملکہ بھی اور خوشی سے ۔ ابتدا مین بھی بیکہ دعا سے مقصود تکلیف کا دور ہونا تھا دل کو

این معنی خوش نمی آمد لیکن بحال غالب بود بخاطر می گذشت که دعا انبیا از این

یہ بات اچھی نہ لگتی تھی لیکن حال غالب تھا دل مین گذرتا تھا کہ پیغمبرون کی دعا اس قسم سے نہ تھی

قبیل نبود که حصول مراد بخواهند حالانکه بآن حالت مشرف ساختند حقیقت این کار

کہ مراد کا حاصل ہونا چاہین ۔ اب چونکہ ہوشیاری کی حالت ہوئی اصل حقیقت کھل

واضح گردانیدند و معلوم شد که دعاهای انبیا علیهم الصلوات از محض عجز و افتقار

گئی اور معلوم ہوا کہ پیغمبرون کی دعائین اُن پر خدا کی رحمتین نازل ہون عاجزی اور

خوف و حزن بود نه مجرد امتثال امر بعضی امور که رو میدهد بسبب امر گاه گاه بعرض آن امور را

محتاجی اور خوف اور غم کے روسے ہوتی تھین نہ صرف بجا آوری حکم کے سبب بعضے کام جو ظاہر ہوتے ہین

گستاخی نماید ۔

بسبب امر کبھی کبھی اُن کے عرض کرنے مین گستاخی کرتا ہے ۔

مکتوب هفتم در بیان بعضی از احوال غریبه خود با بعضی استفسارها

ساتوان مکتوب بعضے عجائب احوال اپنے کے بیان مین سمیت بعضے سوالون ضروری

ضروری بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند عرضداشت کمترین بندگان

کے اپنے مرشد بزرگوار کو لکھتے ہین سب غلامون سے کم درجہ احمد

احمد آنکہ مقامیکہ فوق مجددیہ بود روح خود را بطریق عروج در آنجا سے یافتہ و آن

کی عرض یہ ہے کہ جو مقام مجددیت سے اوپر تھا خاکسار اپنی روح کو بلندی کے طور پر ...

مقام بحضرت خواجہ بزرگ قدس اللہ سرہ الاقدس اختصاص داشت بعد از ...

مقام حضرت خواجہ بزرگ خداوند اُن کے پاک بھید کو مقدس کرے اُنکے ساتھ خصوصیت رکھتا ہے ...

بدن عنصری خود را نیز درہمان مقام یافت و در آن وقت چنان متخیل گشت

کے بعد اپنے عنصری بدن کو بھی اُسی مقام پر پایا اور اُسوقت مین ایسا معلوم ہوا

کہ این عالم تمام از عنصریات و فلکیات بتہ فرورفت و نام و نشان از آن نماند

کہ یہ سارا جہان عنصریات اور فلکیات سے نیچے چلا گیا اور نام اور نشان اُس کا نہ رہا

و چون در آن مقام نبودند الا بعضے از اولیاء کبار این زمان کہ تمام عالم را بخود

اور جب کہ اُس بزرگ مقام مین سوائے بزرگ اولیائکے اور کوئی نہ تھا اب جو تمام جہان کو اپنے ساتھ ایک

در جاسے و مقامے شریک مے یابد حیرت دست مید ہد کہ با وجود بیگانگی

جگہ اور ایک مقام مین شریک پاتا ہے حیرانی حاصل ہوتی رہے کہ با وجود بیگانگی اپنا

تمام خود را بایشان مے بیند الغرض حالتیکہ گاہ گاہ دست میداد کہ در آن

سارا وجود اُن کے ساتھ دیکھتا ہون الغرض جو حالت کبھی کبھی حاصل ہوتی ہے کہ اُس مین

نہ خود میماند و نہ عالم نہ در نظر چیزے مے آمد نہ در علم حالا آن حالت مستمرہ

نہ اپنا آپ رہتا ہے اور نہ جہان اور نہ نظر مین کچھ آتا ہے اور نہ علم مین اب یہ حالت جاری

است و وجود خلقت عالم از دیده و دانش برآمده بعد ازان درہمان مقام

ہے اور جہان کی خلقت کا وجود آنکھون اور سمجھ سے غائب ہوگیا اُسکے بعد اُسی مقام مین ایک بلند

ایک کوشک عالی ظاہر شد کہ زینہ ہا نہادہ اند آنجا برآمدم و آن مقام ہم در رنگ

محل ظاہر ہوا جسپر سیڑھیان رکھی ہین مین اُسپر چڑھ گیا اور وہ مقام بھی جہان کی

عالم بپندار فرو رفت و ساعۃً فساعۃً خود را متصاعد مے یافت اتفاقاً نماز

طرح رفتہ رفتہ غائب ہوگیا اور دم بدم اپنے آپ کو بلندی مین پاتا تھا اتفاقاً کیا دیکھتا ہون کہ نفل

شکر با وضو مے گذارد کہ مقامے بس عالی نمایان شدہ واکابر نقشبندیہ

شکرانہ گذار رہا ہون ناگاہ ایک بہت ہی بڑا بلند مقام ظاہر ہوا اور چار بڑے بزرگ نقشبندی

را قدس اللہ تعالی اسرارہم در آن مقام دید و مشائخ دیگر ہم مثل سید الطائفہ

خدا اُن کے بھیدون کو مقدس کرے وہان دیکھے اور دوسرے مشائخ بھی مثل سید الطائفہ

وغیرہ در آنجا بودند و بعضے دیگر از مشائخ بالاے آن مقام ستند اما قوائم

وغیرہ کے اُس جگہ تھے اور بعضے بزرگ اس مقام کے اوپر ہین لیکن اُس مکان کے ستون

آنرا گرفتہ نشستہ اند و بعضے پایان علے تفاوت درجاتہم و خود را بسیار دور

اور پائے پکڑ کر بیٹھے ہین اور بعضے اپنے درجون کے فرق سے اُس مقام سے نیچے بھی ہین اپنے آپکو

از آن مقام یافت بلکہ مناسبتے ہم ندید ازین واقعہ اضطراب تمام پیدا شد

اُس مقام سے بہت دور پایا بلکہ کچھ نسبت بھی نہ دیکھی اس واقعہ سے بیقراری سخت پیدا ہوی نزدیک

نزدیک بود کہ دیوانہ شدہ برآید و از فرط اندوہ و غصہ قالب تہی کند چند گاہ

تھا کہ دیوانہ ہو کر باہر آجاؤن اور غم و اندوہ سے جان ہی نکل جائے - کچھ وقت اسی

بربن نہج گذشت آخر بتوجہات علیا حضرت ایشان خود را مناسب آن

طور پر گذرا آخر حضور کی بزرگ مہربانیوں سے اپنے آپ کو اس مقام کے مناسب

مقام دیدا اول سر خود را محاذی آن مقام یافت بتدریج رفت و بالاے

دیکھا اپنے سر کو اس مقام کے مقابل پایا درجہ بدرجہ چڑھتا گیا اور اس مقام کے

آن مقام نشست بعد از توجہ چنان مخطور شد که آن مقام تکمیل تام است که بعد

اوپر جا بیٹھا پھر توجہ کے بعد ایسا معلوم ہوا کہ وہ مقام پوری تکمیل کا ہے اولیاء اللہ

از تمامی سلوک بآن مقام مے رسند مجذوب سلوک تمام ناکرده را از ان مقام

سلوک کے درجات کو طے کرکے وہان جا پہنچتے ہین جس مجذوب نے سلوک تمام نہ کیا ہو اسکو وہ مقام نصیب

بہرہ نیست و نیز در آن وقت چنان متخیل گشت که وصول باین مقام از نتائج

نہین ہوتا اور بھی اسوقت مین ایسا معلوم ہوا کہ پہنچنا اس مقام مین اس واقعہ کے

آن واقعہ است که در ملازمت حضرت ایشان دیده بود و بعرض رسانید که

نتیجون سے ہے کہ آنحضرت کی خدمت مین دیکھا تھا اور حضور مین عرض بھی کیا تھا کہ

حضرت امیر کرم اللہ تعالی وجہ مے فرماید که آمده ام تا ترا علم سموات تعلیم کنم الخ

حضرت علی کرم اللہ وجہ فرماتے ہین کہ مین اسلیے آیا ہون کہ تجھے آسمانون کے علم پڑھاؤن

وچون نیک متوجه شد این مقام را مخصوص بحضرت امیر در سائر خلفاے

اور جب اچھی طرح دیکھا گیا تو یہ مقام حضرت علی کرم اللہ وجہ کے ساتھ باقی خلیفون سے خدا اُن سب سے

راشدین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین یافت واللہ سبحانہ اعلم دیگر چنان ظاہر

راضی ہو خاص معلوم ہوا اور خدا بہتر جانتا ہے دوسرا ایسا معلوم ہوتا

شت شود کہ اخلاق سیئہ ساعت بساعت مے برآیند بعضے در رنگ رشتہ

ہے کہ بُری خصلتین ساعت بساعت نکلتی جاتی ہین بعضے دھاگے کی طرح وجود

از وجود مے برآیند وگاہے در رنگ دود بیرون مے آیند در بعضے اوقات

سے باہر آتی ہین اور کبھی دھوئین کی شکل پر باہر آتی ہین بعض وقتون مین

متخیل مے شود کہ تمام برآمدہ اند وثانی الحال چیزے دیگر باز ظاہر شدہ شود وے

ایسا خیال ہوتا ہے کہ سب نکل گئی ہین اور دوسرے وقت مین کوی دوسری چیز پھر ظاہر ہوتی اور باہر

برآید ثانیاً معروض میگرداند کہ توجہ از براے دفع بعض امراض و شداید

آتی ہے۔ دوسرا یہ عرض ہے کہ بعض مرضون اور تکلیفون کے دور کرنے کے لئے توجہ

آیا مشروط بآنست کہ اول مرضی حق سبحانہ دانستہ شود کہ در آن توجہ ہست

کرنا کیا اس شرط پر ہے کہ پہلے مرضی خداوند پاک کی معلوم کی جاوے کہ اس توجہ مین ہے

یا مشروط نیست آنچہ ظاہر از عبارت رشحات است کہ از حضرت خواجہ قدس اللہ

یا نہین یا یہ شرط کوئی نہین جو کچھ ظاہر عبارت کتاب رشحات سے ہے جو کہ حضرت خواجہ سے خداوند

تعالیٰ سرہ الاقدس نقل مے کند مفہوم مے شود کہ نیست درین باب بہرچہ حکم

انکے بھید کو مقدس کرے نقل کرتا ہے ایسا سمجھا جاتا ہے کہ شرط نہین اس بارہ مین جیسا حکم فرماوین

فرمایند باآنکہ خوش نمے آید توجہ کردن۔ ثالثاً بعرض مے رساند کہ بعد از تحقق حضور

عمل ہوگا دوسرا یہ بات بھی ہے کہ اس توجہ پر جی نہین چاہتا۔ تیسرا یہ عرض ہے کہ حضور حاصل ہونے

مر طالبان را آیا از ذکر باز داشتن وامر بہ نگاہداشت حضور کردن لازم است

کے بعد مریدون کو ذکر سے روکنا اور حکم ساتھ نگاہبانی حضور کے کرنا لازم ہے

یا نہ دیگر کدام مرتبہ حضور است کہ در آن ذکر نہ گویند لیکن بعضے ہستند کہ از اوّل تا

یا نہ دوسرا یہ عرض ہے کہ کونسا مرتبہ حضور کا ہے جسمین ذکر نہین کرتے لیکن بعضے ہین جو دل سے ذرا سا ذکر فرماتے

آخر ذکر گفتہ اند و اصلا از ذکر مانع نشدہ و کار نزدیک بنہایت رسانیدہ اند

ہین اور ہرگز منع نہین کرتے اور کام نزدیک نہایت کے پہنچایا ہے اصل بات کس

حقیقت کار چیست بہر چہ امر فرمایند۔ رابعًا معروض آنکہ حضرت خواجہ در فقرات

طرح جیسا حکم فرماوین عمل ہوگا چوتھا یہ عرض ہے کہ حضرت خواجہ فقرات مین فرماتے

مے فرمایند آخر بذکر امر مے کنند کہ بعضے مقاصد ہستند کہ بے آن میسر نمے شوند

ہین" آخر ذکر کا حکم اس لئے کرتے ہین کہ بعضے مقصد ہین جو ذکر کے سوا سے پورے نہین ہوتے ان مقصدون

تعین آن مقاصد فرمایند۔ خامسًا بعرض اقدس مے رساند کہ بعضے طالبان اظہار

کے نام تحریر فرماوین ۔ پانچوین عرض حضور مین یہ ہے کہ بعض طالب اجازت تعلیم طریقہ

طلب تعلیم طریقہ مے کنند لیکن در لقمہ احتیاط نمے توانند کرد با وجود بے احتیاطی

لوگون کو بیعت کرنے کی مانگتے ہین لیکن حلال کے لقمہ کی کوشش نہین کرسکتے باوجود بے احتیاطی

حضور و نحوی استغراق پیدا مے کنند و اگر تاکید در لقمہ کردہ مے شود از سستی

کے حضور اور کچھ استغراق حاصل کر لیتے ہین اور اگر لقمہ حلال کی تاکید کی جاوے تو سستی سے بالکل

ترک طلب کلی مے کنند درین باب چہ حکم است و بعضے دیگر ہستند کہ مجرد

طلب کو ترک کر دیتے ہین اس بارہ مین کیا حکم ہے اور بعضے دوسرے ہین جو صرف اس سلسلہ بزرگ من طریق

اتصال باین سلسلہ شریفہ بطریق ارادہ مے خواہند بے آنکہ در سلسلہ تعلیم ذکر کہ مشغول

ارادت کے اتصال چاہتے ہین بغیر اسکے ذکر سیکھنے کی خواہش کرین

این قسم اتصال ہم مجوز ہست یا نہ و اگر مجوز است طریق آن چیست زیادہ گستاخی

اس قسم کا اتصال بھی جائز ہے یا نہ اور اگر جائز ہے تو طریقہ اس کا کیا ہے - زیادہ دلیری

بے ادبی تمام است ؛

کرنا پوری بے ادبی ہے ؛

مکتوب ہشتم در بیان احوالیکہ بہ بقا و صحو تعلق دارند - بہ پیر بزرگوار

آٹھوان مکتوب بیان اُن حالات مین جو بقا اور ہوشیاری کے ساتھ تعلق رکھتے ہین اپنے

نوشتہ اند عریضہ داشت کمترین بندگان احمد آنکہ از ان زمان کہ بہ صحو

پیر بزرگوار کو لکھتے ہین عرضی سب غلامون سے کمتر احمد کی یہ ہے کہ جس زمانہ سے ہوشیاری مین

آوردہ بودہ اند و بقا بخشیدہ اند علوم غریبہ و معارف نادرہ غیر متعارفہ بتواتر و

لائے ہین اور بقا بخشا ہے عجائب علم اور عجیب عجیب معرفتین جو کبھی نہ دیکھی نہ سنی تھین پے در پے

توالی فایض و وارد اند اکثر آنہا بہ بیان مرقوم و اصطلاح متداول شان موافقت

اور متواتر نازل اور وارد ہوتی ہین اکثر وہ لکھنے مین آسکتی ہین نہ لوگون کی مشہور اصطلاح سے اُن کی کچھ مناسبت ہے

ندارند ہر چہ از مسئلہ وحدت وجود و توابع آن گفتہ اند در اوایل آن حال مشرف

جو کچھ وحدت وجود کے مسئلہ سے اور اُس کے متعلق لوگون نے بیان کیا پہلے پہل اُس حال کے ساتھ مجھے بزرگی

ساختہ اند و شہود وحدت در کثرت میسر سید از آن مقام بدرجات بالا بردند

نصیب ہوئی اور شہود وحدت کی کثرت مین حاصل ہو رہی تھی اُس مقام سے بلند درجون پر لے گئے اور رنگا

رنگ انواع علوم درین ضمن افادہ فرمودہ اند اما مصداق آن مقامات و معارف

رنگ علوم اُسکے اندر حاصل ہوئے لیکن اُن مقامات اور معارف کا مصداق قوم کے کلام

از کلام قوم یافتہ نے شود و اشارات و رموز اجمالیہ در کلام شریف بعضے از بزرگان

سے کھلے طور پر نہیں پایا جاتا اور اشارتیں اور اجمالی رمزیں اُن بعضے بزرگون کے کلام شریف میں

اینہا ست لیکن گواہ عدل بر صحت آنہا موافقت ظاہر شریعت و اجماع علما

ہیں لیکن سچی گواہ ان کی صحت پر ظاہر شریعت کی موافقت اور اجماع علماے اہل

اہل سنت است و ہیچ چیزے مخالفت بظاہر شریعت غرا ندارند و ہیچ

سنت کا ہے کسی چیز میں ظاہر شریعت روشن کے مخالفت نہیں رکھتے اور کچھ موافقت

موافقت بکلام و اصول معقولہ آنہا ندارند بلکہ از علماے اسلام جماعہ کہ مخالفت

جھگڑوں اور اُن کے قواعد معقولہ سے نہیں رکھتے بلکہ علماے اسلام سے جو جماعت کہ مخالفت

بر اہل سنت دارند با اصول آنہا نیز موافق نیست استطاعت مع الفعل منکشف

اہل سنت سے رکھتے ہیں اُن کے اصول سے بھی موافق نہیں استطاعت مع الفعل کا مسئلہ حل

شدہ است بیش از فعل قدرتے ندارد قدرت بمقارنت فعل مے بخشند و تکلیف

ہو گیا فعل تقدیر سے زیادہ کوئی قدرت نہیں رکھتا مقارنت فعل پر قدرت بخشتے ہیں اور سلامت

بر سلامت اسباب و اعضا مے دہند کما قررہ علماء اہل السنۃ درین مقام خود را

اسباب اور اعضا پر تکلیف دیتے ہیں جیسا کہ علماے اہل سنت کے نزدیک مقرر ہے اس مقام میں

بر قدم حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس مے یابد ایشان درین

خاکسار اپنے آپ کو حضرت خواجہ نقشبند (خداوند اُنکے بھید کو مقدس کرے) کے قدم پر پاتا ہے وہ اس

مقام بودہ اند و حضرت خواجہ علاء الدین را نیز ازین مقام نصیبے ہست و از

مقام میں تھے اور حضرت خواجہ علاء الدین کو بھی اس مقام سے حصہ ملا ہے اور اس

بزرگان این سلسلہ علیہ حضرت خواجہ عبدالخالق اند قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس

بزرگ سلسلہ کے بزرگون سے حضرت خواجہ عبدالخالق قدس اللہ سرہ العزیز ہین

و از مشائخ ماتقدم حضرت خواجہ معروف کرخی و امام داؤد طائی و حسن بصری

اور اگلے بزرگون سے حضرت خواجہ معروف کرخی اور امام داؤد طائی اور حسن بصری

و حبیب عجمی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم المقدسہ اند حاصل این ہمہ کمال بُعد و بیگانگی

اور حبیب عجمی خدا ان سب کے پاک بھیدون کو مقدس کرے گذرے ہین حاصل اس تمام کا [illegible] دوری اور

است کار از معالجہ گذشتہ تا زمانیکہ حجب بسند ول بودہ اند سعی در استتمام

بیگانگی ہے کام علاج سے گذر گیا جب تک پردے پڑے ہوئے تھے کوشش ان کے [illegible]

گنجائش رفع آنہا داشت اکنون بزرگی او حجاب اوست [illegible]

اٹھانے کی امید ہوسکتی تھی اب بزرگی اُس کی اُس کا حجاب ہے [illegible] اس کا

تھا و لا مراق مگر کمال بیگانگی و بے مناسبتی را وصل و اتصال نام نہادہ

طبیب ہے اور نہ منتر والا مگر کمال بیگانگی اور بے مناسبتی کو وصل و اتصال نام رکھ [illegible]

اند ہیہات ہیہات ہمان بیت یوسف زلیخا موافق حال است بیت

افسوس افسوس یہ بیت یوسف زلیخا کا موافق حال کے ہے [illegible]

در افگندہ دف این آوازہ از دوست * کز و بر دست دف کوبان بود پوست

دف نے یہ آوازہ دوست کی طرف سے ڈالا ہوا تھا کہ اُس سے دف بجانیوالون کے ہاتھ میں چمڑا [illegible]

شہود کجاست و شاہد کیست و مشہود چیست خلق را روے کسے ننماید [illegible]

شہود کہان ہے اور شاہد کون ہے اور مشہود کیا ہے خلقت کو کب منہ دکھاتا ہے [illegible]

خود را بندہ مخلوق غیر قادر میداند وہمچنین تمام عالم را و خالق و قادر حق عزّوجل را

اپنے آپ کو بندہ مخلوق غیر قادر جانتا ہے اور ایسا ہی تمام جہان کو اور خالق قدرت والا خدا اند تعالی کو

میداند بغیر این ہیچ نسبت اثبات نمے کند غیبت و مرئیت خود کجا در آئینہ در آید و علما

جانتا ہے سوا اسکے کچھ نسبت ثابت نہین کرتا غیبت اور مرئیت خود کہاں شیشہ مین سما سکتی ہے اور

ظاہر اہل سنت ہرچند در بعضے اعمال مقصر باشند اما جمال درستی عقاید ایشان در

علما ظاہر اہلسنت ہرچند بعضے اعمال مین سزاوار ہونے ہیں لیکن خوبصورتی ان کی درستی عقاید کی ذات اور

ذات وصفات انقدر نورانیت دارد کہ آن تقصیر در جنب آن مضمحل و ناچیز در نظر

صفات مین اس قدر نورانیت رکھتی ہے کہ وہ تقصیر اُس کے پاس نابود اور ناچیز دکھائی دیتی

مے آید و بعض متصوفہ با وجود ریاضیات و مجاہدات چون در صفات و ذات

ہے اور بعضے صوفی با وجود ریاضتون اور نفس کُشیون کے جبکہ ذات وصفات باری تعالی مین

انقدر درستی عقیدہ ندارند آن جمال در ایشان یافتہ نمے شود و محبت علما و طلبا

اسقدر عقیدہ صاف نہین رکھتے وہ جمال ان مین پایا نہین جاتا اور محبت علما اور طالب علمون

علوم بسیار پیدا شدہ روش ایشان خوش مے آید و آرزو دارد کہ در جرگہ ایشان باشد

کی بہت پیدا ہوی ہے اُن کا طرز طریقہ اچھا لگتا ہے اور آرزو رکھتا ہون کہ اُنکے گروہ مین ہو جاؤن

و تلویح را از مقدمات اربعہ بطالب علمے مباحثہ مے کند و ہدایہ فقہ نیز مذکور

اور تلویح کو مقدمات اربعہ سے ایک طالب علم کے ساتھ تکرار کرتا ہون اور ہدایہ فقہ کا بھی پڑھایا جاتا

مے شود و در معیت و احاطہ علمی با علما شریک ست و ہمچنین حق سبحانہ را نہ عین

ہے اور ہمراہی اور احاطہ علمی مین ساتھ علما کے شریک ہے اور ایسا ہی خداوند پاک کو نہ عین

عالم میداند و نہ متصل عالم و نہ منفعل و نہ با عالم و نہ جدا از عالم و نہ محیط و نہ ساری و ذات

عالم جانتا ہے اور نہ متصل عالم کے اور نہ جدا اور نہ ساتھ جہان کے اور نہ جدا جہان سے اور نہ گھیرنے والا اور

و صفات و افعال را مخلوق او میداند نہ آنکہ صفات انہا صفات اوست

نہ اس میں پیٹھنے والا اور نہ الون ... صفتون اور فعلون کو اسکو بنایا ہوا جانتا ہون نہ یہکہ اُن کی صفتین اُسکی صفتین ہین

و افعال اینہا افعال او بلکہ در افعال مؤثر قدرت او را مے داند قدرت مخلوقات را

اور اُن کے فعل اُسکے فعل ہین بلکہ فعلون مین اُسکی قدرت کو مؤثر جانتا ہون مخلوقات کی قدرت کو

تاثیرے نمے داند کما ھو مذھب العلما المتکلمین ہمچنین صفات سبعہ را موجود

کچھ تاثیر نہین جانتا جیسا کہ مذہب علما متکلمین کا ہے اور ایسا ہی سات صفتون کو موجود جانتا

میداند و حق سبحانہ و تعالی را مرید میداند و قدرت را بمعنی صحت فعل و ترک

ہون اور خداوند پاک کو ارادہ کرنے والا سمجھتا ہون اور قدرت کو ساتھ معنی صحت فعل کے اور ترک کے

بہ یقین و تصور مے نماید نہ بمعنی ان شاء فعل وان لم یشاء لم یفعل کہ شرطیہ

بالیقین کے تصور کرتا ہون نہ ساتھ ان معنون کے کہ اگر اُس نے چاہا ہو گیا اور اگر نہ چاہے نہین ہوتا کیونکہ دوسرا

ثانی ممتنع باشد کما قال الحکما و بعض الصوفیۃ زیرا نکہ این سخن با یجاب میکشد

شرطیہ ممتنع ہے جیسا کہ حکما اور بعض صوفیہ نے کہا ہے اس لئے کہ یہ سخن ایجاب کی طرف کھینچتا ہے اور

و موافق اصول حکماء است و مسئلہ قضا و قدر را بطور علماے داند فللمالک

موافق قواعد حکما کے ہے اور مسئلہ قضا و قدر کو بطور علما کے جانتا ہون پس مالک کے

ان یتصرف فی ملکہ کیف یشاء و قابلیت و استعداد را ہیچ دخل نمے دہد

اختیار مین ہے کہ اپنے ملک مین جس طرح چاہے تصرف کرے اور قابلیت و استعداد کو مین کچھ دخل نہین دیتا

کہ با یجاب مے کشد وھو سبحانہ فعال لما یرید علی ہذا القیاس چون عرض حال

کیونکہ ایجاب کی طرف کھینچتا ہے اور وہ خداوند پاک جو چاہتا ہے کرتا ہے اسی قیاس پر جبکہ حال کا عرض کرنا

از جملہ ضروریات است بنا بران بجرأت آن گستاخی نمودہ۔ بندہ باید کہ حد خود داند۔

نہایت ضروری تھا اسلئے اسکی جرأت پر دلیری کی غلام کو چاہئے کہ اپنی حد نگاہ رکھے۔

مکتوب نہم در بیان احوال کہ بمقام فرود آمدن مناسبت دارند

نوان مکتوب اُن احوال کے بیان مین جو اُترنے کے مقام سے مناسبت رکھتے ہین

بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند عرضداشت مدبر سیاہ رو و مقصر بدخو

یہ بھی اپنے پیر بزرگوار کو لکھا ہے عرضی بدبخت سیاہ رو و تقصیروار گناہگار بدخو

مغرور وقت و حال مفتون وصل و کمال کارش ہمہ فرمان برداری مولی است

جو مغرور وقت اور حال کا اور وصل کا کھایا ہوا وصل اور کمال کا ہے کام اُسکا تمام فرمانبرداری مولی کی ہے

و عملش ہمہ ترک عزیمت و اولی است نظر گاہ خلق را آراستہ و منظر

اور عمل اسکا سب چھوڑنا ارادہ کی پختگی اور بہتر کام کا ہے لوگون کی نظر گاہ کو سنوارا ہوا اور خداوند

حق تعالی و تقدس خراب ساختہ ہمتش مقصور بظاہر آرای است و باطنش از ین

تعالی اور مقدس کی نظر گاہ یعنی دل کو خراب کیا ہوا ہمت اُسکی ظاہر کی آرایش پر بند ہے اور باطن اسکا اس

رہگذر ہموارہ برسوائی است قال او منافی حال اوست و حال او مبنی بر خیال

طرف سے ہمیشہ خوار ہے مُنہ کی بات اُس کے حال کے مخالف ہے اور حال اسکا خیال پر مبنی

او از ین خواب و خیال چہ آید و از ین قال و حال چہ کشاید ادبار و خسارت نقد

ہے اس خواب و خیال سے کیا حاصل اور اس قال اور حال سے کیا نفع ہو سکتا ہے بدبختی اور ٹوٹا حاصل ہے اور

ونخوت است وغباوت وضلالت برکف دست مبدا رفساد وشرارت است ومنشا

تند ذہنی اور گمراہی ہاتھ کی ہتھیلی پر فساد اور شرارت کا مبدا ہے اور ظلم و گنہگاری کا سرچشمہ

ظلم ومعصیت بالجملہ عیوب مجسمہ است و ذنوب مجتمعہ خیرات او لایق لعن ورد

حاصل کلام سراسر گناہون سے مجسم اور عیبون کا مجموعہ ہے اور اس کی بھلائیان لایق لعنت اور رد کے

وحسنات او شایان طعن وطرد رُبَّ تَالٍ لِلْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ یَلْعَنُهٗ درحق او گواہ

اور اسکی نیکیان لایق طعن اور ہٹانے کے بہت قرآن کے پڑھنے والے اور قرآن انکو لعنت کرتا ہے انکے حق مین

عدل است وَکَمْ مِنْ صَائِمٍ لَیْسَ لَهٗ مِنْ صِیَامِهٖ اِلَّا الظَّمَأُ وَالْجُوْعُ درشان او

سچا گواہ ہے اور بہت روزہ دار ہین کہ انکو اپنے روزہ سے سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ حاصل نہین اسکی شان

شاہد صادق نُزُوْلُ بَلَاءٍ کَانَ عِنْدَ حَالِهٖ وَمَنْزِلَتِهٖ وَکَمَالِهٖ وَدَرَجَةُ اسْتِغْفَارِهٖ

مین یہ شاہد ہے بس بلا کی ہے واسطے اسکے جسکا یہ حال اور یہ منزل اور یہ کمال ہو اور اسکی استغفار کا رتبہ یہ ہے

ذَنْبٌ کَسَائِرِ الذُّنُوْبِ بَلْ اَشَدُّ وَتَوْبَةٌ مَعْصِیَةٌ کَسَائِرِ الْمَعَاصِیْ بَلْ اَقْبَحُ

کہ وہ بھی ایک گناہ ہے مثل باقی گناہون کے بلکہ اس سے بھی شدید تر اور گناہون سے توبہ اسکی مثل باقی

کُلُّ مَا یَفْعَلُهُ الْقَبِیْحُ قَبِیْحٌ مصداق این سخن است ؎ زگندم جوز جو گندم

گناہون کے ہے بلکہ بدتر آدمی جو کچھ کرتا ہے برائی کرتا ہے اس سخن کا مصداق ہے (ترجمہ) گیہون سے جو اور جو سے گیہون پیدا

نیاید۔ مرض او ذاتی است علاج نے پذیرد و دوائے او اصلی است قبول دوا

نہین ہوتی۔ بیماری اسکی ذاتی ہے علاج قبول نہین کرتی اور مرض اسکی اصلی ہے دوا کو قبول نہین کرتی

نے کند مَا بِالذَّاتِ لَا یَنْفَكُّ عَنِ الذَّاتِ ؎ سیاہی از حبشی کے رود کہ خود رنگ است

جو چیز ذاتی ہو وہ ذات سے دور نہین ہو سکتی (ترجمہ) سیاہی حبشی کی کب جاتی ہے کہ وہ اسکا رنگ اصلی ہے

چہ توان کرد وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ آرے خیر محض با شر

کیا کیا جاسے اور نہیں ظلم کیا اُنپر خدا نے ولیکن وہ تھے اپنے نفسوں پر آپ ظلم کرتے ۔ ہان خیر محض کے مقابلہ پر

محض مے باید تا حقیقت خیریت بظہور آید وَتَتَبَيَّنُ الْاَشْيَاءُ بِضِدِّهَا آنجا کہ خیر و

شر محض چاہیئے تا حقیقت بھلائی کی ظاہر ہو اور چیزین اپنی ضدون سے ظاہر ہوتی ہین جس جگہ کہ بھلائی

کمال مہیا بود شر و نقص در میبایست حسن و جمال را آئینہ درکار است و آئینہ نمے

اور کمال ہو شر اور نقص بھی ہونا چاہیئے حسن اور جمال کے لئے آئینہ درکار ہے اور آئینہ نہیں ہوتا

باشد مگر در مقابل شے پس لاجرم خیر را شر و کمال را نقص آئینہ آمد پس در ہر چہ

مگر کسی چیز کے مقابل پر پس ضرور خیر کے لئے شر اور کمال کے لئے نقص آئینہ ہے پس جس مین

نقص و شرارت بیشتر نماید خیر و کمال زیادہ تر ظاہر شود عجائب کار و بار است

نقص اور شرارت زیادہ دکھاوین خیر اور کمال زیادہ تر ظاہر ہوتا ہے عجائب کار و بار ہے

این ذم معنی مدح پیدا کردہ درین شرارت و نقصان محل خیر و کمال گشت پس

کہ اس بدگوئی نے معنی مدح کے پیدا کئے ہین اس شرارت اور نقصان مین بھلائی اور کمال کا مقام ہے

لاجرم مقام عبدیت فوق جمیع مقامات باشد چہ این معنی درین مقام عبدیت

پس ضرور عبدیت و خاکساری کا مقام تمام مقامات سے بلند تر ہوگا کیونکہ یہ معنی عبدیت کے مقام مین

اتم و اکمل است محبوبان را باین مقام مشرف مے سازند محبان بذوق شہود

پورے اور کامل ہین محبوبون کو اس مقام مین مشرف کرتے مین محب شہود کی ذوق سے لذت پاتے

متلذذ اند التذاذ در بندگی و انس آن مخصوص بہ محبوبان است انس محبان بمشاہدہ

ہین اور بندگی مین لذت اور انس اسکے ساتھ انس محبوبون کے ساتھ مخصوص ہے محبون کا انس جو ہے

آخر جذبہ بتبعیہ است اما داخل زمرہ محبان است بواسطہ عارض معنی محبوبیت پیدا شدہ است

آخر جذبہ حاصل ہے لیکن گروہ محبان مین داخل ہے عارض کے وسیلہ سے محبوبیت کے معنی پیدا کئے ہوے ہین

وھو لا یکفی فیہ و آن عارض تزکیہ و تصفیہ است و در بعضے متدیان اتباع آن

اور وہ اس مین کافی نہین اور وہ عارض تزکیہ اور تصفیہ ہے اور بعضے متدیون مین رسول اکرم کا اتباع اگرچہ

سرور ولو بالجملہ باعث حصول آن معنی بالجملہ است بلکہ در منتہی ہم اتباع است و بس

مجمل ہو ان مجمل معنون کے حصول کا باعث ہے بلکہ منتہی مین بھی اتباع ضروری ہے اور بس

و در محبوبان ظہور آن معنی ذاتی فضلی نیز وابستہ باتباع آن سرور است علیہ الصلوٰۃ

اور محبوبون مین ظہور اُن معنون ذاتی فضلی کا بھی متعلق ساتھ تابعداری حضرت رسول اکرم کے اپنر خدا کی

والسلام والتحیۃ بلکہ گویم آن معنی ذاتی ہم بواسطہ مناسبت ذاتیہ آنحضرت است

رحمتین اور سلام نازل ہون) ہے بلکہ مین کہتا ہون وہ معنی ذاتی بھی ساتھ وسیلے مناسب ذاتیہ آنحضرت کے ہے

علیہ الصلوٰۃ والسلام و اسمیکہ رب اوست مناسب اسمیکہ رب آنحضرت علیہ

اُنپر خدا کی رحمت اور سلام ہو اور جو اسم رب اسکے کا ہے مناسب اُس اسم کے جو رب رسول اکرم کا اسپر رحمت

الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ واقع شدہ است در حق این خصوصیت و ازانجا این

اور سلام نازل ہو واقع ہوا ہے اس خصوصیت کے حق مین اور اس جگہ سے یہ سعادت

سعادت اکتساب کردہ است واللہ سبحانہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

حاصل کی ہے اور خداوند پاک بہتر جاننے والا ساتھ صواب کے اور طرف اسکے رجوع اور آب

واللہ یحق الحق وھو یہدی السبیل ٭

ہے ۔ اللہ حق کو ثابت کرتا ہے اور وہی راہ دکھائیگا ۔

مکتوب دہم در حصول قرب و بُعد و فرق و وصل بمعانی غیر

دسوان مکتوب حصول کتب اور دوری اور جدای اور وصل کے بیان مین ساتھ معنون

متعارفہ بہ بعضے علوم مناسب آن نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند

غیر مشہورہ کے بعض علوم مناسب اُسکے ساتھ یہ بھی اپنے پیر بزرگوار کو لکھا ہے

عرضداشت احقر الخدمہ آنکہ مدتے ہست کہ از احوال خدمہ آن عتبہ علیہ اطلاع ندارد

عرضی کمترین خادمون کی یہ ہے کہ مدت ہوئی دربار عالی کے خادمون کے احوال سے کچھ اطلاع

نگران ہست ؎

نہین انتظار لگ رہی ہے۔ (ترجمہ)

نہ عجبے نیست اگر زندہ شود جان عزیز + چون از آن یار جدا ماندہ پیامے برسد

کچھ تعجب نہین اگر جان عزیز زندہ ہو جاے - جب اِس بچھڑے ہوے یار سے پیغام پہونچے

میداند کہ شایان دولت حضور نیست ع این بسکہ رسد ز دور بانگ جرسم

جانتا ہے کہ لایق دولت حضور کے نہین یہی کافی ہے کہ دور سے مجھے جرس کی آواز پہنچ جاے

عجائب کاروبار است کہ نہایت بُعد را قرب نامیدہ اند و غایت فراق را

عجائب کاروبار ہے کہ نہایت دوری کا نام قرب رکھتے ہین اور نہایت جدای کو وصل

وصل گفتہ اند گویا فی الحقیقت درضمن این اشارت بہ نفی قرب و وصال کردہ اند شعر

کہتے ہین گویا درحقیقت اِس بات کے اندر قرب اور وصال کی نفی کی طرف اشارہ ہے (ترجمہ)

کَیْفَ الْوُصُوْلُ اِلٰی سُعَادَ وَدُوْنَهَا + قُلَلُ الْجِبَالِ وَ دُوْنَهُنَّ حُیُوْفٗ

معشوقہ کی طرف پہنچنا کس طرح ہو سکے حالانکہ اُسکے راہ مین بلند چوٹیان والے پہاڑ اور انکے پیچھے خوفناک اور پیچ پیچ پہاڑی درے ہین

پس حزن ابدی و فکر دائمی لاجرم دامنگیر آمد مراد را نیز آخر الامر بارادہ مرید میباید

پس ہمیشہ کا غم اور دائمی فکر اسی واسطے دامنگیر ہے مراد کو بھی آخر کار ارادہ کے ساتھ مراد ہونا چاہیے

شد و محبوب را بمحبت محب مے باید گشت آنسرور دین و دنیا علیہ من

اور محبوب کو محب کی محبت سے محب ہو جانا چاہیئے وہ دین و دنیا کا سردار او سپر خدا کی

الصلوۃ اکملہا ومن التحیات افضلہا باوجود مقام مرادیت و محبوبیت از

پوری رحمتیں اور بہترین سلام نازل ہوں باوجود مقام مرادیت اور محبوبیت محبوبوں سے

محبین آمد و از مریدین گشت لاجرم از حال او چنین خبر دادہ اند کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

ہو گئے تھے اور مریدین بن گئے تھے اسی لئے ان کے حال سے یوں روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

مُتَواصِلُ الحُزنِ دَائِمُ الفِکرِ و آنسرور فرمودہ علیہ الصلوۃ والسلام مَا اُوذِیَ نَبِیٌّ

وسلم کہ ہمیشہ غمناک اور دائم فکر میں رہتے تھے اور آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کسی نبی کو ایسا دکھ

بِمِثلِ مَا اُوذِیتُ محبان بار محبت توانند کشید و محبوبان را تحمل این بار دشوار است

نہیں جیسا دکھ میں اٹھایا ہے محب تو محبت کا بوجھ اٹھا سکتے ہیں اور محبوبوں کو اس بوجھ اٹھانا مشکل ہے

و این قصہ پایانے ندارد و قِصَّۃُ العِشقِ لَا انقِضَاءَ لَہَا حامل عرضداشت شیخ

اور یہ قصہ انتہا نہیں رکھتا اور عشق کے قصہ کا کوئی ختم نہیں عرضی کا لانے والا شیخ

الٰہ بخش نحوی از جذب و محبت کہ دارد با ابرام چند کلمہ بخادمان الشان نویسانیدہ

اللہ بخش نحوی جذبہ اور محبت سے جو رکھتا ہے دلیری کر کے چند کلمے حضور کی خدمت میں لکھوائے ہیں

الغرض کہ شوق ملازمت ظاہر ساختہ متوجہ آن حدود گشتہ است اول بعضے

الغرض ملاقات کی شوق ظاہر کر کے خدمت شریف میں روانہ ہوا ہے پہلے کچھ ارادت

ارادہ ما ظاہر ساخت چون درآن باب ازین حقیر تقاعد مفہوم گردید و ملاقات براضی شدہ

ظاہر کرتا تھا جب اس بارے مین خاکسار کی طرف سے غفلت معلوم ہوئی تو طرف ملاقات پر راضی

چند کلمہ نوشیانیدہ زیادہ گستاخی از ادب دور است ٭

ہوکر چند کلمے لکھوائے ہین زیادہ گستاخی ادب سے دور ہے ٭

مکتوب یازدہم در بیان بعضے کشوف و حصول مقام بدین

لکھا ہوا یہ مکتوب بعضے کشفون کے بیان مین اور حاصل ہوا یہ اپنے عیب

قصور خود و متہم داشتن خود را در جمیع اعمال و اقوال و ظہور

دیکھنے کا اور اپنے آپ کو تہمت لگانا ہر ایک عمل اور قول مین اور

سہ کلام شیخ ابو سعید ابو الخیر کہ گفتہ است ہیچ نمی ماند اثر

تین کلامون شیخ ابو سعید ابو الخیر کا ظاہر ہونا یہ انہون نے کہا ہے کہ نہین نشان رہتا

کچھ باند و بیان احوال بعضے یاران بہ پیر بزرگوار چنین نوشتہ

اثر باقی رہتا ہے اور بیان احوال بعضے دوستون کا اپنے پیر بزرگوار کو اس طرح لکھتے ہین

آنکہ عرضہ داشت کمترین بندگان احمد آنکہ مقامیکہ سابقاً خود را در آن دیدہ بود

عرضی کمترین غلامون سے احمد کی یہ ہے جس مقام مین آگے اپنے آپ کو دیکھتا تھا

چون حسب الامر العالی باز ملاحظہ نمود عبور خلفائے ثلثہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم

جب موافق حکم شریف کے پھر دیکھا تو تینون حضرت کے خلیفون کا گذر ان بزرگوارون کی رضامندی

در آن مقام بنظر آمد با آنچون مقام و استقرار و انجانب است در زمرہ اولی بنظر در آمد

ہو اس مقام مین نظر آیا لیکن جب وہان مقام اور ٹھہراؤ اصل تھا پہلی دفعہ بزرگ نظر مین آئے

چنانکه از ایمۂ اہلبیت غیر از امامین و امام زین العابدین رضی اللہ تعالی علیہم اجمعین در آن مقام استقرار

جیساکہ اماماں اہل بیت سے سواے امام حسن و حسین صاحبان اور امام زین العابدین کے خداوند تعالی ان سب سے راضی ہو

و اثبات ندارد لیکن عبورے در آن واقع شدہ است بدقت نظر میتوان یافت و آنکہ اول

اُس مقام مین کوئی ٹھہر نہین سکتا لیکن وہان سے گذر جانا واقع ہوا ہے جو باریک نظر سے معلوم ہو سکتا ہے جو وقت پہلے

خود را در آن مقام نامناسب می دید بے مناسبتی دو نوع است یکے آنکہ بواسطہ عدم ظہور طریقے

تو اپنے آپ کو اُس مقام مین نامناسب دیکھتا تھا بے مناسبتی دو قسم کی ہے ایک یہ کہ کوئی رستہ نہ ملنے کے سبب سے

از طرق طاری میشود و چون راہے باو نمودند آن بے مناسبتی برطرف میشود دیگر بے مناسبتی

واقع ہو جاتی ہے اور جب سالک کو کوئی راہ دکھا دین تو وہ بے مناسبتی دور ہو جاتی ہے دوسری بے مناسبتی

مطلق است کہ بہیچ وجہ قابل زوال نیست و راہہا کہ موصل آن مقام اند کہ ثالث ندارند یعنی در

مطلق ہے جو کسی وجہ سے دور ہونے کے لائق نہین اور رستے جو اُس مقام تک پہنچاتے ہین وہی ہین تیسرا کوئی

نظر و راے آن دو طریق طریق دیگر ظاہر نمیشود یکے دید نقص و قصور و سیات خود در امتہم

نہین یعنی نظر مین سواے اُن دو رستون کے دوسرا کوئی راہ ظاہر نہین ہوتا ایک اپنے عیبون اور نقصون کی شناخت اور

داشتن در خیرات با قوت جذب دیگر صحبت شیخ مکمل مجذوب بے سلوک تمام کردہ حق سبحانہ و

دوسرا اپنی نیکیون کو تہمت ناک کرنا بھلائیون مین ساتھ قوت جذب کے دوسرا صحبت مرشد کامل مجذوب کی جسنے سلوک تمام کیا ہو خداوند

تعالی بطفیل عنایت حضرت ایشان طریق اول را بقدر استعداد عنایت فرمودہ است ہیچ عملے از

تعالی بطفیل عنایت حضور کے پہلا رستہ تو بقدر لیاقت کے عنایت فرمایا ہے کوئی عمل بھلائی کے عملون

اعمال خیر بوقوع نمے آید مگر آنکہ خود را در آن عمل متہم میسازد بلکہ تا زمانہ کہ بوجوہ تہمت ننہد

سے صادر نہین ہوتا مگر اُس مین اپنے آپ کو تہمت ناک کرتا ہون بلکہ جبتک کئی وجہون سے تہمت نہ رکھون

بیقرار و بے آرام میباشد نزد خود چنان میداند کہ ہیچ عملے از وے صادر نشود کہ قابل کتابت ملائکہ

قرار اور آرام نہین آتا اپنے نزدیک یہ خاکسار ایسا جانتا ہے کہ کوئی عمل اس سے ایسا واقع نہین ہوا جو داہنی طرف کے

یمین باشد و میداند کہ صحیفہ یمین از اعمال خیر خالی است و کتبۂ آن معطل و بیکار اند خود ثنا یان آنحضرت

فرشتونکے لکھنے کے لائق ہوا و جانتا ہی کہ داہنے ہاتھ کا صحیفہ نیک عملونسے خالی ہی اور اسکے کاتب بیکار بیٹھے ہین بھلا وہ درباخداوندی

جل و علا کے بودہ باشد و ہر کہ در عالم است حتی کہ کافر فرنگ و ملحد زندیق از خود بوجوہ بہتر میداند

جلشانہ کے کب لایق ہوسکتا ہے اور جو کوئی جہان مین ہے یہانتک کہ فرنگی کافر اور گمراہ بیدین سبکو اپنے آپ سے ہر کسی طرح سے بہتر جانتا ہون

و بدترین ہمہ اینہا خود را مے انگارد و جہ جذبہ ہر چند بتمامی سیر الی اللہ تمام شدہ بود اما بعضے از

اور اپنے آپکو ان سب سے برا خیال کرتا ہون جذبہ کیطرف ہر چند سیر الی اللہ کی منزل ساری تمام ہوگئی تھی لیکن بعضے لوازم

لوازم و توابع آن ماندہ بود کہ در ضمن فنائیکہ در مرکز مقام سیر فی اللہ واقع شدہ بود تمام شدند و

اور توابع اسکے رہ گئے تھے وہ اُس فنا کے ضمن مین جو مقام سیر فی اللہ کے مرکز مین واقع ہوا تھا تمام ہوگئے اور اُس فنا کے

احوال آن فنا را در عرضداشت سابق بتفصیل نوشتہ است و میباید کہ حضرت خواجہ احرار

حالات کو پہلی عرضی مین مفصل لکھ چکا ہون اور حضرت خواجہ احرار نے کہ اس منزل کے ختم

کہ نہایت این کار را فنا گفتہ اند ہمان فنا بودہ باشد کہ بعد از تجلی ذات و تحقق سیر فی اللہ متحقق

کا نام فنا فرمایا ہے ہوسکتا ہے کہ وہی فنا ہو جو تجلی ذات اور سیر فی اللہ حاصل ہونے کے بعد ثابت

شدہ و فنا را ارادت ہم از جملہ شعب ہمان فنا است ع ہیچکس را تا نگردد او فنا نیست رہ در

ہوا اور فنا کی ارادت بھی اُسی فنا کی شاخون مین سے ہے (ترجمہ) کسی شخص کو جبتک وہ فنا نہو۔ درگاہ کبرائی

بارگاہ کبریا۔ و نامناسبان آن مقام ہم کہ دو طائفہ اند در نظر اند جماعہ متوجہ آن مقام و جویای طریق

مین راہ نہین ملتا۔ اور اس مقام کے نالائق بھی جو دو گروہ ہین نظر مین ہین ایک جماعت اُس مقام کی متوجہ اور اس مقام کو پہنچنے کا

وصول آن ندو طائفہ دیگر ہیچ التفات توجہ بآن مقام ندارند و توجہ حضرت ایشان بطریق دوم از طرق

رسیدہ نمائش کر رہے ہیں دوسرا گروہ کچھ دھیان اور توجہ اس مقام کی نہیں رکھتے اور حضور کی توجہ دوسرے طریق سے اس مقام پر

وصول آن مقام بیشتر ظاہر شود و مناسبت ہمان طریق بنماید چون از جانب حضرت ایشان مامور بود امتثالاً

پہنچنے پر کسی راستوں سے زیادہ ظاہر ہوتی ہے اور مناسبت ہوا سی راستہ دکھاتی تھی جیسا کہ حضور کی طرف سے حکم تھا حکم بجالانے

للامر بعضے امور جرأت و گستاخی نمودہ الا سر جاہل احمد ہا پیشہ کہ ہستم ہستم ثانیاً معروض آنکہ

کے واسطے بعض کاموں میں جرأت اور دلیری کی ورنہ میں وہی پرانا احمد ہوں جو ہوں۔ دوسرا یہ عرض ہے کہ

در اثنائے ملاحظہ آن مقام مرۃ ثانیہ مقامات دیگر بعضہا فوق بعض ظاہر شدند بعد از توجہ بہ نیاز و شکستگی

اس مقام کے ملاحظہ کے درمیان دوسری دفعہ کئی اور مقامات ایکدوسرے کے اوپر ظاہر ہوئے عجز و نیاز کے ساتھ توجہ کرنے کے بعد

چون از مقام فوق آن مقام سابق رسیدہ شد معلوم شد کہ آن مقام حضرت ذی النورین است و خلفائے دیگر را

جب پہلے مقام سے اوپر والے مقام پر پہونچگیا تو معلوم ہوا کہ یہ مقام حضرت عثمان رضی کا ہے اور دوسرے خلیفوں کو بھی اس مقام

ہم در آن مقام عبورے واقع شدہ است و آن مقام در این مقام ہم مقام تکمیل و ارشاد است و ہمچنین دو مقام

میں گذر واقع ہوا ہے اور یہ مقام اس موقعہ پر بھی مقام تکمیل اور ارشاد کا ہے اور ایسا ہی دو مقام اوپر والے

فوق ہم کہ اکنون مذکور میشوند و بالائے آن مقام مقام دیگر در نظر آمد چون بآن مقام رسیدہ شد معلوم گشت

بھی جو ابھی ذکر کئے جاتے ہیں اور اس مقام پر ایک دوسرا مقام نظر پڑا جب وہاں پہنچنا ہوا تو معلوم ہوا

کہ آن مقام حضرت فاروق است و خلفائے دیگر را ہم در آنجا عبورے واقع شدہ است و فوق آن مقام

کہ وہ مقام حضرت عمر کا ہے اور دوسرے خلیفوں کو بھی وہاں گذر واقع ہوا ہے اور اس مقام کے اوپر مقام حضرت

مقام حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین بآن مقام نیز رسیدہ شد و از مشائخ حضرت خواجہ

صدیق اکبر کا ظاہر ہوا خدا ان سب سے راضی ہو اس مقام میں بھی پہونچنا ہوا اور مشائخ میں سے حضرت خواجہ

نقشبند قدس اللہ سرہ الاقدس را در ہر مقامے باخود ہمراہ مییافت خلفاے دیگر را ہم در آنمقام

نقشبند کو خدا اُن کے بھید مقدس کرے ہر مقام پر اپنے ساتھ پاتا تھا اور دوسرے خلیفون کو بھی ہمقام مین گذر واقع

عبورے واقع شدہ است تفاوت نیست الا در عبور و مقام و مرور و ثبات و بالاے آنمقام مقامے مفہوم

ہوا ہے فرق کوئی نہین مگر گذرنے اور ٹھہرنے اور گذرنے اور ثابت رہنے مین اُسمقام کے اوپر کوئی مقام کھا نہین

نمیشود آلا مقام حضرت رسالت خاتمت علیہ من الصلوۃ اتمہا و من التحیات اکملہا و محاذی مقام

جاتا مگر مقام حضرت خاتم الانبیا کا اُنپر پوری رحمتین خدا کی اور کامل سلام نازل ہون اور مقام حضرت صدیق رضی

حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ مقامے دیگر نورانی بس شگرف کہ ہرگز مثل آن در نظر نیامدہ بود

اللہ تعالے عنہ کے مقابل پر ایک دوسرا مقام نورانی نہایت عجیب کہ ہرگز مثل اُسکی نظر مین نہین آیا تھا

ظاہر شد واندکے ازآنمقام ارتفاع داشت چنانچہ صفہ را از زمین بلند میسازند و معلوم شد کہ

ظاہر ہوا اور اُس مقام سے کچھ قدر اونچا تھا جیسا کہ صفہ کو زمین سے بلند بناتے ہین اور معلوم ہوا کہ وہ مقام مقام

آنمقام مقام محبوبیت است و آنمقام رنگین و منقش بود خود را ہم بانعکاس آنمقام رنگین و منقش

محبوبیت کا ہے اور وہ مقام رنگین اور منقش تھا اپنے آپ کو بھی اس مقام کے عکس پڑنے سے رنگین اور منقش پایا

یافت بعد ازان ہمان کیفیت خود را لطیف یافت و در رنگ ہوا یا قطعہ ابر در آفاق منتشر دید

اس سے بعد اُسی طرح اپنے آپ کو لطیف دیکھا اور ہوا یا بادل کے ٹکڑے کی طرح کنارہ زمین پھیلا ہوا دیکھا

و بعضے اطراف را واگرفت و حضرت خواجہ بزرگ در مقام صدیق اند رضی اللہ تعالی عنہما خود را

اور بعض طرفون کو گھیر لیا اور حضرت خواجہ بزرگ صدیق کے مقام مین ہین خدا ان دونون سے راضی ہو مین اپنے آپکو

در مقام محاذی آن مییابد بکیفیتے کہ معروض شد۔ دیگر ترک اشتغال باین عمل مرضی نمے نماید

اُس مقام کے مقابل پر پاتا ہون جیسا کہ عرض کر چکا ہون۔ دوسرا یہ بات ہے کہ اس شغل کا چھوڑنا پسندیدہ نظر نہین آتا

کیف و حال آنکہ عالم بگرداب ضلالت غرق میشود وکسے کہ در خود قوت بر آوردن از آن گرداب

بھلا کسطرح ہو حالانکہ جہان گمراہی کے بھنور مین غرق ہو رہا ہے اور جو شخص اپنے آپ مین کسیکو اس گرداب سے نکال لینے کی

می یابد چگونہ خود را معاف دارد ہر چند کار دیگر در پیش داشتہ باشد اشتغال باین امر ضروری است و مرضی

قوت پاتا ہے وہ کسطرح بیکار بیٹھ رہے اور انکو نہ نکالے اگرچہ اسکو اور کام بھی درپیش ہون اس کام مین لگا رہنا ضروری اور پسندیدہ

است امّا بشرط آنکہ بعضے از وسواس و ہواجس کہ در اثنائے این عمل رو دہند استغفار را لازم باید

ہے لیکن شرط یہ ہے کہ بعضے وسواسون اور دل کے خطرون سے جو اس عمل کے درمیان ظاہر ہوتے ہین استغفار کو لازم رکھنا چاہیے

داشت بہمین شرط داخل رضا میشود بے ملاحظہ این شرط داخل رضا نمیشود و در تتمہ مے ایستد امّا و راده

اسی شرط سے رضا مین داخل ہوتا ہے اس شرط کے مدنظر رکھنے کے سوا رضا مین داخل نہین ہوتا اور تتمہ مین بیٹھ جاتا ہے لیکن حضرت

حضرت خواجہ نقشبند و حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار قدس اللہ تعالی اسرارہما بے آنکہ این شرط

خواجہ نقشبند کے قاعدہ مین اور نیز حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار کے طریقہ مین خدا ان دونون کے بھید کو مقدس کرے سوا اسبات کے

را ملاحظہ کردہ شود مرضی است و عمل این کمینہ الحال بملاحظہ آن شرط گاہے داخل است و گاہے

کہ اس شرط کو مدنظر رکھے پسندیدہ ہے اور عمل اس ضعیف الحال کا سوائے لحاظ اس شرط کی کبھی ٹھیک ہوجاتا ہے اور کبھی ضائع ہوجاتا ہے دوسرا

در تتمہ مے ایستد دیگر در نفحات در سخنان شیخ ابو سعید ابو الخیر مذکور است کہ عین نمیماند اثر کجا ماند

کتاب نفحات مین شیخ ابو سعید ابو الخیر کے اقوال مین مذکور ہے کہ عین نہین رہتا اثر کہان رہے نہ کچھ باقی چھوڑتا ہے اور

لا یبقی و لا تذر این سخن در اول نظر مشکل نمود کہ حضرت شیخ محی الدین و تابعان ایشان بر آنند کہ زوال

نہ کچھ رہنے دیتا ہے یہ بات اول نظر مین مشکل دکھائی دی کہ حضرت شیخ محی الدین اور انکے تابعدار اسبات پر ہین کہ زوال عین کا جو معلومات

عین کہ معلومیست از معلومات اللہ سبحانہ محالست و الا انقلاب العلم جہلا و چون عین زائل نشود

باریتعالی سے ایک معلوم ہے محال ہے ورنہ علم کا جہل ہوجانا لازم آتا ہے اور جب عین دور نہ ہو

اگر کجا بوده به همین طور ذهن این سخن متمکن شده بود سخن حضرت ابوسعید هیچ حل نمی شد

تو اگر یہاں ہمارے اور اس طور کے ساتھ ذہن میں یہ بات ٹھیری ہوئی تھی سخن حضرت ابوسعید کا کچھ حل نہ ہوتا تھا

بعد از توجه تام حق سبحانه و تعالی این سخن را منکشف ساخت و متحقق گشت که عین می ماند

پوری توجہ کے بعد پروردگار جل شانہ نے اس سخن کو کھول دیا اور ثابت ہوا کہ عین رہتا ہے اور نہ اثر

نه اثر و در خود نیز همین معنی را یافت و هیچ مشکل نماند و مقام این معرفت نیز در نظر

اور اپنے آپ میں بھی یہی معنی معلوم کیے اور کچھ مشکل نہ رہی اور اس معرفت کا مقام بھی نظر آگیا جو بہت

آمد بسیار عالی است فوق مقامات که حضرت شیخ و متابعان الشان فرموده اند این دو سخن

بلند ہے اس مقام سے کہ حضرت شیخ اور ان کے تابعدار فرماتے تھے یہ دو مسئلے ایک دوسرے کے

با یکدیگر هیچ منازعت و جنگ ندارند یکی از جای است و دیگر از جای دیگر

ساتھ کچھ بھی الفت اور نزاع نہیں رکھتے ایک اور جگہ سے ہے اور دوسرا دوسری جگہ سے

به تفصیل نوشتن موجب تطویل و ملال است و ایضاً آنچه حضرت شیخ از دوام

مفصل ہو کر لکھنا سبب لمبائی اور دلگیری کا ہے اور نیز جو کچھ حضرت شیخ نے دوام اس

این حدیث فرموده اند نیز ظاهر گشت که حدیث عبارت از چه چیز بود و دوام آن چه چیز بود

حدیث سے فرمایا ہے وہ بھی ظاہر ہوا کہ حدیث مراد کس چیز سے ہوتی ہے اور دوام اسکا کیا ہوتا ہے

در خود نیز این حدیث دائمی یافت اگرچه از نوادر است و دیگر کتابت اصلا خوش نمی آید

اور اپنے آپ میں بھی یہ حدیث دائمی معلوم کی اگرچہ عجائبات سے ہے دوسرا کتابت ہرگز اچھی نہیں لگتی مگر ..

مگر آنکه ذکر از ترقیات عالیه اکابر که در مقامات واقع شده اند جای ثبت کرده باشند خوش می آید

کتاب میں ان بزرگوں سے عبارات لکھیے جس طرح ملکوں میں لوگوں نے عبارات طے کیے ہیں اعلیٰ لکھی ہے

بخاطر گذرد بعضے از یاران کہ در مقام جذبہ شہود و معرفت پیدا کردہ اند تا غایت

دل پر گذرتا ہے بعضے دوستوں میں سے کہ مقام جذبہ شہود و معرفت کا حاصل کیا ہے ابتک سلوک کی

قدمے در منازل سلوک نہادہ اند شمہ از احوال اینہا معروض میدارد امید است کہ حق

منزلوں میں قدم رکھا ہے تھوڑا سا اُن کے حالات سے عرض کرتا ہے امید ہے کہ خداوند پاک بعد

سبحانہ و تعالیٰ بعد از تمامیت جذبہ بدولت سلوک مشرف گرداند شیخ نور ریحان

تمام ہونے طریقہ جذبہ کے سلوک کی دولت سے اُن کو مشرف کرے گا شیخ نور اسی مقام میں نا

مقام بند است بنقطۂ فوقی کہ در مقام جذبہ است نرسیدہ و در جذبہ گذاشتہ و کمالات آزار

بند ہے نقطۂ فوقی پر جو مقام جذبہ میں ہے نہیں پہونچا جذبہ [illegible] کمالات

میدہد و قباحت نیز بہم رسانیدہ است کار او در توقف مے افتد حبیب زرگران بواسطہ

اور قباحت نہیں پہونچائی لاچار اُسکا کام درنگ میں پڑجاتا ہے اسی طرح آگرہ کے سنار بھی ہیں

عدم رعایت آداب کار آنہا در توقف مے افتد درین باب حیران است کہ ازین

دیکھا کام آداب کی رعایت نہ کرنے کے سبب سے درنگ میں پڑجاتا ہے بیچارہ میں حیران ہے کہ کس طرف

جانب باشد ارادہ توقف نیست بلکہ ارادہ ترقی آنہا است بجو است در کار کمش

کچھ توقف [illegible] ارادہ نہیں بلکہ اُن کی ترقی کا ارادہ ہے بلا ارادہ کام میں رہ جاتی ہے ورد راہ

واقع شدہ والا راہ قریب است مولانا محمود بہ نقطۂ پایان فرو رفتہ است و کار

بہت قریب ہے مولوی محمود اس نقطہ پایان پہونچ گئے اور جذبہ

جذبہ را بانجام رسانیدہ است [illegible] آن مقام رسیدہ و فوقی [illegible] رسانیدہ

کا کام ختم پر ہے [illegible] اُس مقام کی پہونچ گئی اور فوق کو ایک وجہ سے نہایت تک پہونچایا

است وشیخ ناگوری در نقطه فوق آمده است اما خیلے مسافت درپیش دارد یاران

اور شیخ ناگوری نقطہ فوق کے نیچے آیا ہے لیکن بہت مسافت درپیش رکھتا ہے یہان کیے دوست

اینجائی تاالحال هشت یا نه کس بلکه ده کس در نقطه فوق آمده اند بعضے در اصل نقطه شده

ابتک آٹھ یا نو بلکہ دس آدمی نقطۂ فوق کے نیچے پہونچے ہیں بعضے نقطہ پر پہنچکر نزول کر رہے

رد به نزول در آمده اند وبعضے دیگر قریب اند وبعضے بعید میان شیخ مزمل خود را کم

ہین اور بعضے دوسرے قریب ہین اور بعضے دور میان شیخ مزمل اپنے آپ کو کم پاتا

میباید وصفات را از اصل مے بیند ومطلق را در همه جا مے یابد واشیا را در رنگ

ہے اور صفتون کو اصل سے دیکھتا ہے اور مطلق کو تمام جگہون مین پاتا ہون اور چیزون کو سراب

سراب بے اعتبار مے داند بلکه هیچ نمے یابد درین باب مولانا معهود چنان

کی طرح بے اعتبار جانتا ہے بلکہ کچھ بھی نہین پاتا اس بارہ مین مولوی معلوم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسکو بیعت

ظاهر مے شود که اجازت تعلیم مردم را از جمله مرغوبات است اما اجازتیکه مناسب

اور لوگون کی تعلیم کی اجازت دینا پسندیدہ باتون سے ہے لیکن جو اجازت کہ جذبہ کے مناسب

جذبه است هرچند بعضے امور مانده اند که او را استفاده می باید کرد لیکن در رفتن

ہے ہرچند بعضے امر اسکو تعلیم کرنے باقی رہ گئے ہین لیکن چلنے مین اُس نے بڑی جلدی کی

سرعت کرد وتوقف ننمود بحضور اقدس مے رسد هرچه صلاح کار خواهند دانست

اور کچھ دیر نہ لگائی حضور شریف مین آتا ہے جو کچھ مناسب سمجھین اُنکے حق مین فرماوین

خواهند فرمود وآنچه در علم کمینه آمد معروض داشت والتحکم عندکم خواجه ضیاء الدین محمد

خاکسار کی سمجھ مین جو کچھ آیا عرض کر دیا اور حکم آپ حضور کے پاس ہے خواجہ ضیاء الدین محمد

وایضاً این زمان چنان معلوم گشت کہ سابقاً آنچہ از فناے صفات میدانستم

ہو یا آنکہ [illegible] مجھے ایسا معلوم ہوا ہے کہ آگے جو کچھ صفات کی فنا سے جانتا تھا دراصل

فی الحقیقت فناے خصوصیت صفات بود نہ فناے اصل آنہا بود کہ در ضمن وحدت مندرج

صفات خصوصیت [illegible] اور اُن کی اصلیت [illegible] وحدت کے ضمن میں مندرج

شدہ بودند الحال اصل صفات ولو کانت علی سبیل الاندراج والاندماج نیز برطرف

ہوئی تھی اب اصل صفتیں اگرچہ [illegible] طریقے [illegible] ہوئے اور درج ہونے کے ہوں ہی

شدہ و قہرمان احدیت بہیچ چیز [illegible] از علم جملی یا تفصیلی حاصل

برطرف ہو گئیں [illegible] علم اجمالی یا تفصیلی سے حاصل ہوئی

شدہ بود نماند و تمام نظر بر خارج افتاد [illegible] وھو الآن کما کان

تھی نہیں رہی اور تمام نظر باہر پر آ پڑی [illegible] اور وہ اب بھی ایسا ہی ہے

این زمان مطابق حال گشتہ و سابقاً علم بمضمون این حدیث بود نہ حال امید

جیسا کہ تھا اس وقت مطابق حال کے ہوا اور آگے علم [illegible] مضمون اس حدیث کے تھا نہ حال امید رکھتا

میدارد کہ بر صحت وسقم متنبہ خواہند ساخت دیگر چنان مے نماید کہ مولانا قاسم علی را

ہے کہ صحت اور غلطی سے آگاہ فرماویں گے دوسرا اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ مولوی قاسم علی کو مقام

از مقام تکمیل نصیبے ہست ہمچنین بعضے یاران اینجائی را نیز از ان مقام نصیبے معلوم

تکمیل سے حصہ ملا ہے ایسا ہی بعضے یاران [illegible] کے دوستوں کو بھی اُس مقام سے حصہ معلوم ہوتا ہے

مے شود واللہ سبحانہ اعلم بحقیقۃ الحال ❊

اور خداے پاک حقیقت حال کو خوب جانتا ہے ❊

مکتوب دوازدہم دربیان حصول مقام فنا وبقا وحصول ظہور

بارھوان مکتوب حصول مقام فنا اور بقا اور حصول ظہور وجہ خاص ہر شے

وجہ خاص ہر شے وحقیقت سیر فی اللہ وتجلی ذاتی برقی و

اور حقیقت سیر فی اللہ اور تجلی ذاتی برقی وغیرہ کا بیان یہ بھی اپنے

جز آن نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔ عرضداشت کمترین

پیر بزرگوار کو لکھتے ہین عرضی سب غلامون

بندگان احمد بذروہ عرض میرساند از تقصیرات خود چہ عرض نماید ماشاء اللہ کان

سے کمتر احمد کی عرض کی بلندی پر پہنچتا ہے اپنی کوتاہیون کی بابت کیا عرض کرون جو اللہ نے چاہا

ومالم یشاء لم یکن ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم علومے کہ تعلق بمقام

ہوا اور جو نہین چاہتا نہین ہوتا اور نہین طاقت گناہ سے پھر نیکی اور نہ قوت نیکی کرنیکی مگر اللہ بلند او عظیم کی مدد سے

فنافی اللہ والبقا داشتند حق سبحانہ بعنایت خود منکشف ساخت وہمچنین

جو علم کہ مقام فنافی اللہ اور بقا سے تعلق رکھتے تھے خداوند پاک نے اپنی عنایت سے کھولدیئے اور ایسا ہی

معلوم کرد کہ وجہ خاص ہر شے چیست وسیر فی اللہ بچہ معنی است وتجلی ذاتی برقی

معلوم کیا کہ وجہ خاص ہر چیز کی کیا ہے اور سیر فی اللہ کن معنون سے ہے اور تجلی ذاتی برقی کیا ہوتی

چہ مے باشد ومحمدی المشرب کیست وامثال آن در ہر مقامے لوازم وضروریات

ہے اور محمدی المشرب کون ہے اور مانند اس کے ہر ایک مقام مین اسکے لوازم اور ضروریات

آنرا مے نمایند ومیگذرانند وکم چیزے ماندہ باشد کہ اولیا اللہ آنرا نشان دادہ

دکھاتے ہین اور وہان سے گذارتے ہین کوئی کم چیز رہ گئی ہوگی کہ اولیا اللہ نے اسکا نشان دیا ہے

اندور راہ فروگذاشتہ اند و نہ نمایند قُبِلَ مِنْ قَبْلُ بِلَا عِلَّۃٍ ہمچنانکہ ذوات اشیار را

ہے راہ میں چھوڑ جاویں اور نہ دکھاویں قبول کیا گیا بلا علت ایسا ہی اشیار کی ذاتوں کو مصنوعی

مجعول میداند اصل قابلیات و استعدادات نیز مجعول و مصنوع میداند او سبحانہ

جانتا ہے جیسا اصل قابلیات ۔ اور استعدادات کو بھی مصنوعی اور بناوٹی جانتا ہے خداوند

محکوم قابلیات نیست ونشاید کہ چیزے بروے حاکم باشد۔ زیادہ گستاخی نمود

پاک قابلیات کا زیر حکم نہیں ہے اور یہ جائز نہیں کہ کوئی چیز اُس پر حاکم ہو۔ زیادہ دلیری نہ کی۔

ع بندہ باید کہ حدِ خود داند ٭

غلام کو اپنی حد نگاہ رکھنا چاہیے ٭

مکتوب سیزدھم دربیان بے نہایتی راہ و مطابقت

تیرھواں مکتوب راہ سلوک کی بے نہایتی کے بیان میں اور علوم

علوم حقیقت با علوم شریعت نیز بہ پیر بزرگوار خود

حقیقت کی مطابقت علوم شریعت سے یہ بھی اپنے پیر بزرگوار کو لکھتے

نوشتہ اند۔ عرضداشت کمترین بندگان احمد معروض سے گرداند

ہیں کمترین بندگان احمد کی عرضی عرض کرتا ہے کہ افسوس ہزار

آہ ہزار آہ از بے نہایتی این راہ سیر باین سرعت و ارادت و عنایات باین

افسوس اس راہ کی بے نہایتی سے روانگی اس جلدی اور خواہشوں کے ساتھ اور اتنی بڑی کوششیں

کثرت ازینجاست کہ مشائخ عظام فرمودہ اند سیر الی اللہ پنجاہ ہزار سالہ راہ است

(پھر ختم نہیں ہوتا) یہی باعث ہے کہ بڑے بزرگوں نے تو فرمایا ہے سیر الی اللہ پنجاہ ہزار سالہ راہ است

تَعْرُجُ الْمَلٰئِکَۃُ وَالرُّوْحُ اِلَیْہِ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ

چڑھتے ہین ملائک اور روح طرف اسکی ایک دن مین کہ ہے مقدار اُس کی پچاس ہزار سال-

مگر ایماسے باین معنی داشتہ اند چون کار بیاس رسید و امید نامنقطع گشت

مگر اشارہ ان معنون پر رکھاہے کہ جب کام ناامیدی تک پہنچ جائے اور امیدین منقطع ہو جائین

هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَیَنْشُرُ رَحْمَتَہٗ در کار شد چند روز است

وہ اللہ ہے جو اُتارتا ہے بادل کو پیچھے اس بات سکے کہ لوگ ناامید ہو جائین اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے تو کام آتا ہے

کہ سیر در اشیاء واقع شدہ است و مردم مسترشد باز غلو کردہ اند فی الجملہ شروعے در

کچھ روزون سے اشیاء مین سیر واقع ہوا ہے اور مرید لوگون نے پھر حد سے زیادہ بڑھنا شروع کیا ہے حاصل کلام کا

کار ایشان کردہ شدہ است اما ہنوز خود را قابل آن مقام نمے یابد لیکن از برام

اُنکے کام مین شروع ہوا ہون لیکن ابھی اپنے آپ کو اس مقام کے لایق نہین پاتا لیکن لوگون کی شوخی

مردم بواسطہ مروت و حیا چیزے نمے گوید و در مسئلہ توحید کہ سابقاً متوقف بود

کا جواب بسبب مروت اور حیا کے کچھ نہین دے سکتا اور توحید کے مسئلہ مین کہ آگے خاموش تھا

چنانکہ مکرر اً بعرض رسانیدہ بود و افعال و صفات را باصل مید او چون حقیقت

جیساکہ کئی دفعہ عرض کر چکا ہون اور افعال و صفات کو اصل سے نسبت کرتا تھا جب اصل بات

کار معلوم گشت از توقف برآمدہ و پلہ ہمہ از وست راچرب یافت و کمال را

معلوم ہوئی توقف کو چھوڑا اور ہمہ از وست کی ترجیح معلوم ہوی اور کمال کو اُس مین

در آن بیشتر دید از مقولہ ہمہ اوست و افعال و صفات را ہم برنگ دیگر معلوم کرد

زیادہ دیکھا مقولہ ہمہ اوست سے اور افعال اور صفات کو بھی دوسرے رنگ مین معلوم کیا

وہمہ را یک یک نمودہ بفوق گذرانید ند ریب وشبہ بالکل برطرف شد تمام کشفیات

تمام ایک ایک کرکے مجھے دکھا کر اعلی رتبہ بخشا شک وشبہ بالکل دور ہوگیا تمام کشفیات

مطابق ظاہر شریعت بر آمدند وسرموے از ظاہر شریعت مخالفت ندید و آنچہ بعضے

موافق ظاہر شریعت کے معلوم ہوے اور ایک بال برابر ظاہر شریعت سے مخالفت نہ دیکھی جو کچھ بعض

صوفیہ مخالف ظاہر شریعت کشفہا را بیان مے کنند یا از سہو ست یا از سکر

صوفیون نے مخالف ظاہر شریعت اپنے کشف بیان کئے ہین یا کرتے ہین یا تو اُن کی بھول سے ہے یا

باطن از ظاہر ہیچ مخالف نیست در توسط راہ مخالفت در نظر مے آید و محتاج بتوجہ

باطن کی مستی سے ظاہر سے کچھ مخالفت نہین راہ کے وسط مین مخالفت نظر آتی ہے اور دل کی جمعیت

وجمع مے شود اما منتہی حقیقی موافق ظاہر شریعت باطن را مے یابد درمیان علما و

کی محتاج ہوجاتی ہے لیکن حقیقی منتہی موافق ظاہر شریعت کے باطن کو پاتا ہے درمیان علما اور

این بزرگواران ہمین تفاوت است کہ علما استدلالاً وعلماً میدانند وایشان

ان بزرگوارون کے یہی فرق ہے کہ علما ازروے دلایل اور علم کے جانتے ہین اور وہ لوگ کشف

کشفاً وذوقاً مے یابند وَایُّ دَلِیْلٍ عَلٰی صِحَّۃِ حَالِھِمْ اَدَلُّ مِنْ ھٰذِہِ الْمُطَابَقَۃِ

اور ذوق سے معلوم کرتے ہین اور کون سی دلیل ہے اُن کے صحت حال پر زیادہ تر پختہ اس مطابقت سے

یَضِیْقُ صَدْرِیْ وَلَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ نقد وقت است نمیدانم چہ عرض نمایم

میرا سینہ تنگ ہوگیا اور میری زبان نہین چلتی یہ حال حاصل ہے مین نہین جانتا کیا عرض کرون

توفیق بر تسویہ بعض احوال ندارد و در عرضداشتہا ہم گنجایش تحریر نیست شاید حکمت

بعض احوال کے سدھار کی مجھے توفیق نہین اور ان عرضیون مین بھی لکھنے کی گنجایش نہین شاید کوئی اسمین

درین بوده باشد این محروم مہجور را از توجہ غریب پروری محروم ندارند و در راہ

حکمت ہوگی اِس محروم مہجور کو توجہ غریب پروری سے محروم نہ رکھین اور راہ مین نہ

نگذارند ؎ این سخن را چون تو مبدا بودہ - گر فزون گردد تواش افزودہ

چھوڑین اِس سخن کا توہی مبدا رہا ہے اب اگر بڑہے تو توہی اُسکا بڑھانے والا ہے

زیادہ گستاخی نمود ع بندہ باید کہ حدِ خود داند *

زیادہ دلیری نہ کی ۔ غلام کو چاہئے کہ اپنی حد نگاہ رکھے *

مکتوب چہاردہم دربیان حصول وقائع کہ در اثناء

چودھوان مکتوب حصول وقائع کے بیان مین جو راہ کے

راہ رو دادہ بودند و بیان احوال بعضے مسترشدان نیز

درمیان مین حاصل ہوے تھے اور بیان حالات بعضے مریدون کا یہ بھی

بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند عرضداشت کمترین بندگان احمد

پیر بزرگوار کو لکھتے ہین عرضی کمترین غلامان احمد کی یہ ہے

آنکہ تجلیاتے کہ در مراتب اکوان ظاہر شدہ بودند پارۂ ازان در عرضداشت

کہ جو تجلیات مراتب اکوان مین ظاہر ہوی تھین کچھ حصہ اُن کا اگلی عرضی مین عرض کیا

سابق معروضداشتہ بود بعد ازآن مرتبہ وجوب کہ جامع صفات کلیہ

تھا اُس سے پیچھے مرتبہ وجوب کا جو صفات کلیہ کا جامع ہے ظاہر

است ظاہر شد بصورت زن غیر جمیلہ مستو واللون متمثل گشت و پس ازآن

ہوا اور بدصورت سیاہ رنگ کی عورت بن کر دکھائی دیا اِس سے پیچھے مرتبہ احدیت کا مولبند

مرتبہ العدنیت بصورت مرد دراز بالا کبر دیوار باریک پہن ایستادہ بود تجلی

قدکی شکل مین جوکہ باریک چوڑی دیوار پرکھڑا اتھا جلوہ نما ہوا یہ دونون صورتین حقانیت کے

گشت واین ہر دو تجلی بعنوان حقانیت ظاہر شدند بخلاف تجلیات سابق

عنوان مین ظاہر ہوئین بخلاف گذشتہ تجلیات کے جو اِس عنوان مین ظاہر

کہ نہ باین عنوان بودند و در ہمین اثنا آرزوے موت پیدا شد و چنان در نظر

ہوئی تھین اِسی اثنا مین موت کی آرزو پیدا ہوئی اور ایسا دیکھا گیا کہ مین گویا

آمد کہ من گویا شخصے ام بر کنار دریاے محیط ایستادہ ام بارادہ آنکہ خود را در دریا

ایک شخص ہون ایک سمندر عظیم کے کنارے پر کھڑا ہون اِس ارادہ پر کہ اپنے آپ کو دریا

اندازم اما از عقب مرا بریسمانے مضبوط کردہ اند کہ نمے توانم بدریا درون

مین ڈالدون لیکن پیچھے سے مجھے رسّی سے محکم باندھا ہوا ہے کہ دریا مین نہین جا سکتا اور اُس

رفت و آن ریسمان عبارت از تعلقات ببدن عنصری خود میدانستم

رسّی کو مین جانتا تھا کہ میرے بدن عنصری کے ساتھ دنیا کے تعلقات ہین

و آرزو میکردم کہ این ریسمان گسستہ شود و ایضاً کیفیتے خاص رو داد کہ در آن

مین آرزو کرتا تھا کہ یہ رسّی ٹوٹ جاوے اور نیز ایک کیفیت خاص ظاہر ہوئی کہ اُس وقت مین

وقت بطریق ذوق دریافت کہ دل را ہیچ بایستے غیر از حق سبحانہ نماندہ است

ذوق کے طریق پر معلوم کیا کہ دل کو خداوند پاک کے سوا کسی چیز کی خواہش نہین رہی

بعد از آن صفات کلیہ وجوبیہ کہ باعتبار محال و مظاہر خصوصیات پیدا کردہ

اِس سے پیچھے صفات کلیہ وجوبیہ جو باعتبار محلون اور مظہرون کے خصوصیات پیدا کی ہوئی تھین

بودند در نظر آمدند پس از آن خصوصیات بتمام از آنها فرو ریختند و باقی نماندند الّا

نظر میں آئیں پھر ساری خصوصیات اُن سے جدا ہوگئیں اور عنوان کلیہ وجودیہ کے سوا

بعنوان الکلیۃ الوجودیۃ و صورت تجرید آنہا از خصوصیات نیز در نظر درآمد و چیزی از

ان کا کچھ باقی نہ رہا اور اُن کی تجرید کی صورت خصوصیات سے بھی دیکھی گئی اور اب معلوم

معلوم گشت کہ اکنون حقیقۃً صفات را باصل دادی و پیش از تجرید از خصوصیات

ہوا کہ اب حقیقۃً صفات کو اصل سے نسبت ٹھیک ہوئی اور تجرید سے پہلے خصوصیات

باصل دادن معنی ندا شت مگر آنکہ بطریق تجوزی باشد کما ہو حال ارباب التجلی

کو اصل سے نسبت کرنا بالکل بے معنی تھا مگر یہ کہ مجاز کے طور پر ہو جیسا کہ صاحبان تجلی ظاہری کا حال

الصوری و فناء حقیقی این زمان متحقق گشت بعد از تحقق این حالت

ہوتا ہے اور فناء حقیقی اسوقت ثابت ہوئی اس حالت کے ثابت ہونے کے بعد

صفاتیکہ در خود و غیر خود بودند بیک نہج یافت و امتیاز محال برخاست

جو صفتیں کہ اپنے اور غیر اپنے میں تھیں ایک طرز پر پائیں اور امتیاز محال کا اٹھ گیا۔

درین وقت از بعضے دقائق انواع شرک خلاصی میسر گشت و چیزیکہ نہ عرش ماند

اس وقت میں بعض باریک اقسام شرک سے خلاصی حاصل ہوئی۔ و راب نہ عرش رہا

نہ فرش نہ زمان نہ مکان نہ جہات نہ حدود و اگر فرضاً سالہا فکر کنم ہرگز در علم نیاید

نہ فرش نہ زمان نہ مکان نہ طرفین نہ حدین اور اگر فرضاً کئی سال فکر کروں ہرگز علم میں نہ آوے

کہ یک ذرہ از عالم مخلوق گشتہ است بعد از آن تعین خود در نظر آمد و وجہ خاص

کہ ایک ذرہ عالم مخلوق سے ہوگیا ہے اس کے پیچھے اپنا تعین نظر پڑا اور وجہ خاص اپنا

خود نیز و تعین در رنگ جامہ بود کہنہ پارہ پارہ شدہ کہ شخصے پوشیدہ باشد و آن

بھی اور تعین جامہ کے رنگ مین تھا جو پرانا ٹکڑے ٹکڑے ہوا ہو جو کسی شخص نے پہنا ہو اور اُس

شخص را وجہ خاص دانستم اما بعنوان حقانیہ متصور نہ گشت بعد از آن بالاے

شخص کی وجہ خاص کو مین نے جان لیا لیکن حقانیت کے عنوان سے متصور نہوا اسکے بعد اُس شخص کے

آن شخص متصل پوست رقیق نظر آمد و خود را عین آن پوست یافتم و این جامہ

اوپر ایک چمڑا نظر پڑا اور اپنے آپ کو مین نے اُس چمڑے کا معلوم کیا اور اس تعین

تعین را از خود بیگانہ دیدم و نوریکہ در آن پوست بود در نظر آمد بعد از ساعتے

کے جامہ کو اپنے آپ سے بیگانہ دیکھا اور جو نور اس چمڑے مین تھا نظر پڑا ایک ساعت کے بعد

نور از نظر غائب گشت و این پوست و جامہ نیز از نظر مرتفع گشتند و ہمان

وہ نور نظر سے غائب ہوگیا اور یہ چمڑا اور جامہ بھی نظر سے اُٹھ گئے اور وہی جہالت اگلی رہ گئی

جہالت سابق ماند تعبیر این صورت واقعہ مذکورہ آنچہ در علم آمد بعرض مے رساند کہ

تعبیر اس صورت واقعہ مذکورہ کی جو کچھ میرے علم مین آئی ہے عرض کرتا ہون

تا صحت و سقم او معلوم شود و آن آنست کہ این صورت مذکور عین ثابت است

کہ تا صحت اور غلطی اُس کی معلوم ہو جاوے اور وہ یہ ہے کہ یہ صورت مذکور عین ثابت ہے

کالبرزخ بین الوجوب والامکان کہ بر طرف او از یکدگر جدا گشتہ اند و بکمال

مثل برزخ کے درمیان وجوب اور امکان کے جو اسکے دو طرف دیگر ایک دوسرے سے جدا ہوئے ہین

فرق متحقق شدہ اند و آن پوست کہ درمیان آن جامہ کہنہ و آن نور واقع شدہ است

اور کمال فرق کے ساتھ ثابت ہوئے ہین اور وہ چمڑا جو درمیان اُس پرانے کپڑے اور اُس نور کے واقع ہوا ہے ایک

برزخیت بین الوجود والعدم وخود را کہ در آخر آن پوست یافتم اشارت است

ایک برزخ ہے درمیان وجود اور عدم کے اور اپنے آپ کو مین نے اس چرطے کے آخر مین پایا

بہ وصول بہ برزخیت وسابقاً در وقائع نیز خود را برزخ بین الوجود والعدم مے

اشارت ہے ساتھ پہونچنے کے برزخیت پر اور آگے کئی مکاشفون مین بھی اپنے آپ کو وجود اور عدم مین برزخ

یافتم اما ظاہر آن بہ نسبت آفاق بود این نظر بہ نفس است و یک فرق دیگر ہم

معلوم کیا لیکن ظاہر آن بہ نسبت جہان کے بمقابلہ نفس کی بہ نسبت سے ہے اور ایک فرق اور بھی

دران وقت ظاہر شدہ بود اما بوقت نوشتن فراموش گشت ھذا

اسوقت ظاہر ہوا تھا لیکن لکھنے کے وقت بھول گیا یہ کچھ ہے جو عرض کیا گیا۔

آنچہ دایم حاصل است حیرت و نکارت است وگاہ گاہ ہمین طور شعبدہ پیدا

جو کچھ ہمیشہ حاصل ہے حیرت اور تنہائی ہے اور کبھی کبھی اس طرح کا شعبدہ ظاہر ہوتا ہے اور

میشود و برطرف میگردد و معرفت آن میماند و در تعبیر بعضے وقائع فرو مے ماند

پھر دور ہو جاتا ہے اور اُس کی معرفت رہ جاتی ہے اور بعضے کشفون کی تعبیر مین عاجز ہوجاتا

واگر چیزے در علم مے آید بر آن اعتماد نمے کند بہان تقریب در عرضداشتہا

ہون اگر کچھ سمجھ مین آتا بھی ہے تو اُسپر اعتبار نہین کرتا اسی تقریب سے عرضیون مین دلیری کر کے

گستاخی مینماید باشد کہ با علام حضرت ایشان یقین بامرے پیدا شود امید

لکھدیتا ہون کہ شاید حضور کی اطلاع سے کسی امر پر یقین پیدا ہو امیدوار ہون کہ حضور

وار است بتوجہات علیہ کہ از گرفتاری تعلقات دینیہ نجات میسر بود و الا کار

کی توجہات سے کیفیت تعلقات کی گرفتاری سے نجات حاصل ہو ورنہ کام بہت مشکل

بسیار مشکل است سه بے عنایات حق و خاصان حق - گر ملک باشد سیاه هستش

ہے سواے خداوند پاک اور خدا کے خاص بندون کی عنایت سے اگرچہ فرشتہ ہو

ورق - شیخ طاہا پسر شیخ عبد اللہ نیازی کہ مشاہیر مشائخ سرہند است و خدام

تو اُسکا نامۂ اعمال سیاہ ہے شیخ طاہا شیخ عبد اللہ نیازی کے بیٹے نے جو سرہند کے مشہور مشائخ مین تھے ہے اور حاجی

حاجی عبد العزیز بتفصیل باشان آشنا اند قدمبوسی و نیازمندی معروض داشته

عبد العزیز کے خادم اُسکو اچھی طرح جانتے ہین قدمبوسی و نیازمندی عرض کی ہے اور اوس کو

واو را داعیہ انابت باین طریقہ علیہ شریفہ پیدا شدہ است و بصدق و نیاز

بلند و بزرگ طریقہ کی طرف رجوع کرنے کی خواہش پیدا ہوی ہے اور صدق اور عاجزی سے

ملتجی شدہ است استخارہ اش گفتہ ام کہ بکند ظاہرا مناسبت دارد و یاران

آرزو کرتا ہے اُسکو ہمنے استخارہ کرنے کو کہا ہے ظاہر مین مناسبت رکھتا ہے اور یاران

کہ اینجا تعلیم ذکر گرفتہ اند اکثر بطریق رابطہ مشغول اند بعضے از آنہا در واقعات

نے یہان ذکر کا سیکھا ہے اکثر رابطہ کے طریقہ پر مشغول ہین بعضے اُن کے واقعات مین یار کو رابطہ

دیدہ رابطہ گرفتہ ہمراہ داشتہ اند و بعضے پیش از آمدن اینجا رابطہ داشتند

کیا کو ہمراہ رکھتے ہین اور بعضے یہان آنے سے پہلے رابطہ رکھتے تھے اور بعضے

و اوّلا بحضور و استغراق میروند بعضے از آنہا صفات ہم پا میسپارند

ہی حضور اور استغراق مین جاتے ہین بعضے ان سے صفتون کو بھی پامال کرتے

و بعضے نہ اما ہیچکس براہ توحید و انوار و کشوف نمیرود تا قاعدۂ تجلی ذات معہود

ہین اور بعضے نہین لیکن کوئی شخص توحید اور انوار اور کشف کی راہ نہین جاتا [illegible]

بیان فرمودہ بودند از آن سخن امید واری تمام است واین جرأت وگستاخی از انست

بیان فرمایا تھا اُس سخن سے پوری امید داری ہے اور یہ دلیری اور گستاخی اُسی سبب سے ہے۔

مکتوب پانزدہم دربیان احوالے کہ مناسب مقامات ہبوط

پندرھوان مکتوب اُن حالات کے بیان مین جو مناسب مقامات ہبوط اور

نزول است بابعضے اسرار مکنونہ نیز بہ پیر بزرگوار خود

نزول کے ہین ساتھ بعضے پوشیدہ بھیدون کے یہ بھی اپنے پیر بزرگوار کو

نوشتہ اند۔ عرضداشت حاضر وغائب واجد وناقد مقبل معرض

لکھتے ہین عرضی حاضر اور غائب ملنے والے اور غائب ہونے والے پیش

آنکہ مدتہا اورا میجست خود را مییافت بعد از ان کار او بآنجا انجامید کہ

آنے والے کے یہ عرضی ہے کہ مدتون سے اُسکو ڈھونڈھتا تھا اور اپنے آپکو پاتا تھا اس سے پیچھے اُسکا کام

او خود را میجست و اور امییافت اکنون اور ا گم کرد اما خود را مے یابد

یہانتک پہنچا کہ وہ اپنے آپکو ڈھونڈھتا تھا اور اُسکو پاتا تھا اب اسکو گم کیا لیکن اپنے آپ کو پاتا ہے

با وجود گم کردن جویائے اونیست و باتحقق فقدان خواہان او نہ از روی

با وجود گم کرنے کے اُسکا ڈھونڈھنے والا نہیں اور با وجود ثابت ہونے گمشدگی کے چاہنے والا نہین

علم حاضر و واجد و مقبل است واز روے ذوق غائب و فاقد و معرض

علم کے روسے حاضر اور پانے والا اور پیش آنیوالا ہے اور ذوق کے روسے غائب اور گم اور پیش کیا

ظاہرش بقا است و باطنش فنا در عین بقا فانی است و در عین فنا باقی

گیا ظاہر اُسکا بقا ہے اور باطن اُسکا فنا میں بقا مین فانی ہے اور عین فنا مین باقی۔

لیکن فنا علمی است و بقا ذوقی کار و بارش بہبوط و نزول قرار یافتہ و از صعود

لیکن فنا علمی ہے اور بقا ذوقی کاروبار اسکا ساتھ اُترنے اور نزول کے قرار پایا اور بلندی اور چڑھنے سے

و عروج باز ماندہ و ہمچنانکہ اور از قلب بہ مقلب قلب بردہ بودند اکنون

باز رہا اور جیسا کہ اُس کو دل سے بطرف پھیرنے والے دل کے لے گئے تھے اب پھر

باز از مقلب قلب در مقام قلب فرود آوردند با وجود تخلص روح از نفس

دل کے پھیرنے والے سے مقام قلب میں اُتار لائے ہیں باوجود خلاص پانے روح کے نفس سے

و خروج نفس بعد از اطمینان از غلبات انوار روح او را جامع ہر دو جہت روح

اور نکلنے نفس کے پیچھے اطمینان کے انوار روح کے غلبوں سے اُسکو جمع کرنے والا دونوں طرفین

و نفس ساختہ اند و بہ برزخیت این جہتین او را مشرف گردانیدہ اند استفادہ

روح اور نفس کی کیا ہے (اور نقشبندوالوں نے) اُنکو ان دو طرفوں کی برزخیت سے مشرف کیا ہے فایدہ لینے کو

را فوق دا فادہ بتحت او را معًا بواسطہ حصول برزخیت عطا فرمودہ اند در

اوپر اور فایدہ پہنچانے کو نیچے اُسکو یکدم حصول برزخیت کے وسیلہ سے عطا فرمایا ہے عین فایدہ لینے

عین استفادہ مفید است و در عین افادہ مستفید بیت گر بگویم وصف

مین یعنے شاگردی میں استاد ہے اور عین استادی میں شاگرد اگر میں اسکی صفت

این ہیچ شود۔ ور نویسم بس قلمہا بشکند۔ معروض میگرداند کہ دست چپ

کہوں تو بیشمار ہوجا ئے۔ اور اگر لکھوں تو بہت قلمیں توڑنی پڑیں عرض کرتا ہے کہ بایان ہاتھ مراد مقام

عبارت از مقام قلب است کہ پیش از عروج بمقلب قلب حاصل است

قلب سے ہے جو آگے عروج مقلب قلب سے حاصل ہے

جذبه منافی سلوک است بعد از دخول در آن و بعضی دیگر منافی سلوک نیست

قسم منافی سلوک کے ہین یعنی اس میں داخل ہونے کے بعد اور بعض قسم مخالف سلوک کے نہیں ہیں

بعد از دخول از راه سلوک متوجه نمیشود این جذبه منافی سلوک است بعد از

داخل ہونے کے بعد سلوک سے اس طرف متوجہ ہوتے ہیں یہ جذبہ مخالف سلوک کے ہے یعنی

دخول در آن وقت تحریر عریضه متوجه آن مقام شده بود و بعضی دقایق آن ظاهر

داخل ہونے سے اس میں اور عرضی کے لکھنے کے وقت خاکسار اس مقام کا متوجہ تھا بعض باریکیاں

گشت تا باعث نباشد توجه میسر نشود والله سبحانه اعلم بحقیقة الحال چند ماه

اسکی ظاہر ہوئین مگر جناب کی بغیر توجہ حاصل نہیں ہوتی اور خدا پاک حقیقت حال کو اچھا جانتا ہے چند ماہ

است که العزیز فرود آمده است اما تمام داخل مقام جذبه مذکور نشده مانع عدم

گذرے ہین کہ وہ عزیز نیچے اترا ہے لیکن تمام داخل مقام جذبہ مذکور میں نہیں ہوا اس مقام کے

علم است بشان آن مقام با توجهات پراگنده امید هست که در وقت مطالعه

شان کا علم نہ ہونا علاوہ پریشان توجہات سے اسکا مانع ہوا ہے امید ہے خاکسار کے ان چند

این کلمات ناموزون دخول تام در آن مقام میسر شود بعد از آن حضرت خواجه را

کلمات ناموزون کے مطالعہ کے وقت پورا دخول اس مقام میں حاصل ہو گا اس سے پیچھے حضرت

بتمام فرو خواهند برد

خواجہ کے جذبہ درست ہو حاصل ہو گا

مکتوب شانزدهم در بیان احوال عروج و نزول و غیر آن نیز به پیر بزرگوار خود نوشته

سولہوان مکتوب بلندی اور اترنے کے احوال وغیرہ کے بیان میں یہ بھی اپنے پیر بزرگوار کو لکھتے ہیں۔

عرضداشت احقر الطلبا آنکہ نوازشنامہ مولانا علاؤالدین رسانید در کشف

عرضی خاکسار کی یہ ہے کہ نوازشنامہ حضور کا مولوی علاؤ الدین صاحب نے پہنچایا کشف مین

ہر یک، از مقدمات مذکورہ بمقتضاے وقت مسودہ کردہ شد بعضے متممات و

ہر ایک مقدمات مذکورہ سے حسب ضرورت لکھ دیئے گئے بعضے باقیماندہ مضامین اور

مکملات آنمقام مسطور نیز مخطور شدہ بود فرصت تحریر آنہا نشد کہ حال عرضداشت

تکمیل کرنیوالے اس مقام مذکور کے بھی دل مین کھٹک رہے تھے اُن کے لکھنے کی فرصت نہوی

راہی شد انشاءاللہ تعالی متعاقب بخدمت خواہد فرستاد۔ الحال رسالہ دیگر

کیونکہ عرضی کا لانیوالا اُسیوقت چل کھڑا ہوا انشاءاللہ تعالی نے چاہا تو پیچھے سے خدمتمین بھیجدونگا اب ایک دوسرا رسالہ

کہ بیاض رسیدہ بود فرستادہ آن رسالہ بالتماس بعضے یاران مسپر شدہ۔ التماس

جو لکھا جاچکا تھا خدمت مین بھیجا ہے اور وہ رسالہ بعض دوستون کی خواہش سے تیار ہوا ہے اُنہون نے

نمودہ کہ نصائح نویسند کہ در طریقہ نافع باشد۔ و بمقتضاے آن زندگانی کردہ

آرزو کی تھی کہ ایسی نصیحتین لکھو جو طریقت (سلوک) مین نافع ہون اور اُن کے موافق زندگانی بسر کیجاوے

شود۔ الحق رسالہ نیز بکرے کثیر البرکت است۔ بعد از تحریر آن چنان معلوم شد کہ

سچ تو یہ ہے کہ رسالہ بلاتکلف بڑی برکت والا ہے اسکے لکھنے کے بعد (کشف مین) ایسا معلوم ہوا

حضرت رسالت خاتمیت علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ با جمعے کثیر از مشائخ امت خود

کہ حضرت خاتم الانبیاء پیغمبر خدا کی رحمتین اور سلام نازل ہون ہمراہ بڑے گروہ مشائخ امت اپنے کے

حاضر اند۔ و ہمین رسالہ را در دست مبارک خود دارند و از کمال کرم خویش آنرا بوسہ میکنند و مشائخ

موجود ہین اور یہی رسالہ اپنے ہاتھ مبارک مین پکڑا ہوا ہے اور کمال مہربانی اپنی سے اسکو چوم رہے ہین اور مشائخ کو

دریں میان اگر توسط روحانیات مشائخ را تعہد او نمایم بطول انجامد بالجملہ از جمیع مقامات

اس درمیان میں اگر مشائخ کے روحانیات کا توسط بیان کروں تو لمبا ہوجاتی ہے حاصل کلام کا تمام مقامات

اصول [illegible] مقامات [illegible] از عنایات چو [illegible] قُبل من قُبل بلا علۃ

اصول سے مقامات ظلّی سے رنگ میں گذار دیئے خداوند کی عنایت کا کیا بیان کروں قبول کیا گیا جو قبول کیا گیا بلا سبب

چندان وجوہ ولایت وکمالات آنزاد انمودند کہ چہ در تحریر آرد و در شہر ذی الحجہ در معارج

اسقدر ولایت اور کمالات کے وجوہ (اہل تقدیر نے) دکھلائے کہ کیا لکھوں ذالحجہ کے مہینہ میں نزول کے

نزول تا مقام قلب فرود آوردند و انمقام مقام تکمیل وارشاد است اما ہنوز چیزہا را

مدارج میں مقام قلب تک نیچے لائے ہیں اور یہ مقام مقام تکمیل اور ارشاد کا ہے لیکن ابھی کچھ چیزیں

متمم ومکمل از برائے انمقام درکار است تا کے میسر شود امر آسان نیست باوجود مرادیت

تمام اور مکمل کرنیوالی اس مقام کے واسطے درکار ہیں۔ دیکھئے کب حاصل ہوں کام آسان نہیں باوجود مراد

چند قطع منازل کردہ میشود کہ مریدان را و عمر نوح ہم معلوم نیست کہ میسر شود بلکہ این وجوہ

ہونے کے اسقدر منزلیں طے کیجاتی ہیں کہ مریدوں کو نوح کی عمر میں بھی معلوم نہیں کہ آسان ہو سکیں بلکہ یہ وجوہات

مخصوص بمرادان است مریدان اینجا قدم نگاہ ندارند نہایت عروج افراد تا بدایت

محبوبوں سے مخصوص ہیں مرید تو یہاں قدم بھی نہیں رکھ سکتے نہایت چڑھاؤ لوگوں کا اصل مقام کے ابتدا تک

مقام اصل است بیشتر افراد ہم گذر ندارند ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

ہوتا ہے اکثر لوگ یہاں گذر بھی نہیں رکھ سکتے یہ اللہ کا فضل ہے دیتا ہے جسکو چاہتا ہے اور

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ وجہ توقف در مراتب تکمیل وارشاد این است و عدم نوریت

اللہ صاحب بڑے فضل کا ہے مراتب تکمیل اور ارشاد میں توقف کی یہ وجہ ہے اور نوریت کا نہ ہونا

بواسطۂ ظہور نور ظلمت غیب است چیز دیگر نیست مردم و تخیلات خود چیزہا سے

سبب ظاہر ہونے نور ظلمت غیب کے کوئی دوسری چیز نہین ہے لوگ اپنے خیالات مین کئی باتین بنا لیتے

پُر ندا عتبار نباید کرد ؎ درنیابد حال پختہ ہیچ خام - پس سخن کوتاہ باید والسلام

ہین اعتبار نکرنا چاہیئے۔ پختہ لوگون کا حال ناقص لوگ معلوم نہین کر سکتے - پس سخن مختصر چاہیئے اور سلام

در اندیشہ این قسم ظنیات احتمال ضرر غالب است آن جماعہ را فرمایند کہ از احوال

اس قسم کے ظنیات کے اندیشہ مین احتمال ضرر کا غالب ہے ان لوگون کو فرماوین کہ اس خاکسار کے احوال

این خستہ بال نظر خیالی خود بپوشند مجال نظر امحال دیگر بسیار است ؎ من گم

سے اپنی خیالی نظر ڈھانپ لیوین نظر خرچ کرنیکو اور جگہین بہتیری ہین
مین لم ہوا

شدہ ام مرا مجوئید - با گم شدگان سخن مگوئید - از غیرت خداوندی جل سلطانہ باید

ہون مجھے مت ڈھونڈو - گم شدہ لوگون سے باتین مت کرو - خداوند غالب کی غیرت سے ڈرنا چاہیئے جس

اندیشید امرے را کہ حق سبحانہ و تعالیٰ بکمال میخواہد در تنقیص او سخن گفتن بسیار نامناسب

کام کو خداوند پاک اور بلند کمال پر پہونچانا چاہتا ہے اُسکے ناقص بنانے مین باتین کرنا بہت ہی نامناسب ہے

است فی الحقیقت معارضہ است با و تعالیٰ و نزول در مقام قلب بحقیقت مقام فوق

اصل مین خداوند تعالیٰ کے ساتھ مقابلہ ہے اور نزول مقام قلب مین درحقیقت مقام فوق کا

است کہ مقام ارشاد است و فوق درین موطن عبارت از جدا شدن نفس است

ہے جو مقام ارشاد کا ہے اور فوق اس موقع مین مراد جدا ہونے نفس سے ہے - روح سے

از روح و روح از نفس بعد از آن کہ نفس داخل بود در نور روح و آن جمع بود و جمع

اور جدا ہونا روح کا ہے نفس سے پیچھے اس سے کہ نفس داخل ہو نور روح مین اور وہ جمع اور فوق کا

وفوق بیش ازین ہرچہ مفہوم میشود از سکر است حق را از خلق جدا دیدن کہ مقام فوق

ہونا ہوتا ہے آگے اس سے ہر کچھ سمجھا جاتا ہے مستی سے ہے خدا وند کو خلق سے جدا دیکھنا جو مقام فوق

مے انگارند حقیقت ندارد ہمین روح را حق میدانند و جدا دیدن حق میدانند تعالیٰ

گمان کرتے ہین کچھ حقیقت نہیں رکھتا یہی روح ہے جسکو حق جانتے ہین اور جدا دیکھنا اُسکا اُس سے جدا دیکھنا حق کا

وَتَعَدَّسَ عَنِ الْخَلْقِ وَهٰكَذَا الْقِيَاسُ فِي اَكْثَرِ عُلُوْمِ اَرْبَابِ السُّكْرِ اِنَّ حَقِيْقَةَ

جانتے ہین اور پاک ہے خداوند خلق سے اور ایسا ہی قیاس ہے اکثر علوم صاحبان سکر مین کیونکہ اصل بات ان

الْاَمْرِ نَمْطٌ مَقْصُوْدٌ وَالْاَمْرُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَہٗ در رسالہ دیگر بتفصیل علوم

نایاب ہوتی ہے اور کام سب اللہ کے قبضہ مین ہے دوسرے رسالہ مین تفصیل کے ساتھ علوم

وارباب جذبہ وسلوک وحقیقت این ہر دو مقام تحریر یافتہ است بنظر شریف

اور صاحبان جذبہ وسلوک کے حالات اور حقیقت ان دونو مقامات کی لکھی گئی ہے حضور کے

خواہد گذشت ؂

مطالعہ شریف سے گذریگی ؂

مکتوب ہفدہم در بیان بعضے از احوال کہ تعلق بعروج ونزول

سترہوان مکتوب بعضے اُن احوال کے بیان مین جو عروج اور نزول سے تعلق رکھتے ہین

دارند وغیر آن نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔ عرضداشت

وغیرہ یہ بھی اپنے پیر بزرگوار کو لکھا ہے (عرضی)

احقر الخدمہ آنکہ عزیزیکہ چندگاہ متوقف بودند۔ روز تحریر چنان ظاہر شد کہ از انتقام

کمترین خادمان کی یہ ہے کہ جو عزیز کچھ دنون سے ٹھہرے ہوئے تھے اس تحریر کے روز ایسا معلوم ہوا کہ مقام

نحوے از عروج نمودہ بپایان فرود آمدہ اند لیکن بتمام نزول نکردہ اند و بقایایکہ در

سے کیقدر عروج کرکے نیچے اترا ہے لیکن پورا نزول نہین کیا اور جو باقی مدارج

زیر آن مقام بود۔ نیز عروج نمودہ از راہ ہمان مقام فوق رو بہ نزول آوردہ است

اُس مقام کے نیچے تھے وہ بھی چڑھکر اُسی مقام فوق سے اُترنے پر رجوع لایا ہے

بعد ازین ہر چہ کیفیت رو خواہد داد و در معرض ظہور خواہد آمد معروض خواہد داشت

اس سے بعد جو کچھ کیفیت ظاہر ہوگی اور جلوے دکھاوے گی عرض کرتا رہون گا

اگر صاحب معاملہ نیز بعد انکشاف حال خود چیزے نویسد بصواب نزدیکتر است

اگر صاحب معاملہ بھی حال واضح ہونے کے بعد کچھ تحریر کرے تو نہایت بہتر ہوگا

چون حدوث این قضیہ نزول بر زود بود و حقیر را بواسطہ تناول جلاب ضعفے

جب کہ اس نزول کا وقوع نہایت جلدی ہوا ہے اور خاکسار کو بسبب لینے مسہل کے ضعف غالب

طاری شدہ بود بانجام کار این نزول نپرداخت انشاء اللہ تعالی ظاہر خواہد شد ٭

ہو رہا تھا اس لیے اس نزول کے انجام پر مشغول ہوا اللہ نے چاہا تو ظاہر ہو جاوے گا ٭

مکتوب ہژدہم در بیان تمکین است کہ بعد از تلوین حاصل

اٹھارہوان مکتوب اس تسلی کے بیان مین ہے جو پریشانی کے بعد حاصل ہوتی ہے

می شود و بیان مراتب سہ گانہ ولایت و در بیان آنکہ وجود

اور بیان تین مدارج ولایت کا اور اس بیان مین کہ وجود

نزد حبیب تعالی زائد است بر ذات او تعالی و غیر آن نیز بر بیر

باری تعالی کا زائد ہے ذات باری تعالی پر اور غیر اسکے کئی حالات ہین

بزرگوار خود نوشته اند - عرضداشت کمترین بندگان پر تقصیر احمد بن عبدالاحد

یہ بھی اپنے پیر بزرگوار کو لکھتے ہین عرضی کمترین غلامان پر تقصیر احمد بن عبدالاحد

آنکہ تا زمانیکہ از قسم احوال و موارد روے داد بعرض آن گستاخی مے نمود و جرأت

کی یہ ہے کہ جب تک قسم احوال اور واقعات سے ظاہر ہوتے تھے ان کے عرض کرنے مین دلیری کرتا

میکرد چون حق سبحانہ و تعالی ببرکت توجہات علیہ از رقیت احوال محرر ساخت

کرتا تھا اور جرأت دکھلاتا تھا جب خداوند پاک اور بلند نے ساتھ برکت توجہات عالی کے احوال کی غلامی سے

و از تلوین بتمکین مشرف فرمودہ حاصل کار جز حیرت و پریشانی بدست نیامد و از

آزاد کیا اور پریشانی سے تسلی پر مشرف فرمایا حاصل کار سواے حیرت اور پریشانی کے کچھ ہاتھ مین نہ آیا اور

وصل جز ہجر و از قرب جز بعد حاصل نشد و از معرفت جز نکرہ و از علم جز جہل

وصل سے سواے ہجر کے اور قرب سے سواے دوری کے حاصل نہوا اور معرفت سواے نکرہ کے اور علم سے

نیفزود و لاجرم در عرض اشتہاے توقف واقع شد و بمجرد عرض اخبار روزمرہ جرأت

سواے نادانی کچھ زیادہ نہوا اسیواسطے عرضیون مین دیر واقع ہوی اور صرف روزمرہ کی خبرین لکھنے پر دلیری

نمنود - معذالک دل را برودت نہجے مستولی شدہ است کہ بہیچ امر سرگرمی ندارد

نکی - باوجود اسکے دل پر کچھ اس قسم کی سردی غالب ہوی ہے کہ کسی کام کے ساتھ سرگرمی نہین

و در رنگ بیکاران بہ کارے نے تواند پرداخت سے من ہیچم و کم ز ہیچ

رکھتا اور بیکارون کے جیسے کسی کام پر مشغول نہین ہوتا مین ناچیز ہون اور ناچیز سے

بسیارے - و ز ہیچ و کم از ہیچ نیاید کارے - بر سر اصل سخن آئیم - عجب آنست کہ

بھی بہت کم درجہ ہون اور ہیچ اور ہیچ سے کم سے کوئی کام نہین ہوسکتا - اب اصل مطلب پر آتا ہون - عجب یہ ہے کہ

حالا بہ حق الیقین مشرف ساختہ اند کہ در آن موطن علم و عین حجاب یکدیگر نیستند

اب حق الیقین پر پہنچا ہوں کہ اس موقع میں علم الیقین اور عین الیقین ایک دوسرے کے حجاب نہیں

و فنا و بقا در اینجا جمع اند۔ در عین حیرت و بے نشانی با علم شعور است۔ و نفس

اور فنا اور بقا یہاں جمع ہیں۔ عین حیرت اور بے نشانی میں علم کے ساتھ شعور ہے۔ اور نفس

غیبت حضور است باوجود علم و معرفت جز از دیار جہل و نکرت نیست مصرعہ

غیبت کا حضور ہے باوجود علم اور معرفت کے سوا اس ملک نادانی اور جہل کے کچھ نہیں۔

عجب اینست کہ من واصل و سرگردانم۔ اللہ تعالیٰ بمحض عنایت بے غایت خویش

عجب یہ ہے کہ میں واصل اور سرگرداں ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے محض مہربانی بے نہایت اپنی سے

در مدارج کمالات ترقیات ارزانی داشتہ است۔ فوق مقام ولایت مقام

کمالات کے درجوں میں ترقیات نصیب فرمائی ہیں۔ ولایت کے مقام سے اوپر شہادت

شہادت است و نسبت ولایت بشہادت نسبت تجلی صوری بہ تجلی ذات است

کا مقام ہے اور نسبت ولایت کی شہادت کے ساتھ نسبت تجلی ظاہری کی تجلی ذات کے ساتھ ہے

بل بعد بینہما اکثر من بعد بین التجلیین کذا مر و فوق مقام شہادت مقام صدیقیت

بلکہ ان دونوں میں ان دونوں تجلیوں کی دوری سے زیادہ دوری ہے جیسا کہ گذرا۔ اور مقام شہادت کے اوپر مقام

و تفاوتے کہ میان این دو مقام است۔ اجل من ان یعبر عنہ بعبارۃ و اعظم من

صدیقیت کا ہے اور جو تفاوت کہ درمیان ان دو مقاموں کے ہے۔ اس سے بڑا ہے کہ کسی عبارت میں بیان ہو اور اس سے

ان یشار الیہ باشارۃ و فوق آن مقامے نیست۔ الا النبوۃ علی اہلہا الصلوٰۃ والتسلیمات

اعظم ہے کہ کسی اشارہ سے اس کو بتایا جائے یا اشارہ کیا جائے۔ اور کوئی مقام نہیں سوائے نبوت کے اس کے صاحب پر خدا کی رحمتیں و سلام ہوں

ونشاید کہ میان صدیقیت ونبوت مقامے بودہ باشد بلکہ محال است واین حکم

اور لایق ہی نہین کہ صدیقیت اور نبوت بیچ کوئی مقام ہو لکہ محال ہے اور یہ حکم

بہ محالیت او بہ کشف الصریح صحیح معلوم گشتہ وآنچہ بعضے از اہل اللہ واسطہ میان

محالیت کا کہنے کشف اور صحیح سے معلوم ہوا ہے اور جو کہ بعضے اولیاء اللہ ایک وسیلہ میان

این دو مقام ثابت کردہ اند وبہ قرب نامیدہ اند بآن نیز مشرف ساختند وبہ

ان دو مقام کے ثابت کرتے ہین اور اُسکا نام قرب رکھتے ہین وہ بھی مجھ پر ظاہر ہوا اور (اور اُسکی تہ پر سے)

حقیقت آنمقام اطلاع دادند بعد از توجہ بسیار وتضرع بشیار اولا ہمان طور کہ بعضے

اُس کی حقیقت پر اطلاع دی ہے۔ بہت توجہ اور بیشمار عاجزی کے بعد پہلے تو اُسی طور پر جیسا کہ بعض

اکابر فرمودہ اند ظاہر شد آخر الامر حقیقت را معلوم فرمودند۔ آرے حصول آن مقام

بزرگون نے فرمایا ہے ظاہر ہوا آخر الامر حقیقت کو مجھ پر ظاہر کیا - ہان حصول اُس مقام کا

بعد حصول مقام صدیقیت است۔ در وقت عروج اما واسطہ بودن محل تامل است

پیچھے حصول مقام صدیقیت کے ہے - عروج کے وقت مین لیکن وسیلہ ہونا محل تامل ہے

بعد از ملازمت صوری انشاء اللہ تعالیٰ حقیقت را بتفصیل عرض خواہد کرد۔ این

خدمت شریف مین حاضر ہونے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ حقیقت کو تفصیل سے عرض کرونگا ۔

مقامے عالی است ومنازل عروج فوق آنمقام معلوم نیست وزائد بیشتر وجود

مقام بہت بلند ہے اور اس مقام کے اوپر چڑھنے کی منزلین معلوم نہین اور زیادہ وجود کی

بر ذات جل وعلا درین مقام ظاہر مے شود چنانکہ مقرر علماء اہل حق است شکر اللہ

اور پر ذات باری تعالیٰ کے اس مقام مین ظاہر ہوتی ہے جیسا کہ علماء اہل حق کا مقرر شدہ عقیدہ ہے خدا

سیہم - وانیجا وجود ہم در راہ میماند و فوق آن عروج واقع مے شود - ابو المکارم

انکی کوشش کو مشکور کرے اور اس جگہ وجود بھی راہ مین رہجاتا ہے اور اوپر اسکے عروج واقع ہوتا ہے ابو المکارم

رکن الدین شیخ علاؤ الدولہ در بعضی تصانیف خود میفرمایند و فوق عالم الوجود ملک

رکن الدین شیخ علاؤ الدولہ اپنی بعض تصنیفات مین فرماتے ہین کہ عالم وجود کے اوپر عالم

الودود و مقام صدیقیت از مقام بقاست کہ رو بعالم دارد و پایان تر از آن مقام

ملک ودود کا ہے اور مقام صدیقیت مقام بقا ہے کہ جہان کی طرف اُسکا رجوع ہے نیچے اُس مقام

نبوت است کہ فی الحقیقت بالاتر است و کمال صحو و بقاست مقام قرب لیاقت

سے مقام نبوت کا ہے جو اصل مین اس سے بہت بلند ہے اور کمال ہوشیاری و بقا ہے مقام قرب لیاقت

برزخیت این دو مقام ندارد کہ رویش بہ تنزیہ صرف است و تمام عروج است

برزخیت ان دو مقام کی نہین رکھتا کیونکہ اُسکا رجوع تنزیہ خالص پر ہے اور پورا عروج ہے ان کا فرق

شتان بینہما ۵ در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند - آنچہ اوستاد ازل

واضح ہوگیا شیشے کے پیچھے مجھے طوطی کیطرح (اہل تقدیر نے) رکھا ہے - جو کچھ ازل کے اوستاد

گفت بگو مے گویم - علوم شرعیہ نظریہ استدلالیہ را ضروریہ کشفیہ ساختہ اند سرمو

کہنے کو فرمایا ہے وہی کہتا ہون - علوم شرعیہ نظریہ استدلالیہ کو ضروریہ کشفیہ کر دیا ہے بال برابر مخالفت

مخالفت با صول علماے شریعت نیست ہمان علوم اجمالی را تفصیلی ساختہ اند

علماے شریعت کے قواعد سے نہین وہی علم جو مجمل تھے اُن کو تفصیلی کر دیا

واز نظریت بضرورت آوردہ اند شخصے از حضرت خواجہ بزرگ قدس اللہ تعالیٰ

اور نظری ہونوں کو یقینی کے رتبہ مین لائے ہین ایک شخص نے حضرت خواجہ بزرگ سے خدا انکے پاک کرے [illegible]

سرہ الاقدس پرسید کہ مقصود از سلوک چیست فرمودند تا معرفت اجمالی تفصیلی شود و

مقدس کی سے پوچھا کہ سلوک سے مقصود کیا ہے فرمایا کہ تا معرفت اجمالی تفصیلی ہو جاوے اور

استدلالی کشفی گردد نیز فرمودند کہ علوم دیگر سوائے آنہا حاصل شود آرے در راہ علوم

استدلالی کشفی ہو جاوے اور یہ نیز فرمایا کہ دوسرے علوم سوا ان علوم کے حاصل ہوتے ہیں ہاں راہ میں

و معارف بسیار رو میدہند کہ از آنہا مے باید گذشت تا بنہایت راہ ... ایست کہ مقام

علم اور معرفتیں بہت ظاہر ہوتی ہیں کہ ان سے گذرنا ہوتا ہے جبتک کہ نہایت کو پہنچے یہ جو مقام صدیقیت

صدیقیت است نرسد از ین علوم بہرہ نمے یابد سلہ فیالیت شعری ان حس

کا ہے نہ پہنچ جاوے ان علوم سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا - پس کاش کہ میں جانتا بعض اہل اللہ سے جو

اهل الله القائلين بحصول هذا المقام الشريف وليس لهم مناسبة بعلوم

حصول اس مقام شریف کے قائل ہیں اور حالانکہ ان کے لئے کوئی مناسبت اس مقام کے علوم

هذا المقام ومعارفه فما وجهه وفوق كل ذي علم عليم و بسر مسئلہ قضا و تقدیر

اور معرفتوں سے نہیں اس کیا وجہ ہے اثبات کی اور ہر صاحب علم کے اوپر ایک علیم ہے اور مسئلہ قضا و تقدیر

نیز اطلاع دادند و آنرا بر نہجے اعلام فرمودند کہ بہیچ وجہ با اصول ظاہر شریعت

کے بھید سے بھی اطلاع دی ہے اور اسکو ایسے طریق پر ظاہر فرمایا ہے کہ کسی وجہ سے ظاہر شرع شریف سے کچھ

غرا مخالفت لازم نیاید و از نقص ایجاب و شائبہ جبر مبرا و منزہ است و در ظہور

سے مخالفت لازم نہیں آتی اور نقص ایجاب اور شائبہ جبر سے پاک صاف ہے اور ظہور میں

بمثابہ قمر لیلۃ البدر است عجب است کہ با وجود عدم مخالفت با اصول شریعت

مثال چاند چودھویں رات کی ہے تعجب ہے کہ باوجود عدم مخالفت کے ساتھ قواعد شرع شریف کے

این مسئله را چرا پوشیده داشته اند اگر شاید به مخالفت میر شهرت اخفا و ستر مناسب

اس مسئلہ کو لوگوں نے کیوں پوشیدہ رکھا ہے اگر شاید مخالفت کا کھٹکا تو چھپانا در مخفی کرنا ہے

بود لا یسئل عما یفعل حدی کرده بود آنکه ایشان تو - گشاید زبان جز به تسلیم تو

تمہارا مدد پوچھنا نہیں جانا کیونکہ ... ہے جو تیری حکمرانی ... رہا ہے

رسالہ علوم و معارف در ... ابر ... میسر میشد که قوت مدرکه از تحمل آن عاجز

کیسے علوم اور حقیقتیں ... کہ قوت مدرکہ اس کے اٹھانے سے عاجز ہو جاتی ہے

شود قوت مدرکه مجرد تعبیر است و لا یحمل عطایا الملک الا مطایاه در اوائل

قوت مدرکہ صرف تعبیر ہے ورنہ بادشاہ کی بخشش ہی ... کوئی اٹھا نہیں سکتا مگر اس کے بار بردار ابتدا

شوق آن بود که این خدم عزیز را در قید کتابت آورده شود اما توفیق نمی

میں اس بات کا شوق تھا کہ ان عجیب علموں کو لکھنا چاہیے لیکن توفیق نہ پاتا تھا

یافت و از ین همه در بار بود آخر الامر تسلی دمودند که مقصود از افاضه این علوم

اور اس باعث سے دلگیری رہتی تھی آخر الامر صاحباں تقدیر نے تسلی دلائی کہ مقصود ان علوم کے پہنچانے

حصول ملکه است نه یاد کردن این علوم چنانچه طلبه علوم تحصیل علوم برای

جاننے سے حصول استعداد کی ہے نہ یاد کرنا ان علموں کا جیسا کہ طالب علم لوگ علموں کی تحصیل سیکھنے کرتے

آن می کنند که ملکه مولویت بهم رسانند نه آنکه حفظ اصول صرف و نحو و غیرهما

ہیں کہ مولویت کا ملکہ حاصل کریں نہ یہ کہ قواعد صرف و نحو وغیرہ کا یاد کرنا مقصود

کنند بعضی از علوم بعرض میرساند قال الله سبحانه تبارک و تعالی لیس کمثله شیئ

لکھیں بعضے ان علوم سے عرض کرتا ہوں خداوند پاک برکت والے عالیشان نے فرمایا ہے اسکی مانند کوئی

وهوالسمیع البصیر اول کلام اثبات تنزیہ محض است کما هوالظاهر و قوله

چیز نہین اور وہ دیکھنے والا سننے والا ہے پہلے کلام اثبات تنزیہ خالص مین ہے جیسا کہ ظاہر ہے اور قول

سبحانہ وهوالسمیع البصیر متمم و مکمل للتنزیہ بیانش آنست کہ چون ثبوت سمع و بصر

خداوند پاک کا اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے یہ تمام اور کامل کرنیوالا تنزیہ کا ہے بیان اسکا یہ ہے کہ جب سمع اور بصر کا

مر عالم را موہم ثبوت مماثلۃ است ولو فی الجملۃ نفی اللہ سبحانہ عنہم السمع والبصر للدفع

ثبوت جہان کے لئے وہم مین ڈالنے والا ثبوت مماثلت کا ہے اگرچہ مجمل طور پر تو خداوند پاک نے اُن سے سمع اور بصر کی

هٰذا لوهم یعنی سمیع و بصیر اوست جلشانہ و سمع و بصر کہ در خلایق مخلوق است

نفی کر دی اس وہم کو دفع کرنیکے لئے یعنی سمیع اور بصیر وہی ہے بلند ہے شان اُسکا اور سننا دیکھنا جو خلایق مین مخلوق ہے

در رویۃ و سماع ہیچ مدخلے ندارد ہمچنانکہ حق سبحانہ وتعالی خلق سمع و بصر مے کند

رویت اور سماع مین کچھ دخل نہین رکھتا جیسا کہ خداوند پاک کان اور آنکھ پیدا کرتا ہے سننا اور

خلق سماع و رویت میکند بعد خلق آن دو صفت بطریق جری العادۃ من غیر

دیکھنا بھی پیدا کرتا ہے بعد پیدا کرنے ان کے دو صفتون کو بطریق جاری ہونے عادت کے سوائے

تاثیر بصفاتہم ولو قلنا بالتاثیر فالتاثیر فیہا ایضاً مخلوق پس چنانکہ ذوات ایشان

تاثیر کے اُن کی صفات کے ساتھ اور اگر ہم کہین کہ تاثیر کے ساتھ تو ہمین تاثیر بھی مخلوق ہے پس جیسا کہ ذوات

جماد محض است صفات ایشان نیز جماد محض است در رنگ آنکہ قادرے بمحض

انکی بیجان محض ہین صفتین اُن کی بھی بیجان محض ہین اس رنگ مین ایک بڑی قدرت والا محض قدرت

قدرت خویش در سنگ کلام خلق کند نمے توان گفت کہ سنگ فی الحقیقت متکلم است

اپنی سے پتھر مین کلام پیدا کرے تو یہ نہین کہہ سکتے کہ پتھر فی الحقیقت بات کرنے والا ہے

وصفت کلام دارد ہمچنانکہ سنگ جماد است این صفت ہم دروے اگر فرضاً موجود باشد

وہ صفت کلام کی رکھتا ہے جیسا کہ پتھر بیجان ہے یہ صفت بھی اُس مین اگر فرضاً موجود ہووے

جماد است ور ظہور حرف وصوت ازوے ہیچ مدخلیتے ندارد جمیع صفات ازین قبیل

تو بیجان ہے ظہور حرف اور آواز مین اُس سے کچھ دخل نہین رکھتا تمام صفتین اسی قسم سے ہین

است غایۃ ما فی الباب چون این ہر دو صفت ظاہر تر بودند خصّہما اللّٰہ تعالیٰ بنفیہما

نہایت اُسکا جس کی یہ بات کرہے ہین جب یہ دو صفتین بہت ظاہر تھین خداوند تعالیٰ ان دونو کو نفی سے

وَیَکُونُ لزوم نفی البواقی مِنْہُ بالطریق الاولیٰ حق سبحانہ اول صفت علم خلق کرد بعد

خاص کیا اور انکی نفی سے باقیونکی نفی بطریق اولیٰ ہوگئی۔ خداوند پاک نے پہلے صفت علم کی پیدا کی بعد اس سے

ازان توجہ او بمعلومی خلق کرد بعد ازان تعلق او بمعلومی خلق کرد بعد ازان معلوم را بروے

توجہ اُسکی ساتھ معلومی خلقت کے کی پھر خلقت کی معلومی سے تعلق اُسکا کیا اُس سے بعد معلوم کو اُسپر کھول دیا

منکشف ساخت پس انکشاف دروے خلق کرد بعد خلق صفت علم بمجرد جری

پھر انکشاف اُس مین پیدا کیا پیچھے پیدا کرنے صفت علم کے ساتھ مجرد جریان

العادۃ پس معلوم است کہ علم را در انکشاف چہ مدخلیتے باشد ہمچنین اول خلق صفت

عادت کے پس معلوم ہے کہ علم کو انکشاف مین کیا دخل ہوگا ایسا ہی پہلے صفت سننے والی کو پیدا کیا

سمع کرد بعد ازان اصغاء و توجہ بمسموع بعد ازان سماع بعد ازان ادراک بمسموع ہمین طور

پھر سننا اور توجہ کلام کی طرف بعد اُس کے سماع پیچھے اُس سے مسموع کا ادراک اسی طرح پہلے

اول خلق بصر کرد بعد ازان تقلیب حدقہ و توجہ بمرئی بعد ازان رویت بعد ازان

بصر کو پیدا کیا پھر آنکھ کی پتلی کا پھرانا اور مرئی پر دھیان کرنا پیچھے اُس سے دیکھنا پھر مرئی چیز کا

ادراک مرئی علی ہذا القیاس سمیع و بصیر کسے است کہ مبدء سماع و رویت او این دو صفت

ادراک کرنا اسی قیاس پر سمیع اور بصیر وہ شخص ہے کہ سماع اور رویت اسکی کا مبدا یہ دو صفتین ہون

باشد و اِذَا لَمْ یَکُنْ کَذٰلِکَ فَلَا سَمِیْعَ وَلَا بَصِیْرَ پس متحقق گشت کہ صفات ایشان در

اور جب ایسا نہو تو وہ نہ سمیع ہے اور نہ بصیر ہے پس ثابت ہوا کہ اُن کی صفتین ذاتون کی صفتون

رنگ صفات ذوات جماد صرف اند فالمقصود من آخر الکلام نفی الصفات عنهم راساً

کے رنگ مین بے جان صرف ہین پس مقصود آخر کلام سے لوگون سے صفات کی نفی ہے بالکل یہ

لا ان لهم صفاتٌ و تلک الصفات ثابتة للہ سبحانہ لیکون جمعاً بین التنزیہ والتشبیہ

بات نہین کہ اُنکے لئے صفتین نہین بلکہ یہ سب صفتین خداوند پاک کے لئے ثابت ہین تاکہ تنزیہ اور تشبیہ مین

بل تمام الآیة الکریمة لاثبات التنزیہ و نفی المماثلة راساً ۔ علم اول یعنی اثبات صفات

جمع ہو بلکہ ساری آیت شریف تنزیہ کے ثابت کرنے اور مماثلت کی بالکلیہ نفی کرنے مین ہے علم پہلا یعنی ثابت کرنا

اینہا مر حق سبحانہ و تعالیٰ را و ذوات اینہا را جماد محض دانستن و در رنگ نا دان و کوزہ

صفات انکا خاص خداوند پاک اور بزرگ کو اور اُنکی ذاتونکو بیجان صرف جاننا ہے اور کوزہ مین معلوم

یافتن کہ آب از انجا ظاہر است از علوم مناسبہ مقام ولایت است و علم ثانی یعنی

کرنا کہ پانی اُس جگہ سے ظاہر ہے علوم مناسبہ مقام ولایت سے ہے اور علم دوسرا یعنے اُن

صفات اینہا را نیز در رنگ جماد یافتن و تمامی او را میت دانستن کہ اِنَّکَ مَیِّتٌ

کی صفتون کو بھی بے جان کی مانند معلوم کرنا اور اُن کو بالکل میت جاننا جیسا کہ آیت مین ہے تحقیق تو

وَ اِنَّھُمْ مَیِّتُوْنَ از علوم مناسبہ مقام شہادت است از ینجا ہم تفاوت درمیان مقامین مفہوم مشود

میت ہے اور وہ بھی میت ہین علوم مناسبہ مقام شہادت سے ہے یہان سے بھی فرق درمیان دو مقامون کے سمجھا جاتا

اَلْقَلِیْلُ یَدُلُّ عَلَی الْکَثِیْرِ وَالْجُرْعَۃُ تُنْبِئُ عَلَی الْبَحْرِ الْغَدِیْرِ ع سالے کہ نکوست از بہارش پیدا

تھوڑا بہت پر دلالت کرتا ہے اور گھونٹ گہرے دریا پر جو سال کہ اچھا ہے اپنی بہار سے ظاہر ہے

وہمچنین ارباب این مقام عالی افعال مخلوقات را نیز کالمیّت والجماد مے یابند نہ کہ

ایسا ہی اس مقام بلند کے لوگ مخلوقات کے فعلوں کو بھی مثل مردہ اور بیجان کے معلوم کرتے ہین نہ یہ کہ

افعال انہارا بحق سبحانہ بربندد و فاعل این افعال او سبحانہ را دانند تعالی اللہ سبحانہ عن ذالک

انکے فعلوں کو خداوند پاک سے نسبت کرین اور ان فعلوں کا فاعل خداوند پاک کو جانین بلند ہے خداوند پاک اس

عُلُوًّا کَبِیْرًا ۔ در رنگ آنست کہ شخصے سنگ را جنبانند و حرکت دہد نتوان گفت

سے بڑی بلندی ۔ یہ اسطرح کی مثال ہے کہ جیسا کوئی شخص پتھر کو ہلاتا اور حرکت دیتا ہے تو یہ نہین کہہ سکتے ۔

کہ او شخص متحرک است بلکہ موجد حرکت است در سنگ و سنگ متحرک ہست مؤذلک

کہ وہ شخص حرکت کرنے والا ہے بلکہ یون کہینگے کہ موجد حرکت کا ہے پتھر مین اور پتھر حرکت کرنیوالا ہے باوجود

ہمچنانکہ سنگ جماد محض ست حرکت او نیز جماد صرف است اگر بالفرض آن حرکت

اسکے جیسا کہ پتھر بیجان محض ہے حرکت اسکی بھی بیجان محض ہے اگر فرضاً اس حرکت سے کوئی

شخصے ہلاک شد نگویند کہ سنگ کشت بلکہ میگویند کہ آن شخص کشت وقول علماء

شخص ہلاک ہوا تو یہ نہین کہتے کہ پتھر نے اسے مارا ہے بلکہ کہتے ہین کہ اس شخص نے قتل کیا ہے اور قول علماء

شریعت شکر اللہ تعالی سعیہم موافق این علم است میفرمایند کہ باوجود صدور افعال و لو

شریعت کا خدا ان کی کوشش کو مشکور کرے موافق اس علم کے ہے فرماتے ہین کہ باوجود صدور افعال کے اگرچہ ارادہ

بالارادۃ والاختیار از مخلوقات مفعول آنہا مصنوع حق ست سبحانہ وفعل انہارا در مصنوعیت

اور اختیار سے ہو مخلوقات سے انکا کیا ہوا خداوند کا پیدا کردہ ہے (پاک ہے وہ) اور انکے فعل کو خداوندی کا ریگری

وہیچ مرحلے نیست افعال انسان حرکات چند است من غیر ان یکون لہما تاثیر فی

میں کچھ دخل نہیں افعال اُن کے چند حرکتیں ہیں سوا اس بات کے کہ اُس کے لئے تاثیر معمول

تحصیل نتیجۃ المعمول اگر گویند کہ برین تقدیر افعال را مناط ثواب و عقاب ساختن غیر

کے تحصیل میں ہوتے ہیں اگر کوئی اعتراض کرے کہ اس تقدیر پر فعلوں کو ثواب اور عذاب کا مدار گننا غیر معقول

معقول است در رنگ آنست کہ سنگے را بامرے مکلف سازند و بر فعل او مدح و ذم

ہے جیسا کہ پتھر کو کسی امر کی تکلیف دیں اور اُس کے فعل پر شاباش اور بدگوئی مترتب کریں

مترتب سازند گوئیم کہ فرق است درمیان سنگ و مکلفین چہ مناط تکلیف قدرت و

ہم جواب کہتے ہیں کہ پتھر اور مکلفین کے درمیان فرق ہے اسلئے کہ مدار تکلیف کی قدرت اور

ارادت است و در سنگ ارادت نیست لیکن چون ارادت اینہا نیز مخلوق حق است

ارادہ ہے اور پتھر میں ارادہ نہیں لیکن جب ارادہ اُن کا بھی خدا کا پیدا کیا ہوا ہے

سوی انہ من غیر تاثیر لہ فی حصول المراد آن ارادت نیز کالمیت است ہمین کار کرد کہ مراد

سوا اسکی تاثیر کے ارادہ کی ہوئی بات کے حصول میں وہ ارادہ بھی مثل میت کے ہے ارادہ نے یہی کچھ کیا

بعد از تحقق آن مخلوق مے شود بطریق جری العادت و اگر قدرت مخلوق را مؤثر فی الجملہ

کہ اُسکے پیدا ہونے کے بعد ارادہ کی ہوئی چیز پیدا ہوتی ہے بطریق جاری ہونے عادت کے اور اگر مخلوق کو کسی

ہم گفتہ شود چنانچہ علماء ماوراء النہر شکر اللہ تعالی سعیہم گفتہ اند کہ آن تاثیر ہم در وے خلق

طرح سے بھی مؤثر کہا جاوے جیسا کہ علماء ماوراء النہر نے خدا اُنکی کوشش کو مشکور کرے کہا ہے کہ وہ تاثیر بھی اُس میں خدا وند نے پیدا

کردہ اند چنانکہ قدرت را آفریدہ اند فعنی تاثیرہ لا اختیار لہ اصلاً فیکون تاثیرہ ایضاً کالحکم

کی ہے جیسا کہ قدرت کو پیدا کیا ہے پس اسکی تاثیر میں اسکا اپنا ہرگز کوئی اختیار نہیں پس تاثیر بھی ...

نام تو گفتن مرا نمی شاید ۔ ع بندہ باید کہ حد خود داند ۔ امیدوار توجہ و عنایت است

نام کہنا میرے لائق نہیں ہے ۔ غلام کو چاہیے کہ اپنی حد کو جانے ۔ امیدوار توجہ اور عنایت کا ہے

از خرابی خود چہ عرض نماید ۔ ہمہ وقت در خود می یابد از عنایات [illegible] آن توجہ عالی است

خرابی اپنی سے کیا عرض کرے اور ہمیشہ اپنے آپ میں پاتا ہے عنایات [illegible] توجہ عالی سے ہے

والا ہیچ من میان احمد یار [illegible] میان شاہ حسین [illegible] دارد و بزرگان محظوظ

ورنہ ۔ میں تو وہی ہوں [illegible] میاں شاہ حسین توجہ کے لائق رکھتا ہے اور اس میں خوش

است بخاطر می آید کہ از [illegible] و شوق تا حیرت رسید [illegible] مقصود است محمد صادق

ہے دل میں آتا ہے کہ [illegible] مقصود ہے ۔ محمد صادق

از خود روی خود را ضبط نمی تواند کرد و اگر در سفرے ہمراہ باشد ترقیات بسیار می کند

چھٹپن سے اپنے آپ کو ضبط نہیں کر سکتا اگر کسی سفر میں ہمراہ ہو تو بہت ترقیاں کرتا ہے ۔

در سیر دامن کوہ ہمراہ بود ترقی بسیار نمود و در مقام حیرت غوطہ خوردہ است [illegible]

دامن کوہ کی سیر میں ہمراہ تھا اور بہت ترقی کی اور مقام حیرت میں غوطہ کھایا ہے ۔ [illegible]

بہ فقیر مناسبت تام دارد ۔ شیخ نور ہم در این مقام است خیلے ترقی کردہ [illegible] از خویشان

فقیر کے ساتھ پوری مناسبت رکھتا ہے اور شیخ نور بھی اسی مقام میں ہے بہت ترقی کی ہے [illegible]

این فقیر جوانے است [illegible] بسیار بلند است بہ تجلیات [illegible] نزدیک است

رشتہ داروں سے ایک جوان ہے [illegible] بہت بلند ہے تجلیات برقیہ [illegible]

مستعد [illegible]

مستعد ہے

مکتوب نوزدہم در سفارش بعضے ارباب حوائج نیز بہ پیر

انیسوان مکتوب بعضے حاجت والے لوگون کی سفارش مین اپنے پیر بزرگوار کو لکھتے

بزرگوار خود نوشتہ اند عرضداشت احقر الخدمہ آنکہ شخصے از لشکر آمدہ وا

عرضی کمترین غلامان کی یہ ہے کہ ایک شخص نے لشکر سے آکر بیان

نمود کہ مبلغ وظیفہ داران فقرا دہلی و سرہند از بابت فصل خریف گذشتہ حوالہ

ظاہر کیا کہ دہلی اور سرہند کے وظیفہ دار فقیرون کی رقم بابت فصل خریف گذشتہ کے حضور کے خادمان

ملازمان عتبہ علیہ کردہ اند کہ بعد از تحقیق حق بہ مستحقان رسانند بنا علی ذلک

کو حوالہ ہوی ہے کہ اصل بابت معلوم کرکے حقدارون کو پہنچا دین اسی واسطے دلیری کی گئی

گستاخی نمودہ شد کہ ہزار تنکہ فصلانہ باسم شیخ ابوالحسن حافظ اہل علم و ہزار

کہ ہزار تنکہ فصلانہ شیخ ابوالحسن حافظ صاحب علم کے نام اور ہزار

تنکہ فصلانہ باسم شیخ شاہ محمد حافظ از سرکار نواب شیخ مقرر است مشار الیہما

تنکہ فصلانہ شیخ شاہ محمد حافظ کے نام سرکار نواب شیخ سے مقرر ہے وہ دونون زندہ اور

حی و قایم اند و شایبہ اشتباہ ندانند و کس خود را فرستادہ اند اعتمادے است

قایم ہین اور کچھ شبہ کا شائبہ نہین رکھتے انہون نے اپنا آدمی بھیجا ہے

اگر خبر مذکور صدق داشتہ باشد مبلغ این دو اسامی مذکورین را حوالہ حامل عرضداشت

اگر خبر مذکور سچی ہو تو ان دو اسامیون کی تنخواہ خط لانے والے کے حوالہ

نمایند مشار الیہما در سرہند اند ۔

فرما وین وہ دونون شخص سرہند مین ہین ۔

مکتوب بستم نیز در سفارش بعضے ارباب حوائج بہ پیر بزرگوار

بیسوان مکتوب یہ بھی بعضے حاجت مند لوگون کی سفارش مین اپنے مرشد

خود نوشتہ اند - عرضداشت احقر الخدمہ آنکہ مکرر در باب وظایف والدہ

بزرگوار کو لکھے ہین - عرض کمترین خادمان کی یہ ہے کہ دوبارہ حبیب سرہندی کی والدہ اور

حبیب سرہندی و منکوحہ او و مخادیم دیگر در ضمن عریضہ مسطور اند مصدع اوقات

منکوحہ کے وظایف کے بارہ مین اور دوسرے مخدوموں کی تنخواہ جنکے نام خط مین لکھے ہوئے ہین حضور کے

خادمان عتبہ میگردد اگر مبلغ وظایف مشارًالیہم بہ دہلی آوردہ باشند مولانا

خادمونکو تکلیف دیتا ہون مگر اُنکے وظایف کی رقم دہلی مین لائے ہون تو مولانا علی کو حکم

علی را حکم خواہند فرمود کہ تسلی مشارًالیہم نماید بعضے بطریق وکالت و بعضے

فرماوین کہ مشارًالیہم کی تسلی کرین بعضے بطریق وکالت اور بعضے

بطریق اصالت آمدہ اند و اگر مبلغ نیاوردہ باشند مشارًالیہم حیّ و قایم اند

بطریق اصالت کے آئے ہین اور اگر روپے نہ لائے ہون تو مشارًالیہم زندہ اور قایم ہین

التماس تصحیح پروانجات مے نمایند زیادہ گستاخی است ؛

پروانون کی تصدیق کی آرزو کرتے ہین - زیادہ گستاخی ہے ؛

الحمد للہ رب العالمین کہ باتمام انجامید پارہ اول الطاف رحمانی ترجمہ دو مکتوبات امام ربانی در شہر ربیع الثانی ۱۳۱۴ھ

قطعہ تاریخ طبع کتاب ہذا از طبع لطیف جناب مکرم مدظلہ

طبع گشتہ بفضل رب انام	حصہ اولین ز مکتوبات
سال و جلد مظہر اسلام ۱۳۱۴	فی البدیہ چنین بگفت حسین

شجرۂ منظومہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ بزبان فارسی

ای خدایا تو بذات کبریا | مشکلم بکشا طفیل مصطفیٰ
از پئے بوبکر و سلمان رہنما | ہم بقاسم ہم بجعفر مقتدا
بایزید و خواجہ بوالحسن | ہم ببوالقاسم بعاجز رحم کن
بوعلی بو یوسف مرد جوان | ہم بخواجہ عبد خالق غجدوان
ہم بحق عارف و محمود پیر | حضرت خواجہ علی بابائے سیر
مشکلم بکشا طفیل شاہ میر | ہم بہاؤ الدین کامل دستگیر
شیخ عطار آن علاء الدین پیر | ہم بیعقوب و عبید اللہ فقیر
ہم بخواجہ زاہد و درویش ہم | خواجگی امکنگی شیخ محترم
ہم بہ باقی اللہ آن شیر خدا | یا الٰہی فضل و رحمت کن بما
شیخ احمد خواجہ معصوم پیر | ہم بسیف الدین عارف بے نظیر
از پئے نور محمد باصفا | قدوۂ محسن احسان نما
ہم محمد شاہ آن شیر خدا | ہم باحمد شاہ مارا رہنما
از طفیل شیخ احسن باکمال | ہم بسعید النبی ذو الجلال

مسکین ابن محبوب حکام یا کریم | سوئے با اهدنا الصراط المستقیم

سلسلہ منظومہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ بزبان اردو

یا الٰہی ذات خود بے انتہا کے واسطے | رحم کر مجھ پر تو ختم الانبیا کے واسطے
از طفیل حضرت صدیق صادق پیشوا | حضرت سلمان اہل اقتدا کے واسطے
قاسم و جعفر جناب بایزید اہل حق | بوالحسن اہل کمال و مقتدا کے واسطے
حضرت بوالقاسم و خواجہ محمد بوعلی | حضرت بو یوسف شیر خدا کے واسطے
خواجہ عبد الخالق و عارف محمد باکمال | شیخ محمود و علی مہر ہدا کے واسطے
حضرت بابا سماسی سید میر کلال | اور بہاؤ الدین خواجہ و العطا کے واسطے
شاہ علاؤ الدین ہم یعقوب چرخی رہنما | شاہ عبید اللہ زاہد باوفا کے واسطے
خواجہ درویش و امکنگی ہم عاشقان | باقی باللہ عارف ذو الاصطفا کے واسطے
از طفیل شیخ احمد مقتدائے عارفان | خواجہ معصوم شیخ اولیا کے واسطے
شیخ سیف الدین و نور محمد مرد حق | پیر مرزا جان جاناں رہنما کے واسطے
از طفیل شیخ عبد اللہ غلام شاہ علی | اور محمد اشرف اہل صفا کے واسطے
حضرت قاضی محمد حسن آن مرد کمال | مقتدائے عارفان زہد کے واسطے
اس فقیر بے نوا کا خاتمہ بالخیر ہو | برکت پیران اہل ارتضا کے واسطے

کل مقاصد ناکس مطیع کی ہو یارب حصول | بہر کشتہ جمعہ مقبولان خدا کے واسطے

التماس جملہ ناظرین و حامیان دین متین و پیشوایان راہ دین کی خدمتوں میں التماس ہے کہ بعد از فراغت مطالعہ کتاب ہذا اس ناچیز کے حق میں عند اللہ دعائے خیر فرماویں کہ خداوند کریم آپکے یمن و برکت سے میرا انجام بھی بخیر کرے اور آلائش معصیت سے پاک کرکے اپنے مقربان کے گروہ میں شامل کرے آمین ثم آمین

الملتمس کمترین فخر الدین احمد مالک و مہتمم مطبع

اشتہار

صوفیائے باصفا و طالبان راہ ہدی کو واضح ہو کہ بندہ نے بصرف زر کثیر الطاف رحمانی ترجمہ اردو مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی کو نہایت کوشش سے واسطے فائدہ عوام کے طبع کرایا ہو امید ہے کہ اہل ذوق اس نعمت غیر مترقبہ کو ہاتھوں ہاتھ خرید فرما کر اپنے کتب خانہ کو مزین فرماوینگے۔ نیز جملہ کتب صوفیائے کرام و وظائف صبح و شام بکمال سعی و انتظام فراہم کر کے جملہ علوم و فنون کا ذخیرہ مہیا کیا ہے جسکی فہرست آدھہ آنہ کا ٹکٹ آنے پر روانہ کیجاتی ہے اور تاجر لوگون سے جو ہمیشہ مال خرید فرماتے ہین خاص رعایت کی جاتی ہے۔ درخواست کے ہمراہ نقد قیمت آنے سے اسی وقت تعمیل ہوتی ہے۔

بقیہ پارہاے **الطاف رحمانی** ترجمہ اردو مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی انشاء اللہ تعالے ماہ بماہ ہدیہ ناظرین ہوا کرے گا۔

المشتہر

مولوی امام الدین تاجر کتب شہر

راولپنڈی